اِبتدائی اُردو

چوتھی جماعت کی درسی کتاب

विद्ययाऽमृतमश्नुते

एन सी ई आर टी
NCERT

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ
NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

© NCERT
not to be republished

4408–IBTEDAI URDU
Textbook for Class IV

ISBN 81-7450-683-7

پہلا ایڈیشن

فروری 2007 پھالگن 1928

دیگر طباعت

نومبر 2013 اگھن 1935
دسمبر 2014 پوش 1936
اپریل 2017 چیتر 1939
دسمبر 2017 پوش 1939
فروری 2019 ماگھ 1940
اکتوبر 2019 کارتک 1941
مارچ 2021 پھالگن 1942
نومبر 2021 کارتك 1943

PD 10T SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2007

قیمت : ₹ 65.00

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ، نئی دہلی - 016 110 نے فوجی پرنٹنگ پریس کھسرہ نمبر۔ 24/20 نانگلی شکراوتی انڈسٹریل ایریا، نجف گڑھ، نئی دہلی - 042 110 میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

جُملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یاد داشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جا سکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جا سکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جا سکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظرثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چیپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصوّر ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 فون 011-26562708

108,100 فٹ روڈ ہوسڈے کیرے ہیلی
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بنگلورو - 560085 فون 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 فون 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکتہ - 700114 فون 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 فون 0361-2674869

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلی کیشن ڈویژن	:	انوپ کمار راجپوت
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپّل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس منیجر	:	وپن دیوان
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن اسسٹنٹ	:	سنیل کمار

سرورق اور آرٹ
وی۔ منیشا

© NCERT not to be republished

پیش لفظ

'قومی درسیات کا خاکہ۔2005' میں سفارش کی گئی ہے کہ بچّوں کی اسکولی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر کتابی علم کی اُس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں اسکول، گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل رہے ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور نصابی کتابوں کی تیاری اسی بنیادی مقصد پر عمل آوری کی ایک کوشش کہی جاسکتی ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امّید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی (1986) میں مذکور تعلیم کے 'طفل مرکوز نظام' کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار ان اقدامات پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کے سلسلے میں بچّوں کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچّوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محلِ وقوع کو نظرانداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب، مجوّزہ نصابی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچّوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اُسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچّوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور ان سے اُسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقرّرہ معلومات کا جانکار نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے نظام الاوقات (Time- Table) اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرّہ معمولات میں نرمی کی اتنی ہی اہمیت اور ضرورت ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سختی اور محنت کی، تاکہ تدریس کے لیے دست یاب مدت کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازِ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعیّن ہوگا کہ یہ نصابی کتاب بچّوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ پیدا کرنے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک موثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیلِ نو اور اُسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچّوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دست یاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجّہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ نصابی کتاب سوچنے اور حیرتوں کو جگائے رکھنے، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کو فروغ دینے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اوّلیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ''کمیٹی برائے درسی کتاب'' کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل

کونسل زبانوں کے مشاورتی گروپ کے چیئر پرسن پروفیسر نامور سنگھ اوراس کتاب کے خصوصی صلاح کار پروفیسر شمیم حنفی کی بھی ممنون ہے۔اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ہم ان سبھی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبے برائے ثانوی اوراعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پرفیسر مرنال مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کومسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی، تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کونظر ثانی کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جاسکے۔

نئی دہلی
دسمبر 2006

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

© NCERT not to be republished

اس کتاب کے بارے میں

یہ درسی کتاب ''ابتدائی اردو'' چوتھی جماعت کے طالب علموں کو مادری زبان کے طور پر اردو پڑھانے کے لیے ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ طلبا آسانی کے ساتھ معیاری اردو بولنا، پڑھنا اور لکھنا سیکھ جائیں۔ طلبا کی عمر، ان کی نفسیات، دل چسپیوں اور جماعت کی سطح کے مطابق کہانیاں، نظمیں اور معلوماتی مضامین اس کتاب میں شامل کیے گئے ہیں۔ ''قومی درسیات کا خاکہ — 2005'' کے تحت اسباق کے انتخاب میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ صرف ایسے اسباق شامل کیے جائیں جن سے طلبا کی اخلاقی تربیت ہو۔ وہ ماحولیاتی مسائل اور ملک کی مشترکہ تہذیب اور سماجی روایات سے باخبر ہوسکیں۔ اس بات کا بھی خیال رکھا گیا ہے کہ طلبا میں سائنسی شعور کو ترقی دی جائے۔ ہر سبق کے بعد مشقیں اس طرح تیار کی گئی ہیں کہ مشکل الفاظ کے معنی اور ان کے استعمال سے طلبا واقف ہو جائیں، ساتھ ہی قواعد کی معلومات میں بھی اضافہ ہو۔

طلبا کے لیے مشقوں کو اس طرح دل چسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے کہ کھیل کھیل میں زبان سیکھنے کے عمل سے گزرتے رہیں۔ اس بار ابتدائی سطح کی کتابوں میں مشقی کتاب کو بھی شامل کیا جارہا ہے تاکہ طلبا دو کے بجائے ایک ہی کتاب سے استفادہ کرسکیں۔

ہمیں امّید ہے کہ یہ کتاب طلبا کی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرے گی اور اس کی مدد سے اردو زبان کے تئیں ان کی دل چسپی میں اضافہ ہوگا۔

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بَھارَت کو ایک مقتَدر، سمَاج وَادی، غیَر مَذھَبی عَوامی جَمھُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدر عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (3-1-1977 سے)
2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

© NCERT not to be republished

کمیٹی برائے درسی کتاب

چیئر پرسن، مشاورتی کمیٹی برائے زبان

نامور سنگھ، پروفیسر ایمرٹس، جواہرلعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

خصوصی صلاح کار

شمیم حنفی، ریٹائرڈ پروفیسر، جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئی دہلی

چیف کوآرڈی نیٹر

رام جنم شرما، سابق پروفیسر اور ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

اراکین

آغا نہال احمد شاہ، ٹی جی ٹی اردو، سرسیّد اسکول، بنارس، یوپی

ارتضی کریم، ریڈر، شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی

اسلم پرویز، ریٹائرڈ ایسوسی ایٹ پروفیسر، جواہرلعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

انور پاشا، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ہندوستانی زبانوں کا مرکز، جواہرلعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

خالد محمود، ریڈر، شعبۂ اردو، جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئی دہلی

راجیش مشرا، ریڈر، ڈی ای ایس ایس ایچ، آر آئی ای، اجمیر، راجستھان

سہیل احمد فاروقی، لیکچرار، شعبۂ اردو، جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئی دہلی

سید مسعود الحسن، پی جی ٹی اردو، ڈی ایم ایس، آر آئی ای، بھوپال، مدھیہ پردیش

شامہ بلال، پی جی ٹی اردو، جامعہ سینئر سیکنڈری اسکول، نئی دہلی

شمس الہدیٰ، لیکچرار، شعبۂ اردو، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

شمیم احمد، ٹی جی ٹی اردو، کریسنٹ اسکول، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

صفدر امام قادری، صدر شعبۂ اردو، کامرس کالج پٹنہ، بہار

عبدالمبین، پی جی ٹی، اردو، فتح پوری بوائز سینئر سیکنڈری اسکول، دہلی

عتیق اللہ، ریٹائرڈ پروفیسر، دہلی یونیورسٹی، دہلی

غضنفر علی، پرنسپل، اردو ٹیچنگ اینڈ ریسرچ سینٹر، لکھنؤ، یو پی

کوثر مظہری، لیکچرار، شعبۂ اردو، جامعہ ملّیہ اسلامیہ، نئی دہلی

ماہ طلعت علوی، ٹی جی ٹی، اردو، جامعہ مڈل اسکول، نئی دہلی

محمد عارف جنید، لیکچرار، ڈی آئی ای ٹی، بھوپال، مدھیہ پردیش

نصرت جہاں، لیکچرار، شعبۂ اردو، سرندر ناتھ ایوننگ کالج، کولکاتا

ممبر کوآرڈی نیٹر

دیوان حنان خاں، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اِن لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

اظہارِ تشکّر

اس کتاب میں شفیع الدین نیّر کی نظم ''ہوا''، ابرار محسن کی کہانی ''بکری نے دو گاؤں کھا لیے''، شاذ تمکنت کی نظم ''ایکتا'' اور غلام عبّاس کی کہانی ''تتلی اور گلاب'' شامل ہے، کونسل ان شاعروں اور ادیبوں اور ان کے وارثین کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

کتاب کی تیاری میں کاپی ایڈیٹر ڈاکٹر عبدالرشید خان اعظمی، پروف ریڈر محمد ظفرالدین برکاتی، ڈی ٹی پی آپریٹرس محمد وزیر عالم مصباحی، ساجد خلیل فلاحی اور کمپیوٹر اسٹیشن انچارج پرش رام کوشک نے پوری دل چسپی کے ساتھ حصّہ لیا ہے۔ کونسل ان سبھی کی شکر گزار ہے۔

© NCERT
not to be republished

بھارت کا آئین

حصہ III (دفعہ 12 سے 35)
(بعض شرائط، چند مستثنات اور واجب پابندیوں کے ساتھ)

بنیادی حقوق

کے ذریعہ منظور شدہ

حق مساوات

- قانون کی نظر میں اور قوانین کا مساویانہ تحفظ
- مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر عوامی جگہوں پر مملکت کے زیر انتظام
- سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع
- چھوت چھات اور خطابات کا خاتمہ

حق آزادی

- اظہار خیال، مجلس، انجمن، تحریک، بودوباش اور پیشے کا
- سزا کے جرم سے متعلق بعض تحفظات کا
- زندگی اور شخصی آزادی کے تحفظ کا
- 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کا
- گرفتاری اور نظر بندی سے متعلق بعض معاملات کے خلاف تحفظ کا

استحصال کے خلاف حق

- انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت کے لیے
- بچوں کو خطرناک کام پر مامور کرنے کی ممانعت کے لیے

مذہب کی آزادی کا حق

- آزادی ضمیر اور قبولِ مذہب اور اس کی پیروی اور تبلیغ
- مذہبی امور کے انتظام کی آزادی
- کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کی آزادی
- کلی طور سے مملکت کے زیر انتظام تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم یا مذہبی عبادت کی آزادی

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

- اقلیتوں کی اپنی زبان، رسم خط یا ثقافت کے مفادات کا تحفظ
- اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے کے قیام اور ان کے انتظام کا حق

قانونی چارہ جوئی کا حق

- سپریم کورٹ یا کورٹ کی جانب سے ہدایات، احکام یا رٹ کے اجرا کو تبدیل کرانے کا حق

© NCERT not to be republished

علامات

اس کتاب میں مشقی سوالات کے لیے نمبر شمار کی جگہ علامتیں دی گئی ہیں جن کی وضاحت حسبِ ذیل ہے۔

زبانی یاد کرنے کی علامت۔

غور کرنے کی علامت۔

سوچنے، سمجھنے، بتانے، پڑھنے اور لکھنے کی علامت۔

لفظ چن کر جملے بنانے اور خالی جگہ پُر کرنے کے لیے۔

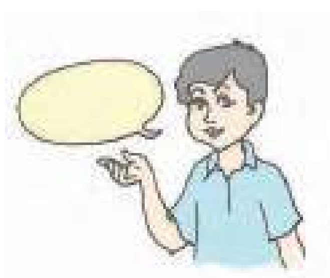

کس نے کس سے کہا، کے لیے۔

ترتیب درست کرنے کے لیے۔

© NCERT not to be republished

خالی جگہوں کو مکمّل کرنے، تصویروں کو دیکھ کر
لکھنے اور محاوروں کے لیے۔

صحیح اور غلط کے لیے۔

غور سے دیکھنے کی علامت۔

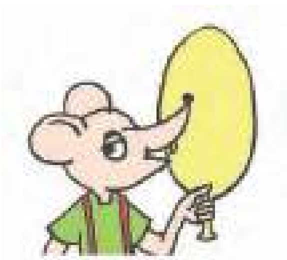

لواحق، سوابق کے لیے۔

دائرہ بنانے اور رنگ بھرنے کی علامت۔

متضاد کی علامت۔

اِملا درست کرنے، مناسب سوال بنانے
اور صحیح جواب لکھنے کے لیے۔

خوش خط لکھنے کے لیے۔

© NCERT not to be republished

ترتیب

پیش لفظ iii

اِس کتاب کے بارے میں v

1. صُبح کی آمد (نظم) اسمٰعیل میرٹھی 01
2. چڑیا اور پَودے کی کہانی 08
3. پَرندوں کی دنیا 18
4. ہَمدردی (نظم) علّامہ اقبالؔ 29

5. حضرت علیؓ کا انصاف 36
6. حِکایتیں (ترجمہ) شیخ سعدی 42

7. کہنا بڑوں کا مانو (نظم) الطاف حسین حالیؔ 50
8. کِسان 54
9. شہید بھگت سنگھ 63

© NCERT not to be republished

10. ہَوا (نظم) شفیع الدین نیّر 72
11. موبائل فون 80
12. حکیم عبدالحمید 87

13. بکری نے دو گاؤں کھا لیے ابرار محسن 94
14. یونہی پیاری چڑیو! ابھی اور گاؤ (نظم) جوشؔ ملیح آبادی 105
15. صوتی آلودگی 111

16. عقل مند مچھیرا (ڈراما) 119
17. بیہو 129

18. ایکتا (نظم) شاذ تمکنت 136
19. اُستاد بسم اللہ خاں 142

20. تِتلی اور گُلاب غلام عبّاس 151
21. ریچھ کا بچّہ (نظم) نظیر اکبر آبادی 158
22. ہماری تہذیب 165

1

صُبح کی آمد

خبر دِن کے آنے کی میں لا رہی ہوں　　اُجالا زمانے میں پھیلا رہی ہوں
بہار اپنی مشرق سے دِکھلا رہی ہوں　　پُکارے گلے صاف چلّا رہی ہوں

اُٹھو سونے والو ! کہ مَیں آ رہی ہوں

اذاں پر اذاں مُرغ دینے لگا ہے　　خوشی سے ہر اِک جانور بولتا ہے
درختوں کے اوپر عَجب چہچہا ہے　　سُہانا ہے وقت اور ٹھنڈی ہَوا ہے

اُٹھو سونے والو ! کہ مَیں آ رہی ہوں

یہ چڑیاں جو پیڑوں پہ ہیں غُل مچاتی　　اِدھر سے اُدھر اُڑ کے ہیں آتی جاتی
دُموں کو ہِلاتی ، پَروں کو پُھلاتی　　مری آمد آمد کے ہیں گیت گاتی

اُٹھو سونے والو ! کہ مَیں آ رہی ہوں

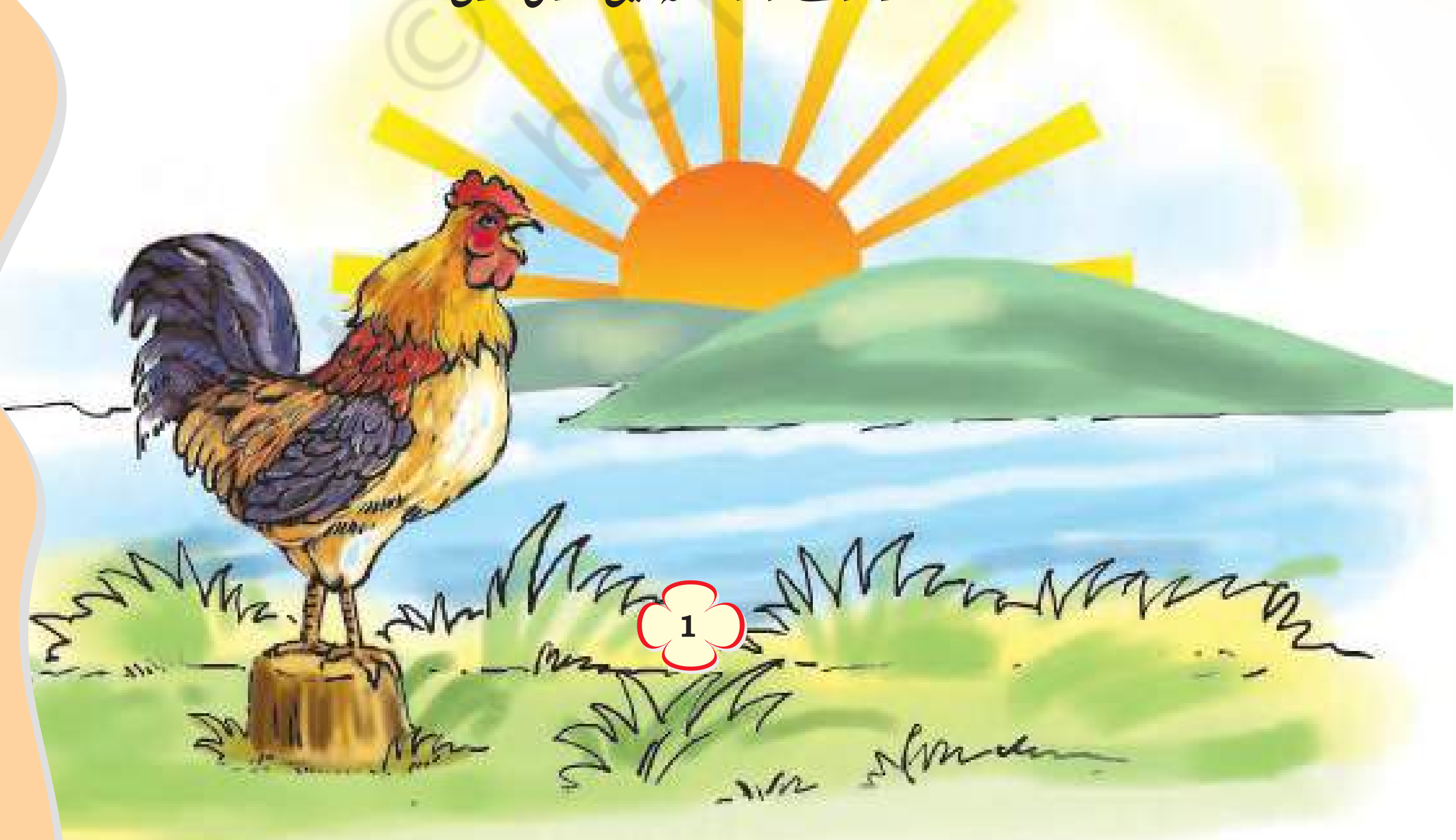

© NCERT ... be republished

جو طوطے نے باغوں میں ٹیں ٹیں مچائی — تو بُلبُل بھی گلشن میں ہے چہچہائی
اور اُونچی مُنڈیروں پہ شاما بھی گائی — مَیں سَو سَو طرح دے رہی ہوں دُہائی
اُٹھو سونے والو ! کہ مَیں آرہی ہوں

ہوئی مجھ سے رونق پہاڑ اور بَن میں — ہر ایک ملک میں، دیس میں اور وطن میں
کھلاتی ہوئی پھول آئی چمن میں — بُجھاتی چلی شمع کو انجمن میں
اُٹھو سونے والو ! کہ مَیں آرہی ہوں

(اسمٰعیل میرٹھی)

مشق

لفظ اور معنی

مشرق	پورب، جس طرف سے سورج نکلتا ہے
عَجب	انوکھا، عجیب
غُل مچانا	شور مچانا، چہچہانا
آمد	آنا
گُلشن	باغ
مُنڈیر	دیوار کے اوپر کا حصّہ جو ڈھلوان ہوتا ہے
شاما	ایک سُریلی آواز والی چھوٹی کالی چڑیا
بَن	جنگل
چمن	باغ
شمع	موم بتی
انجمن	محفل
رونق	چمک دَمک، چہل پہل

غور کیجیے:

- اس نظم میں شاعر نے بیداری کا پیغام دیا ہے اور بتایا ہے کہ صبح ہوتے ہی ہر طرف سورج کی روشنی پھیل جاتی ہے، پَرندے چہچہانے اور اِدھر اُدھر اُڑنے لگتے ہیں۔ ہَوا چلتی ہے، پھول کھلنے لگتے ہیں اور چہل پہل شروع ہو جاتی ہے۔

© NCERT not to be republished

سوچیے، بتائیے اور لکھیے :

1۔ ''بہار اپنی مشرق سے دِکھلا رہی ہوں'' سے کیا مُراد ہے؟
2۔ دِن کے آنے کی خبر لانے کا کیا مطلب ہے؟
3۔ ''درختوں کے اوپر عجب چہچہا ہے'' کا کیا مطلب ہے؟
4۔ آخری بند کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے۔

دیے گئے مصرعوں کو صحیح لفظ سے مکمّل کیجیے :

1۔ جو طوطے نے باغوں میں .... مچائی — تو بُلبُل بھی گُلشن میں ہے ....
2۔ اور اونچی مُنڈیروں پہ .... بھی گائی — میں سَو سَو طرح دے رہی ہوں ....
3۔ ہوئی مجھ سے .... پہاڑ اور بَن میں — ہر ایک ملک میں، دیس میں اور ...... میں
4۔ کھلاتی ہوئی پھول آئی .... میں — بُجھاتی چلی .... کو انجمن میں

اِن لفظوں سے جملے بنائیے اور خالی جگہوں میں لکھیے :

اذان — گیت — شمع — چمن — وطن

- ....
- ....
- ....
- ....

© NCERT not to be republished

نیچے دی گئی تصویروں کو غور سے دیکھیے :

ان تصویروں میں 'دن'، 'رات' اور 'ٹھنڈا'، 'گرم' ایک دوسرے کے متضاد (الٹے) ہیں۔

- نیچے ہر لفظ کے سامنے تین تین لفظ دیے گئے ہیں۔ صحیح متضاد کو خالی جگہ میں لکھیے :

اجالا	–	چمک دار	اندھیرا	روشنی	• ....
خوشی	–	مصیبت	آرام	غم	• ....
اونچی	–	اوپری	نیچی	گہرائی	• ....
بجھاتی	–	جلاتی	اٹھاتی	سجاتی	• ....
اوپر	–	برابر	درمیان	نیچے	• ....

© NCERT not to be republished

’الف‘ اور ’ب‘ کے کالم میں بے ترتیب مصرعے لکھے ہوئے ہیں۔ ان کو صحیح ترتیب میں لکھ کر شعر مکمّل کیجیے:

الف	ب
اذاں پر اذاں مُرغ دینے لگا ہے	مری آمد آمد کے ہیں گیت گاتی
درختوں کے اوپر عجَب چہچہا ہے	خوشی سے ہر اِک جانور بولتا ہے
یہ چڑیاں جو پیڑوں پہ ہیں غُل مچاتی	سُہانا ہے وقت اور ٹھنڈی ہَوا ہے
دُموں کو ہِلاتی، پَروں کو پُھلاتی	اِدھر سے اُدھر اُڑ کے ہیں آتی جاتی

- ....
- ....
- ....
- ....

نیچے دی گئی تصویروں کو پہچانیے اور ان کے نام لکھیے:

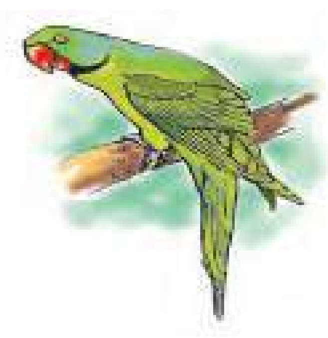

....

....

© NCERT not to be republished

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

رونق	عَجب	مُرغ	مشرق	شمع

اِس نظم کو زبانی یاد کیجیے:

© NCERT not to be republished

2

چڑیا اور پَودے کی کہانی

شام کا وقت تھا۔ ایک چڑیا ایک ننّھے پَودے پر آ کر بیٹھ گئی۔

پَودا کانپنے لگا اور چلّایا ’’ارے ارے یہ کیا کرتی ہو؟ ہٹو نہیں تو میں گرا۔‘‘

چڑیا گھبرا گئی اور جلدی سے الگ ہٹ گئی۔ پَودے نے اسے اُداس دیکھا تو پوچھا ’’اے بی چڑیا! تم ناراض ہو گئیں؟‘‘

چڑیا بولی ’’میں کیوں ناراض ہوتی۔ مجھے تو یہ سوچ کر رونا آ رہا ہے کہ میں اکیلی ہوں اور رات ہونے والی ہے۔ میرے ساتھی نہ جانے کہاں چلے گئے۔ میں نے سوچا تھا کہ میں تمھاری ڈالی پر بیٹھ کر رات کاٹ لوں گی، لیکن تم نے ڈانٹ دیا۔ اب سوچ رہی ہوں اس اندھیرے میں کہاں جاؤں۔‘‘

پَودا بولا ’’ تم اُداس مت ہو۔ آؤ میرے پاس آ کر بیٹھ جاؤ۔ میں تم کو اپنی ٹہنی پر کیسے بٹھا سکتا ہوں، میں تو

© NCERT not to be republished

خود چھوٹا سا ہوں۔ میری ٹہنی دیکھو کتنی نرم اور پتلی ہے۔''

چڑیا پھُدک کر پاس آ بیٹھی۔

پَودے نے کہا ''بی چڑیا! تم بہت اچھّی ہو۔ آؤ میرے پاس بیٹھ کر سو جاؤ۔''

چڑیا بولی ''تمھارے پاس بیٹھ کر مجھے نیند نہیں آئے گی۔ مجھے تو ٹہنی پر بیٹھ کر نیند آتی ہے۔ میں اپنے پَروں کو پھُلا لیتی ہوں اور پھر اپنے پَروں میں اپنا منہ چھپا لیتی ہوں جب کہیں مجھے نیند آتی ہے۔''

پَودے نے کہا ''ابھی میں بہت چھوٹا ہوں۔ جب بڑا ہو جاؤں گا تو تم میری ٹہنی پر بیٹھنا—— ابھی تھوڑے دنوں پہلے کی بات ہے کہ ایک بیج زمین پر گرا۔ مٹّی نے اسے دبا لیا۔ وہ مٹّی کے اندر اندر پھولتا رہا اور پھر ایک دن اس نے مٹی سے اپنا سر نکالا۔ اس کے بعد دھوپ، پانی، ہوا اور مٹی سے بڑھنے لگا۔''

چڑیا بولی ''اب وہ کہاں ہے؟''

پَودے نے کہا ''ارے تم نے پہچانا نہیں۔ میں وہی تو ہوں۔ اب روزانہ بڑھ رہا ہوں۔ تم دیکھنا بہت جلد میری جڑیں زمین میں پھیل جائیں گی، میری بہت سی ٹہنیاں ہو جائیں گی، یہ ننھّی منّی ٹہنیاں ایک دن خوب موٹی ہو جائیں گی اور میں بہت اونچا ہو جاؤں گا۔ میرے اندر سے بہت سی ہری ہری پتّیاں نکل آئیں گی، پھول کھلیں گے، پھل پیدا ہوں گے، لوگ توڑ توڑ کر کھائیں گے۔ بی چڑیا! پھر تم بھی آنا، تمھاری بھی دعوت ہوگی۔ پھر تم مزے سے میرے اوپر بیٹھ کر رات گزُارنا۔''

چڑیا بولی ''دیکھو! اُس وقت مجھ سے اکڑ کر بات مت کرنا۔''

پَودا بولا ''تم کیسی باتیں کرتی ہو بی چڑیا! جب ٹہنیوں میں پھل لگیں گے، پتّیاں ہوں گی، پھول کھلیں گے تو

میں کیسے اکڑ سکتا ہوں؟ پھر تو میں اور جھک جاؤں گا۔ میں تو سب کی خدمت کروں گا، سب کے کام آؤں گا۔''

چڑیا بولی'' خدا تمھیں بہت بڑا بنائے۔ تم ابھی سے بہت اچھّے ہو۔'' پھر چڑیا نے پَودے کے نیچے رات گُزاری۔ بارش ہوئی لیکن چڑیا پودے کے نیچے بیٹھی رہی۔ پَودے نے اسے بھیگنے نہیں دیا۔ جب صبح ہوئی تو چڑیا یہ کہہ کر پھُر سے اڑگئی'' رات کو پھر آؤں گی۔''

not to be republished

مشق

لفظ اور معنی

ناراض	:	خفا، ناخوش
رات کاٹنا (محاورہ)	:	رات گُزارنا

غور کیجیے:

- اس سبق میں بیج کے پَودا بننے اور بڑا ہوکر پیڑ بننے کا ذکر کیا گیا ہے۔ بیج سے پَودا اُگتا ہے۔ پَودے کے بڑھنے کے لیے مٹّی، پانی، ہَوا اور دھوپ ضروری ہے۔
- پیڑ پَودوں سے انسان، جانور اور پَرندوں کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ پیڑ پَودوں سے پھول اور پھل ملتے ہیں۔ انسان اور جانور ان کے سائے میں آرام کرتے ہیں۔ پرندے ان کی شاخوں اور ٹہنیوں پر اپنا گھونسلہ بناتے ہیں۔
- پیڑ پَودے ہَوا کو آلودہ ہونے سے بچاتے ہیں اور بارش کے لیے بھی مددگار ہوتے ہیں۔ ہمیں زیادہ سے زیادہ پیڑ لگانے چاہئیں اور ان کی حفاظت کرنی چاہیے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ چڑیا پریشان کیوں تھی؟

2۔ پَودے نے چڑیا کو اپنی ٹہنیوں پر بیٹھنے سے کیوں منع کیا؟

3۔ چڑیا نے اپنے سونے کا ڈھنگ کیا بتایا؟

4۔ جب پَودا پیڑ بن جاتا ہے تو دوسروں کے کس طرح کام آتا ہے؟

خالی جگہوں کو نیچے لکھے ہوئے صحیح لفظوں سے بھریے:

بیج ڈالی پَودے ٹہنی پتّیاں

1۔ ایک چڑیا ایک ننّھے .... پر آکر بیٹھ گئی۔

2۔ میں تمھاری .... پر بیٹھ کر رات کاٹ لوں گی۔

© NCERT not to be republished

3۔ میں تم کو اپنی................ پر کیسے بٹھا سکتا ہوں۔

4۔ تھوڑے دنوں پہلے کی بات ہے کہ ایک................ زمین پر گرا۔

5۔ میرے اندر سے بہت سی ہری ہری................ نکل آئیں گی۔

اِن لفظوں سے جملے بنائیے اور خالی جگہوں میں لکھیے :

رات   پھول   صُبح   ٹہنی   ہَوا

- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

نیچے لکھے ہوئے مصرعوں کو پڑھیے اور تصویروں کو غور سے دیکھیے :

اِک چڑیا نے گانا گایا

سب چڑیوں نے لُطف اٹھایا

© NCERT not to be republished

ہڈّی ایک سڑک پر پائی

دو کتّوں میں ہوئی لڑائی

بچّو ! اوپر مِصرعوں میں لفظ 'چڑیا' اور 'ہڈّی' سے واحد ہونے کا پتا چلتا ہے۔ جب کہ 'چڑیوں' اور 'کتّوں' سے جمع کا عِلم ہوتا ہے۔

'واحد' وہ اِسم ہے جس سے ایک شخص، چیز یا جگہ مراد ہو۔ جب کہ ایک سے زیادہ اشخاص، چیزیں یا جگہیں 'جمع' کو ظاہر کرتی ہیں۔

- نیچے دی گئی تصویروں کو دیکھ کر 'واحد' اور 'جمع' لکھیے :

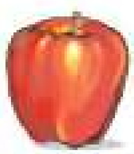

....

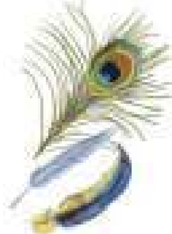

....

اِملا درست کر کے لکھیے :

سبح	کھدمت	داوت ....
ناراز	فِر	روجانہ ....

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں رنگین لفظوں کے متضاد خالی جگہ میں لکھیے :

- شام کا وقت تھا۔

  ....کا وقت تھا۔

- پودے نے اسے اداس دیکھا۔

  پودے نے اسے..........دیکھا۔

- مجھے تو یہ سوچ کر رونا آ رہا ہے۔

  مجھے تو یہ سوچ کر..........آ رہا ہے۔

- اس اندھیرے میں کہاں جاؤں۔

  اس..........میں کہاں جاؤں۔

- میں تو خود چھوٹا سا ہوں۔

  میں تو خود..........سا ہوں۔

- بی چڑیا! تم بہت اچھّی ہو۔

  بی چڑیا! تم بہت..........ہو۔

- اب روزانہ بڑھ رہا ہوں۔

  اب روزانہ..........رہا ہوں۔

- چڑیا نے پودے کے نیچے رات گُزاری۔

  چڑیا نے پودے کے..........رات گُزاری۔

© NCERT not to be republished

کس نے کس سے کہا:

”ارے ارے یہ کیا کرتی ہو؟
ہٹو نہیں تو میں گرا۔“

• ....

”میں نے سوچا تھا کہ میں تمھاری ڈالی پر بیٹھ کر
رات کاٹ لوں گی۔ لیکن تم نے ڈانٹ دیا۔“

• ....

”تم اُداس مت ہو۔ آؤ میرے پاس
آ کر بیٹھ جاؤ۔“

• ....

”بی چڑیا! تم بہت اچھّی ہو۔ آؤ میرے پاس
بیٹھ کر سو جاؤ۔“

• ....

”تمھارے پاس بیٹھ کر مجھے نیند نہیں آئے
گی۔ مجھے تو ٹہنی پر بیٹھ کر نیند آتی ہے۔“

• ....

نیچے دی ہوئی تصویروں کے بارے میں تین تین جملے لکھیے:

• ....
• ....
• ....

• ....
• ....
• ....

© NCERT not to be republished

نیچے دیے گئے خانوں میں دَس جانوروں کے نام چھُپے ہوئے ہیں۔ جانوروں کے نام ڈھونڈنے کے لیے دائیں سے بائیں اور اُوپر سے نیچے چلیے۔ نیچے بنی ہوئی تصویروں کے سامنے خالی جگہوں میں ان کے نام لکھیے:

گ	ے	ن	ڈ	ا	ہ	ع
چ	خ	ق	م	ل	ا	ٹ
ی	ر	ی	چھ	و	تھ	ز
ت	گ	ظ	د	م	ی	ر
ا	و	ع	ک	ڑ	ہ	ا
ب	ش	ے	ر	ی	ر	ف
گ	ی	د	ڑ	گ	ن	ہ

....

....

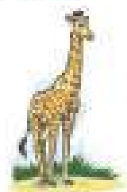
....

....

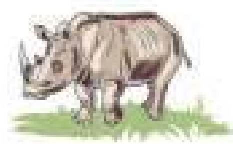
....

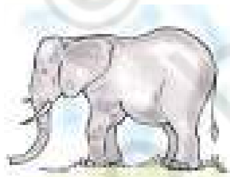
....

....

....

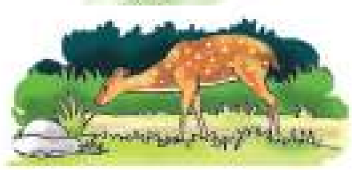
....

....

© NCERT not to be republished

اِن لفظوں کو بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

شام	وقت	ناراض	زمین	خِدمت

© NCERT not to be republished

3

پَرندوں کی دنیا

ہمارے ملک میں چھوٹے بڑے، رنگ برنگے پَرندے پائے جاتے ہیں۔کسی کی آواز سُریلی ہے، کسی کی کَرَخت۔کچھ پَرندے آسمان میں بہت اونچائی تک اُڑ سکتے ہیں جیسے عُقاب، چیل اور کبوتر وغیرہ۔کچھ پَرندے معمولی اونچائی تک اُڑتے ہیں جیسے طوطا، مَینا، لیکن زیادہ تر پَرندے زمین پر ہی رہتے ہیں۔بعض پَرندے پانی میں بڑے مزے سے تیرتے ہیں جیسے بطّخ اور مُرغابی۔آیئے اب ہم ہندوستان کے خاص خاص پَرندوں کے بارے میں آپ کو بتائیں۔

مور ہمارا قومی پرندہ ہے۔مور عام طور پر چار فٹ لمبا ہوتا ہے۔اس کی گردن لمبی اور چھاتی کا رنگ گہرا اور چمکیلا نیلا ہوتا ہے۔بادلوں کو دیکھ کر جب مور اپنے پنکھ پھیلا کر خوشی سے ناچنے لگتا ہے تو وہ منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ہندوستان کے علاوہ یہ لنکا اور افریقہ میں بھی پایا جاتا ہے، جو سفید رنگ کا بھی ہوتا ہے۔

طوطا مَینا کو لوگ شوق سے پالتے ہیں۔یہ دونوں پرندے بولنا بھی سیکھ لیتے ہیں اور جملے کے جملے رٹ لیتے ہیں۔پھر اِس صَفائی سے بولتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔طوطا زیادہ تر ہرے رنگ کا ہوتا ہے۔مَینا کا رنگ

© NCERT not to be republished

کالا اور اس کی چونچ پیلی ہوتی ہے۔طوطے کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ اُسے چاہے کتنی ہی محبّت سے رکھو، ایک بار پنجرے سے نکل جانے کے بعد وہ کبھی لوٹ کر نہیں آتا۔ اسی لیے بے مروّت لوگوں کو ''طوطا چشم'' کہا جاتا ہے۔ ''طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لینے'' کا محاورہ بھی اِسی سے بنا ہے۔

کبوتر کے لیے طوطے سے الگ بات کہی جاتی ہے، یہ لَوٹ کر ضرور آتا ہے۔ کبوتر کو امن کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ کبوتر کئی رنگ اور نسل کے ہوتے ہیں۔ کبوتر اُن پرندوں میں سے ہیں جو عموماً جُھنڈ میں رہتے ہیں۔ اِن کی آواز غُٹرغوں، غُٹرغوں کی طرح سنائی دیتی ہے۔ پُرانے زمانے میں کبوتر سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پیغام پہنچانے کا کام بھی لیا جاتا تھا۔

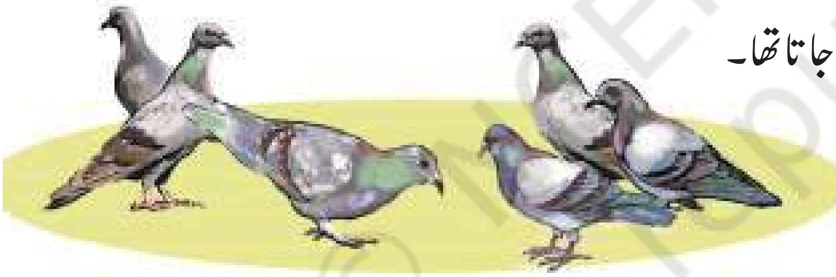

مُرغے اور مُرغیاں بھی لوگ گھروں میں پالتے ہیں۔ مرغا صبح سویرے بانگ دیتا ہے اور صبح سویرے ہمیں جگاتا ہے۔

چکور ایک خوب صورت اور سُریلی آواز والا پرندہ ہے جو نیپال، پنجاب اور افغانستان کے پہاڑی جنگلوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ یہ چاند کا اتنا عاشق ہوتا ہے کہ ٹکٹکی باندھے چاند کو ہی دیکھتا رہتا ہے۔

بگلا، سارس اور ہنس لگ بھگ ایک ہی طرح کے پَرندے ہیں لیکن ان کی عادتیں الگ الگ ہیں۔ بگلے کی ٹانگیں، چونچ اور گردن لمبی

© NCERT not to be republished

ہوتی ہے لیکن دُم چھوٹی ہوتی ہے۔ ''بگلا بھگت'' نام سے کہاوت بھی بن گئی ہے، کیونکہ یہ ظاہری طور پر سیدھا سادا دکھائی دیتا ہے لیکن اصل میں یہ مچھلی کی تاک میں کھڑا رہتا ہے۔ سارس بھی سفید رنگ کا ہوتا ہے لیکن اس کے اوپری حصّے میں لالی چمکتی رہتی ہے۔ اُڑنے سے پہلے اُسے بھی ہوائی جہاز کی طرح زمین پر دوڑنا پڑتا ہے۔ ہنس بھی سفید رنگ کا خوب صورت پرندہ ہے، جو ہمیشہ جوڑے کے ساتھ تالاب میں رہتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ موتی چُگتا ہے۔

کوّا اور کوئل دونوں کالے ہوتے ہیں۔ کوّا چالاکی کے لیے اور کوئل اپنی میٹھی آواز کے لیے مشہور ہے۔ جب آم کے درخت پر بور آتا ہے تب کوئل کی کوُ کوُ سنائی دیتی ہے۔ کوّا بڑا ہوتا ہے اور کوئل چھوٹی ہوتی ہے۔

پرندے ہمارے لیے بہت فائدے مند ہیں۔ قدرت نے ان کا جسم ایسا بنایا ہے جس سے وہ آسانی سے اُڑ سکتے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے کھا کر فصل کی حفاظت کرتے ہیں۔ کچھ پرندے مَرے ہوئے جانوروں کا گوشت کھا کر ہَوا کو گندہ ہونے سے بچاتے ہیں، ان میں گدھ سب سے اہم ہے۔ گدھ کی عمر بہت طویل ہوتی ہے۔ اب اُس کی نسل ختم ہوتی جا رہی ہے۔

پَرندے عموماً گھونسلوں میں رہتے ہیں۔ یہ اپنا گھونسلہ بنانے میں بہت محنت کرتے ہیں۔ بعض چڑیاں تو اتنا خوب صورت گھونسلہ بناتی ہیں کہ دیکھ کر

تعجّب ہوتا ہے۔گھونسلے کا ایک ایک تِنکا ایسی ہوشیاری سے پِرُویا ہوا ہوتا ہے جیسے کسی کاریگر نے بنایا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ کاری گری سے بنایا ہوا گھونسلہ ''بَیَا'' کا ہوتا ہے جو بہت چھوٹا پرندہ ہوتا ہے۔ایک درخت پر طرح طرح کے پرندے ہوتے ہیں، سب کے گھونسلے الگ الگ طرح کے ہوتے ہیں۔بعض پرندوں کا گھونسلہ ٹوکری کی طرح ہوتا ہے۔ایسے بھی پرندے ہیں جو اپنی لمبی چونچ سے درخت کے تَنے میں سوراخ کر کے اپنا گھر بناتے ہیں۔

بچّو! ذرا سوچو ان خوبصورت پرندوں کے بغیر دنیا کیسی لگتی۔ناچتا مور، کوکتی کوئل، بولتے طوطا مینا، پانی میں تیرتی بطّخیں،

ہَوا میں اونچے اُڑتے کبوتر اور چہکتی چڑیا دیکھ کر کتنا لطف آتا ہے۔ پَرندے ہمارے ماحول کو بھی خوش گوار بناتے ہیں۔اگر پرندے نہ ہوتے تو شاید دنیا ایسی حسین اور خوب صورت نہ ہوتی۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم پرندوں کی حفاظت کریں۔

مشق

لفظ اور معنی

کُرخت	:	سخت، کھردری، بھدی
عُقاب	:	ایک بڑا پرندہ
مُرغابی	:	پانی میں رہنے والا پرندہ
بے مروّت	:	وہ شخص جس کو کسی کا پاس اور لحاظ نہ ہو
طوطا چشم	:	بے مروّت، بے وفا
آنکھیں پھیر لینا (محاورہ)	:	بے مروّت ہونا
ٹکٹکی باندھنا (محاورہ)	:	پلکیں جھپکائے بغیر لگاتار دیکھتے رہنا
بانگ	:	آواز
بگلا بھگت	:	باہر سے اچّھا، اندر سے بُرا، مکّار
موتی چگنا	:	موتی کھانا
کاری گری	:	دست کاری، ہنرمندی
لُطف	:	مزہ
خوش گوار	:	اچھا لگنے والا
نسل	:	خاندان، قبیلہ

© NCERT not to be republished

غور کیجیے:

- ہماری دنیا جانوروں سے بھری پڑی ہے۔ زمین پر رینگنے والے، پانی میں تیرنے والے اور ہَوا میں اڑنے والے بے شمار پرندے ہیں۔ جو دنیا کو خوب صورت بناتے ہیں اور اس کے ماحول کو گندگی سے بچانے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ ماحول کے ایک معنیٰ سماج اور گھر باہر کے وہ حالات ہیں جن میں انسان رہتا ہے۔ لیکن اِس سبق میں یہ لفظ ماحولیات کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ ماحولیات ہَوا، پانی اور زمین کو صاف ستھرا رکھنے کی کوشش ہے۔ پَرندے اِس کوشش میں ہمارا ساتھ دے کر ماحول کو صاف ستھرا رکھتے ہیں۔
- اِس سبق میں مختلف پَرندوں اور ان کی کچھ عادتوں کا ذکر ہے، دنیا میں ان کے علاوہ بہت سے پَرندے ہیں۔ آپ پَرندوں کی فہرست بنا سکتے ہیں اور ان کی خوبیاں بھی بتا سکتے ہیں۔ ایسا نہیں کہ سارے پَرندے صرف فائدہ ہی پہنچاتے ہوں۔ اُن سے نقصان بھی پہنچتا ہے۔ کھیت کے کھیت برباد کردیتے ہیں۔ باغوں میں جاتے ہیں تو سارے پھل کتر ڈالتے ہیں۔ مگر ان کے فائدے بہرحال زیادہ ہیں۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ ہندوستان میں پائے جانے والے دس پرندوں کے نام لکھیے۔

2۔ ہمارا قومی پرندہ کون سا ہے؟ اس کا نام لکھیے۔

3۔ بے مروّت انسان کی مثال کس پرندے سے دی جاتی ہے؟

4۔ وہ کون سا پرندہ ہے جو چاند کا عاشق کہلاتا ہے؟

5۔ آسمان میں اونچا اڑنے والے پرندوں کے نام لکھیے۔

© NCERT not to be republished

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

امن   قومی   اونچائی   شوق   کاری گری   آسمان

1۔ کچھ پرندے .... میں بہت ....تک اُڑ سکتے ہیں۔

2۔ 'مور' ہمارا..........پرندہ ہے۔

3۔ طوطا مینا کو لوگ .... سے پالتے ہیں۔

4۔ 'کبوتر' کو ....کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔

5۔ سب سے زیادہ..............سے بنایا ہوا گھونسلہ بَیا کا ہوتا ہے۔

نیچے دی گئی تصویروں کو غور سے دیکھیے:

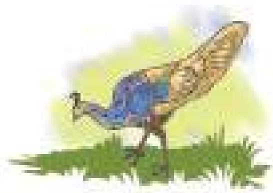

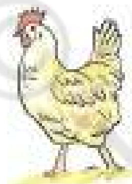

اوپر دی گئی تصویروں سے 'نر' اور 'مادہ' کا پتا چلتا ہے، 'نر' کو 'مذکّر' اور 'مادہ' کو 'مونّث' کہتے ہیں۔ **بے جان چیزیں** بھی مذکّر اور مونّث بولی جاتی ہیں، یہاں ملک، عقاب، پرندہ، رنگ، پنجرہ 'مذکر' ہیں اور سریلی، زمین، چونچ، آنکھ، مچھلی 'مونث' ہیں۔

© NCERT not to be republished

• نیچے دی گئی پنجرے کی تصویر سے 'مذکّر' اور مچھلی کی تصویر سے 'مونّث' ظاہر ہوتے ہیں۔ باکس میں دیے گئے لفظوں کو چن کر صحیح خانوں کے مطابق لکھیے :

آواز	آسمان	کرخت	پانی	صورت	چمکیلا	دُم
بادل	کوئل	منظر	فصل	جنگل	نسل	پہاڑ

نیچے لکھے ہوئے جوابات کے لیے مناسب سوالات بنائیے:

سوال : ....

جواب : ہمارے ملک میں چھوٹے بڑے، رنگ برنگے پرندے پائے جاتے ہیں۔

سوال : ....

جواب : عُقاب، چیل اور کبوتر زیادہ اونچے اڑنے والے پرندے ہیں۔

سوال : ....

جواب : ہمارا قومی پرندہ 'مور' ہے۔

سوال : ....

جواب: طوطا مینا کو لوگ شوق سے پالتے ہیں۔

سوال : ....

جواب : بگلا، مُرغابی اور بطخ وغیرہ پانی میں رہنے والے پرندے ہیں۔

© NCERT not to be republished

'الف' اور 'ب' کے حصّوں کو ملا کر صحیح جملے بنایئے اور نیچے خالی جگہوں میں لکھیے :

(الف)	(ب)
بعض پرَندے پانی میں بڑے مزے	دوسری جگہ پیغام پہنچانے کا کام بھی لیا جاتا تھا۔
طوطا مَینا اس صفائی سے بولتے	وہ کبھی لَوٹ کر نہیں آتا۔
ایک بار پنجرے سے نکل جانے کے بعد	سے تیرتے ہیں جیسے بطّخ اور مُرغابی۔
پُرانے زمانے میں کبوتر سے ایک جگہ سے	ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔

- ....
- ....
- ....
- ....

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو ان کے صحیح خانے میں لکھیے :

واحد

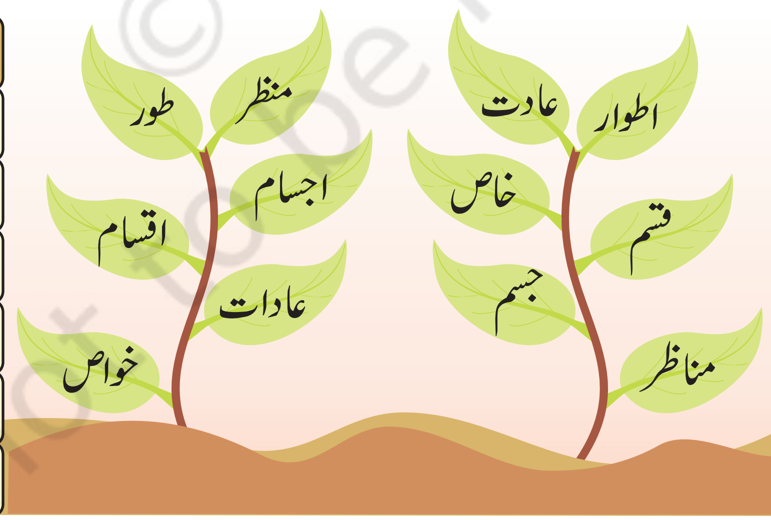

جمع

© NCERT not to be republished

9 سبق کے مطابق تصویروں کو دیکھ کر اُن سے متعلق جوڑ ملائیے:

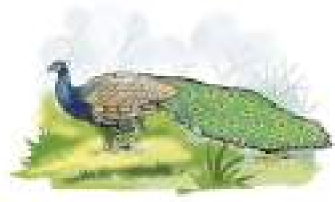

امن کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔

ہمارا قومی پرندہ ہے۔

جسے لوگ شوق سے پالتے ہیں۔

اپنی چالاکی کے لیے مشہور ہے۔

میٹھی بولی کے لیے جانی جاتی ہے۔

بانگ دے کر جگاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

دیے گئے اشارے کے مطابق مُحاوروں کے معنی کی نشاندہی کیجیے:

مُحاورے	معنی
ٹکٹکی باندھنا	بہت غصّہ میں ہونا
طوطا چشم ہونا	بہت شور کرنا
پانی پانی ہونا	اپنی ہی بات کہے جانا
آپے سے باہر ہونا	بہت کم ہونا
آسمان سر پر اُٹھانا	بہت شرمندہ ہونا
اپنا راگ اَلاپنا	بے مروّت ہونا
آٹے میں نمک ہونا	پلک جھپکائے بغیر دیکھنا

اِن لفظوں کو صحیح تلفظ کے ساتھ بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

کَرخت　　عُقاب　　مُرغابی　　بطّخ　　عاشق

© NCERT not to be republished

4

4408CH04

ہمدردی

ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا — بُلبُل تھا کوئی اُداس بیٹھا
کہتا تھا کہ رات سَر پہ آئی — اُڑنے چُگنے میں دِن گزارا
پہنچوں کس طرح آشیاں تک — ہر چیز پہ چھا گیا اندھیرا

not to be republished

سُن کے بُلبُل کی آہ و زاری جُگنو کوئی پاس ہی سے بولا
حاضر ہوں مدد کو جان و دل سے کیڑا ہوں اگرچہ میں ذرا سا
کیا غم ہے جو رات ہے اندھیری میں راہ میں روشنی کروں گا
اللہ نے دی ہے مجھ کو مشعل چمکا کے مجھے دیا بنایا

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھّے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

(علّامہ اقبال)

مشق

لفظ اور معنی

شجر : پیڑ، درخت

بُلبُل : سُریلی آواز والا پرندہ

آشیاں : گھونسلہ

جگنو : ایک کیڑا جو رات کو چمکتا ہے

آہ وزاری : رونا پیٹنا، نالہ وفریاد

جہاں : دنیا

غور کیجیے:

- بہت چھوٹا اور معمولی کیڑا ہونے کے باوجود اپنی چمک سے 'جگنو' مشکل میں پڑے 'بُلبُل' کی مدد کرتا ہے۔ اِس واقعے سے ہمدردی کے جذبے کا اظہار ہوتا ہے۔
- شاعر نے آخری شعر میں اچھے لوگوں کی خوبی بیان کی ہے اور یہ کہا ہے کہ وہی لوگ اچھے ہوتے ہیں جو ضرورت مَندوں کے کام آتے ہیں۔
- کسی لکڑی کے اُوپری حصّے میں آگ جلا کر روشنی کی جاتی ہے جسے ہاتھ میں لے کر چلتے ہیں اسے مشعل کہتے ہیں۔ آپ نے اولمپک کھیلوں میں کھلاڑیوں کو سب سے آگے مشعل لے کر چلتے دیکھا ہوگا۔ وہ نئی طرح کی مشعل ہے۔ جلوسوں میں بھی لوگ مشعل لے کر چلتے ہیں۔ یہاں شاعر نے مشعل کو روشنی کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔

© NCERT not to be republished

سوچیے، بتایئے اور لکھیے :

1۔ بُلبُل کیوں اُداس تھا؟

2۔ جگنو نے بلبل کی مدد کس طرح کی؟

3۔ نظم کے آخری شعر میں شاعر نے کیا کہا ہے؟

نیچے دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہوں کو پُر کر کے نظم مکمّل کیجیے:

ٹہنی پہ کسی .... کی تنہا .... تھا کوئی اُداس بیٹھا

کہتا تھا کہ رات .... پہ آئی اُڑنے .... میں دِن گزارا

پہنچوں کس طرح .... تک ہر چیز پہ .... گیا اندھیرا

سُن کے بلبل .... آہ و زاری جگنو کوئی پاس ہی سے ....

حاضر ہوں مدد کو .... سے .... ہوں اگرچہ میں ذرا سا

کیا ...... ہے جو رات ہے اندھیری میں راہ میں روشنی ....

.... نے دی ہے مجھ کو مشعل چمکا کے مجھے .... بنایا

ہیں لوگ وہی .... میں اچھّے آتے ہیں .... کام دوسروں کے

اللہ	گھونسلے	بُلبُل	کا	جان ودل	دیا	بولا
مکوڑا	غم	چراغ	جہاں	چمکنے	کروں گا	شجر
سَر	جو	کی	کیڑا	چھا	آشیاں	درخت

© NCERT not to be republished

صحیح جملوں پر (✓) کا اور غلط پر (×) کا نشان لگائیے:

1۔ جگنو رات میں چمکتا ہے۔ ☐

2۔ دِن میں اندھیرا رہتا ہے۔ ☐

3۔ پیڑ پر بُلبُل نہیں بیٹھتا۔ ☐

4۔ جگنو نے بُلبُل کی مدد کی۔ ☐

5۔ ہم کو دوسروں کی مدد نہیں کرنی چاہیے۔ ☐

6۔ بُلبُل کی طرح دوسرے پَرندے بھی ہوا میں اُڑتے ہیں۔ ☐

اِن لفظوں کے متضاد لکھیے:

الف	اندھیرا	پاس	حاضر	رات	غم	روشنی	اچھّے
ب							

نظم کے وہ مصرعے لکھیے جن میں 'اللہ'، 'بُلبُل'، 'جگنو' اور 'رات' کے الفاظ آئے ہیں:

- ....
- ....
- ....
- ....

© NCERT not to be republished

اِن مصرعوں کے الفاظ کی ترتیب درست کر کے خالی جگہ میں لکھیے :

تنہا شجر کی ٹہنی پہ کسی ....

اندھیرا ہر چیز پہ چھا گیا ....

پاس ہی سے کوئی جگنو بولا ....

جان و دل سے مدد کو حاضر ہوں ....

جو دوسروں کے کام آتے ہیں ....

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو صحیح خانوں میں لکھیے :

مذکّر

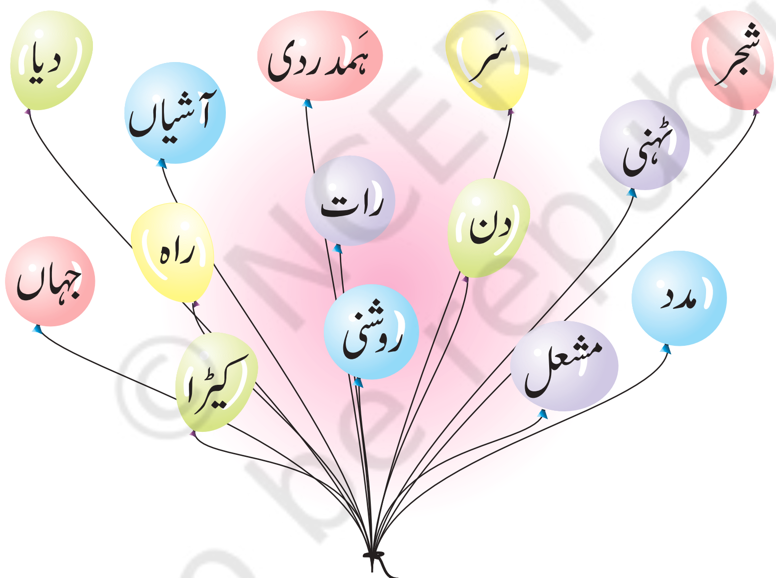

مونّث

دی ہوئی تصویروں پر دو دو جملے لکھیے :

....

....

© NCERT not to be republished

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

شجر	آشیاں	بُلبُل	کیڑا	مشعل

© NCERT not to be republished

5

حضرت علیؓ کا انصاف

دو مسافر کہیں جا رہے تھے۔

راستے میں کھانے کا وقت ہو گیا۔ اُنھیں بھوک لگنے لگی۔ ایک مسافر کے پاس پانچ روٹیاں تھیں اور دوسرے مسافر کے پاس تین۔ ابھی انھوں نے کھانا نہیں شروع کیا تھا کہ ایک اور مسافر اُدھر سے گزرا۔ انھوں نے اسے بھی کھانے پر بلا لیا۔ اب تینوں نے مل کر کھانا کھایا۔ تیسرا مسافر کھانے کے بعد جانے لگا تو اُس نے ان دونوں کو آٹھ درہم دیے۔ اب سوال یہ تھا کہ یہ آٹھ دِرہم کیسے بانٹے جائیں۔ جس مسافر کی پانچ روٹیاں تھیں، اس نے کہا ''پانچ دِرہم میں لے لوں، میری پانچ روٹیاں تھیں۔ تین دِرہم تم لے لو کیونکہ تمہاری تین روٹیاں تھیں۔''

جس مسافر کی تین روٹیاں تھیں اس نے کہا ''اس مسافر نے ہم دونوں کے حصّے میں سے کھایا ہے، اس لیے ہم دونوں آٹھ دِرہم برابر برابر بانٹ لیں۔ چار دِرہم تم لے لو، چار دِرہم میں لے لوں۔''

اس بات پر دونوں میں بہت جھگڑا ہوا۔ یہ اُس زمانے کی بات ہے جب حضرت علیؓ مسلمانوں کے خلیفہ تھے۔ دونوں مسافروں نے سوچا کہ اس جھگڑے کا فیصلہ حضرت علیؓ سے کروائیں۔ وہ دونوں حضرت علیؓ کے پاس پہنچے۔

حضرت علیؓ نے جب ان کی بات سنی تو اس مسافر سے بولے جس کی تین روٹیاں تھیں ''اگر تم تین دِرہم لے لو تو فائدے میں رہو گے کیونکہ حساب سے دیکھا جائے تو تمھارے حصّے میں صرف ایک دِرہم آتا ہے۔''

وہ مسافر حیران ہو گیا۔ اس نے کہا ''یہ کیسے ہو سکتا ہے؟''

حضرت علیؓ : ہر روٹی کے تین تین ٹکڑے کرو تو آٹھ روٹیوں کے کتنے ٹکڑے ہوئے؟

پہلا مسافر	:	آٹھ روٹیوں کے چوبیس ٹکڑے ہوئے۔
حضرت علیؓ	:	اب یہ بتاؤ کہ تینوں میں سے ہر ایک کے حصّے میں کتنے ٹکڑے آئے؟
دوسرا مسافر	:	ہر ایک نے آٹھ آٹھ ٹکڑے کھائے۔
حضرت علیؓ	:	جس کے پاس کل تین روٹیاں تھیں، مسافر اب تم بتاؤ تمھاری روٹیوں کے کتنے ٹکڑے ہوئے؟
مسافر	:	میری تین روٹیوں کے نو ٹکڑے ہوئے۔
حضرت علیؓ	:	تمھارے حصّے میں سے اس تیسرے مسافر نے کتنا کھایا؟
مسافر	:	میرے نو ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا اس نے کھایا۔
حضرت علیؓ	:	(دوسرے مسافر سے) اب تم بتاؤ تمھاری پانچ روٹیوں کے کتنے ٹکڑے ہوئے؟
مسافر	:	میری پانچ روٹیوں کے پندرہ ٹکڑے ہوئے۔
حضرت علیؓ	:	ان میں سے کتنے ٹکڑے تم نے کھائے اور کتنے ٹکڑے تیسرے مسافر نے؟
مسافر	:	ان میں سے آٹھ ٹکڑے میں نے کھائے اور سات ٹکڑے اس مسافر نے کھائے جس نے آٹھ دِرہم دیے۔
حضرت علیؓ	:	اس طرح تم سات دِرہم لے لو کیونکہ اس نے تمھارے حصّے میں سے سات ٹکڑے کھائے اور ایک دِرہم اپنے ساتھی کو دے دو جس کے حصّے میں سے مسافر نے صرف ایک ٹکڑا کھایا۔

دونوں مسافروں کی سمجھ میں بات آ گئی اور انھوں نے حضرت علیؓ کی بات مان لی۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت علیؓ کتنے عقل مند تھے۔ اُنھوں نے کتنا صحیح انصاف کیا۔

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی

انصاف	:	نیائے، فیصلہ کرنا
دِرہم	:	عرب ملکوں میں چلنے والا سِکّہ
خلیفہ	:	قائم مقام، جانشین

غور کیجیے:

- کسی بھی مسئلے کو سلجھانے کے لیے غور و فکر ضروری ہے۔ فیصلہ دلیل اور انصاف کی بنیاد پر مبنی ہونا چاہیے۔
- لالچ اور لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہیے۔ مل جل کر رہنے ہی میں بھلائی ہے۔

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1۔ حضرت علیؓ کون تھے؟

2۔ تیسرے مسافر نے کھانے کے بعد کیا کیا؟

3۔ دونوں مسافر آپس میں کیوں لڑ رہے تھے؟

4۔ دوسرا مسافر حضرت علیؓ کی بات سن کر حیران کیوں رہ گیا؟

5۔ تیسرے مسافر نے دونوں کے حصّے میں سے کتنے کتنے ٹکڑے کھائے؟

اِن جملوں کو صحیح لفظوں سے پورا کیجیے:

1۔ ایک مسافر کے پاس............روٹیاں تھیں۔ (سات / پانچ / چار)

2۔ تیسرے مسافر نے ان دونوں کو .... دِرہم دیے۔ (آٹھ / چھے / تین)

© NCERT not to be republished

3۔ یہ اُس زمانے کی بات ہے جب حضرت علیؓ مسلمانوں کے .... تھے۔ (حاکم/خلیفہ/بادشاہ)

4۔ تمھارے حصّے میں صرف .... آتا ہے۔ (تین دِرہم/ایک دِرہم/دو دِرہم)

5۔ دونوں .... کی سمجھ میں بات آ گئی۔ (مسافروں/دوستوں/بھائیوں)

اِن لفظوں سے جملے بنائیے:

اِنصاف　　مسافر　　دِرہم　　روٹی　　خلیفہ

مندرجہ ذیل سوالوں میں سے ہر ایک کے چار جواب دیے گئے ہیں، صحیح جواب کو نیچے لکھیے:

- دونوں مسافروں میں اس بات پر جھگڑا ہوا کہ:

1۔ ہر ایک کو چار دِرہم مل رہے تھے۔　　2۔ آٹھ دِرہم کافی نہ تھے۔

3۔ ایک کو سات اور دوسرے کو ایک دِرہم مل رہا تھا۔　　4۔ کس کو کتنے دِرہم ملنے چاہئیں۔

....

- دونوں حضرت علیؓ کے پاس کس لیے گئے؟

1۔ ان کو پیسہ دینے۔　　2۔ ان سے اور پیسہ مانگنے۔

3۔ ان سے فیصلہ کروانے۔　　4۔ ان کو اپنا فیصلہ سنانے۔

....

- حضرت علیؓ کے فیصلے کے مطابق دوسرے مسافر کے حصّے میں کتنے درہم آ رہے تھے؟

1۔ چار دِرہم۔　　2۔ ایک دِرہم۔

3۔ تین دِرہم۔　　4۔ پانچ دِرہم۔

....

© NCERT not to be republished

- تیسرا مسافر کب آیا؟

1۔ جب دونوں مسافر روٹیاں کھا چکے۔
2۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے۔
3۔ جب دونوں راستے میں چل رہے تھے۔
4۔ ان میں سے کوئی نہیں۔

- پہلے مسافر نے پانچ دِرہم کیوں لینے چاہے؟

1۔ کیوں کہ اس کے ساتھی نے تین دِرہم لے لیے۔
2۔ کیوں کہ وہ زیادہ بڑا تھا۔
3۔ کیوں کہ اس کی پانچ روٹیاں تھیں۔
4۔ کیوں کہ وہ بہت لالچی تھا۔

اِن جملوں کو واقعات کی ترتیب کے مطابق لکھیے :

- یہ اُس زمانے کی بات ہے جب حضرت علیؓ مسلمانوں کے خلیفہ تھے۔
- تیسرا مسافر کھانے کے بعد جانے لگا تو اُس نے ان دونوں کو آٹھ درہم دیے۔
- دونوں مسافروں نے سوچا کہ اِس جھگڑے کا فیصلہ حضرت علیؓ سے کروائیں۔
- ابھی انھوں نے کھانا نہیں شروع کیا تھا کہ ایک اور مسافر اُدھر سے گزرا۔
- اگر تم تین دِرہم لے لو تو فائدے میں رہو گے۔
- ایک مسافر کے پاس پانچ روٹیاں تھیں۔
- انھوں نے حضرت علیؓ کی بات مان لی۔

© NCERT not to be republished

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں رنگین لفظوں کے متضاد لکھ کر جملے مکمّل کیجیے:

- ابھی اُنھوں نے کھانا.....................نہیں کیا تھا کہ باقی لوگوں نے ختم کر دیا۔
- اِس بات پر دونوں میں بہت .... ہوا اور بعد میں صُلح ہوگئی۔
- اگر تم تین دِرہم لے لو تو .... میں رہو گے ورنہ نقصان ہوگا۔

درست اِملا والے لفظوں پر صحیح (✓) کا نشان لگائیے:

مسافر ☐	مصافر ☐	مثافر ☐
حساب ☐	ہساب ☐	حصاب ☐
ہیران ☐	حیران ☐	ہےران ☐
انصاف ☐	انشاف ☐	انساف ☐

اِس سبق سے واحد اور جمع چن کر لکھیے:

واحد								
جمع								

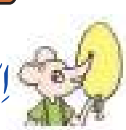

اِس سبق میں لفظ ''عقلمند'' آیا ہے جو دو لفظوں سے مل کر بنا ہے۔ اس کا مطلب ہے 'سمجھدار' اسی طرح نیچے لکھے ہوئے لفظوں میں 'مند' لگا کر لفظ بنائیے:

صحت	ہنر	احسان ....
سلیقہ	ضرورت	دولت ....

© NCERT not to be republished

6

حکایتیں (ترجمہ)

پاؤں یا جوتا

میں نے کبھی قسمت کی خرابی یا آسمان کی سختی کی شکایت نہیں کی۔ایک بار ایسا ہوا کہ میں ننگے پاؤں تھا اور جوتا بھی نہیں خرید سکتا تھا۔اِسی غم میں مَیں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا۔وہاں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں ہی نہیں تھے۔میں نے خدا کی نعمت کا شکر ادا کیا اور اپنے پاس جوتا نہ ہونے پر صبر کیا۔

(شیخ سعدی)

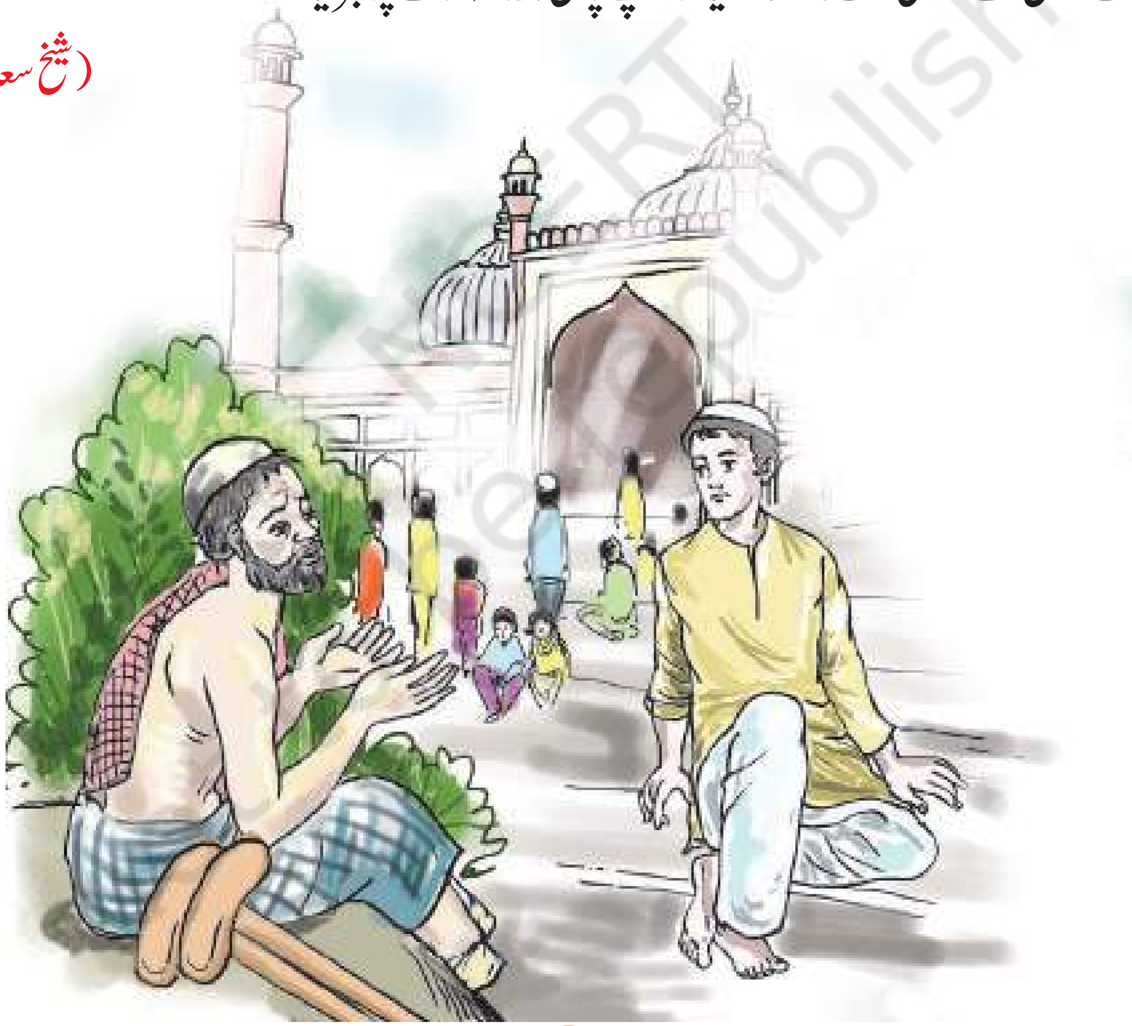

آرام کی قدر

ایک بادشاہ غُلام کے ساتھ کشتی میں بیٹھا تھا۔ غُلام نے اِس سے پہلے کبھی دریا نہ دیکھا تھا۔ کشتی کا سفر بھی نہیں کیا تھا۔ اُس کے جسم میں کپکپی شروع ہوگئی۔ ڈر کے مارے اُس نے رونا دھونا شروع کر دیا۔ اُس کے اِس رویّے پر بادشاہ کو تکلیف ہوئی۔ اُسے چُپ کرنے کے لیے کوئی تدبیر سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔ اس کشتی میں ایک دانا بھی تھا۔ اُس نے بادشاہ سے کہا کہ اگر آپ حکم دیں تو اُسے چُپ کر دوں۔ بادشاہ نے کہا کہ بڑی مہربانی ہوگی۔ اُس دانا کے اشارے پر ملازموں نے غلام کو دریا میں پھینک دیا۔ جب وہ چند غوطے کھا چکا تو اُس کے بالوں کو پکڑ کر کشتی کی طرف لے آئے۔ اُس نے کشتی کے پچھلے حصّے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا اور پھر کشتی کے ایک کونے میں دُبک کر بیٹھ گیا۔ بادشاہ کو یہ تدبیر بہت پسند آئی۔ دانا سے بادشاہ نے پوچھا کہ اس میں کیا حِکمت تھی؟ دانا نے کہا کہ اُس نے کبھی ڈوبنے کی تکلیف نہیں اٹھائی تھی اور کشتی کے آرام کو نہیں جانتا تھا۔ آرام کی قدر وہی جان سکتا ہے جو مُصیبت جھیل چکا ہو۔

(شیخ سعدی)

ایک عالِم اور مَلّاح

ایک عالِم کشتی میں سوار ہوا۔ گرامر (قواعد) جاننے پر اُسے بہت گھمنڈ تھا۔

اُس نے مَلّاح سے پوچھا ''اے ملّاح! کیا تو گرامر جانتا ہے؟''

مَلّاح نے کہا، ''نہیں''۔

عالِم نے کہا ''افسوس، تیری آدھی عمر برباد ہوگئی۔'' یہ سن کر مَلّاح کو دکھ بھی ہوا اور غصّہ بھی آیا مگر وہ اُس وقت خاموش رہا۔ تھوڑی دیر بعد تیز ہوا کے جھکّڑ سے کشتی بھنور میں پھنس گئی۔

اُس وقت مَلّاح نے بلند آواز سے کہا ''کیوں صاحب! آپ کو تیَرنا بھی آتا ہے؟''

عالِم نے کہا ''نہیں مجھے تو تیَرنا نہیں آتا۔''

مَلّاح بولا ''افسوس، آپ کی تو ساری عمر بے کار گئی، کیوں کہ کشتی اب ڈوبنے والی ہے''۔

(شیخ سعدی)

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی

نعمت	:	اچھی اور انوکھی چیز
صبر	:	برداشت، سہنا
غلام	:	خِدمت کرنے والا
تدبیر	:	طریقہ
دانا	:	عقل مند
غوطہ	:	ڈُبکی
حِکمت	:	عقلمندی
قدر	:	اہمیت

غور کیجیے:

- پہلی حکایت میں یہ بتایا گیا ہے کہ آدمی کو ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اور جب کبھی کسی پریشانی یا مصیبت کا سامنا ہو تو اس پر افسوس کرنے کے بجائے اپنے سے زیادہ پریشان حال لوگوں کو دیکھ کر صبر کرنا چاہیے۔
- دوسری حکایت میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ آرام کی اہمیت وہی سمجھ سکتا ہے جس نے کوئی مصیبت اُٹھائی ہو۔ آپ نے دیکھا کہ غلام کشتی میں بیٹھ کر ڈر کے مارے کانپ رہا تھا اور شور مچا رہا تھا۔ جب اُسے پانی میں پھینک دیا گیا تو اُسے کشتی میں آکر آرام کا اندازہ ہوا۔
- تیسری حکایت سے یہ سبق ملتا ہے کہ آدمی کو کسی ایک عِلم یا فن میں کمال حاصل ہو جانے پر غُرور نہیں کرنا چاہیے۔

© NCERT not to be republished

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ کوُفے کی مسجد میں جب وہ شخص گیا تو اُس نے کیا دیکھا؟

2۔ اُس شخص نے اپنے پاس جوتا نہ ہونے پر کیوں صبر کیا؟

3۔ غلام کیوں رونے دھونے لگا؟

4۔ کشتی پر بیٹھے دانا نے غلام کو کیسے چُپ کرایا؟

5۔ عالِم نے مَلّاح سے کیا پوچھا؟

6۔ مَلّاح کو عالِم کی کس بات سے دُکھ ہوا اور غصّہ بھی آیا؟

خالی جگہوں کو صحیح لفظوں سے پُر کیجیے:

1۔ اِسی غم میں مَیں ....کی مسجد میں داخل ہوا۔ (جدّہ/کوفہ)

2۔ میں نے خدا کی..........کا شکر ادا کیا۔ (نعمت/برکت)

3۔ غلام نے اِس سے پہلے کبھی..........نہ دیکھا تھا۔ (دریا/پانی)

4۔ ڈر کے مارے اُس نے..........شروع کر دیا۔ (ہنسنا گانا/رونا دھونا)

5۔ عالِم نے کہا ”افسوس، تیری..........عمر برباد ہوگئی“۔ (ساری/آدھی)

6۔ تیز ہوا کے جھکّڑ سے کشتی بھنور میں..........گئی۔ (نکل/پھنس)

اِن لفظوں سے جملے بنائیے:

مسجد   صبر   زَنجیر   اِنعام   کشتی   جوتا   آسمان

© NCERT not to be republished

اِس سبق سے 'مذکّر' اور 'مونّث' چن کر صحیح خانوں میں لکھیے :

مذکّر								
مونّث								

ہر تصویر کے آگے اُس شخص کا کہا ہوا ایک جملہ لکھیے :

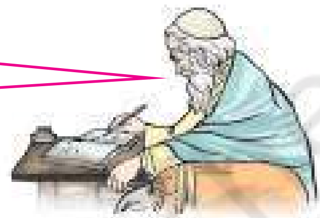

....

....

....

....

....

....

....

....

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے :

الف	سختی	آدھی	بَرباد	دُکھ	بادشاہ	تکلیف	دانا	پسند
ب	....	....	....	....	....	....	....	....

© NCERT not to be republished

نیچے لکھے ہوئے جملے کس نے کس سے کہے؟

اے مَلّاح! کیا تو گرامر جانتا ہے؟

....

کیوں صاحب! آپ کو تیَرنا بھی آتا ہے؟

....

اُس نے بادشاہ سے کہا کہ اگر آپ حکم دیں تو اُسے چُپ کر دوں۔

....

بادشاہ نے پوچھا کہ اس میں کیا حِکمت تھی؟

....

اِن تصویروں پر دو دو جملے لکھیے :

....

....

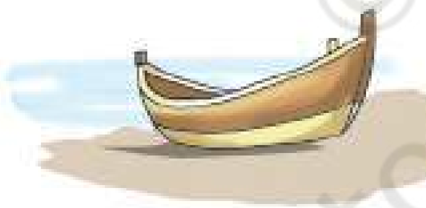

....

....

....

....

© NCERT not to be republished

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

قسمت	شکایت	داخِل	غلام	کشتی

© NCERT not to be republished

7

کہنا بڑوں کا مانو

ماں باپ کا عزیزو! مانا نہ جس نے کہنا
دُشوار ہے جہاں میں عِزّت سے اُس کا رہنا
ڈر ہے پڑے نہ صدمہ ، ذِلّت کا اُس کو سَہنا
چاہو اگر بڑائی ، کہنا بڑوں کا مانو

تم کو خبر نہیں کچھ اپنے بُرے بَھلے کی
جتنی ہے عمر چھوٹی ، اُتنی ہے عقل چھوٹی
ہے بہتری اُسی میں جو ہے بڑوں کی مرضی
چاہو اگر بڑائی ، کہنا بڑوں کا مانو

© NCERT not to be republished

ہے کوئی دِن میں پیارو! وہ وقت آنے والا
دُنیا کی مُشکلوں سے تم کو پڑے گا پالا
مانے گا جو بڑوں کو جیتے گا وہ ہی پالا
چاہو اگر بڑائی ، کہنا بڑوں کا مانو

(الطاف حسین حالؔی)

مشق

لفظ اور معنی

دُشوار : مُشکل

ذِلّت : بے عزّتی، رُسوائی، بدنامی

صدمہ : دُکھ

غور کیجیے:

- ماں باپ ہمیشہ اپنے بچّوں کی بہتری چاہتے ہیں۔ جو بچّے بڑوں کا کہنا نہیں مانتے وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس نظم میں شاعر نے بچّوں کے لیے یہی پیغام دیا ہے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ بڑوں کا کہنا نہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟

2۔ چھوٹی عمر میں ہمیں کسی چیز کی خبر نہیں ہوتی؟

3۔ جب زندگی میں مُشکلوں کا سامنا کرنا پڑے گا تو کیا چیز کام آئے گی؟

4۔ ”ہے بہتری اُسی میں جو ہے بڑوں کی مرضی“ کا کیا مطلب ہے؟

اِن لفظوں سے جملے بنائیے:

وقت عقل دُشوار صدمہ

© NCERT not to be republished

اِن لفظوں سے مصرعوں کو پورا کیجیے:

بڑائی　　عقل　　عِزّت　　بڑوں　　مُشکلوں

دُشوار ہے جہاں میں .... سے اس کا رہنا

ہے بہتری اُسی میں جو ہے .... کی مرضی

جتنی ہے عمر چھوٹی، اُتنی ہے .... چھوٹی

دنیا کی .... سے تم کو پڑے گا پالا

چاہو اگر ....، کہنا بڑوں کا مانو

نیچے د ہوئے خانوں میں 'واحد' کی جمع اور 'جمع' کے واحد لکھیے :

واحد	عزیز	....	ذِلّت	....	بڑا	....	مُشکل	....
جمع	....	دُشواریاں	....	صدموں	....	خبروں	....	عقلوں

اِس نظم میں جو خاص پیغام ہے اُسے اپنے لفظوں میں لکھیے :

اِس نظم کو زبانی یاد کیجیے:

© NCERT not to be republished

8

کِسان

ہندوستان کی اصل پہچان گاؤں ہے۔ یہاں کی ستّر فی صدی آبادی گاؤں دیہات میں رہتی ہے۔ زیادہ تر لوگوں کا پیشہ کھیتی باڑی ہے۔ کھیتی باڑی کرنے والے لوگ کِسان کہلاتے ہیں۔ کسان اپنا خون پسینہ ایک کر کے ہمارے لیے اَناج پیدا کرتا ہے۔ وہ سال بھر کھیتی کے کام میں لگا رہتا ہے اور طرح طرح کی فصلیں اُگاتا ہے۔ جیسے گیہوں، چاول، دالیں، تلہن، گنّا، کپاس، سبزیاں اور پھل پھول وغیرہ۔ یہ فصلیں الگ الگ موسموں میں اُگائی جاتی ہیں۔ چلچلاتی دھوپ ہو یا رِم جھِم برسات یا پھر کڑاکے کی سردی، وہ ہر موسم میں اپنے کھیتوں میں کام کرتا ہے۔

فصل بونے سے پہلے کِسان کھیت کی جُتائی کرتا ہے۔ کھیتوں کی جُتائی کے لیے کِسان پرانے زمانے سے ہی ہل بَیل کا استعمال کرتا ہے لیکن اب وہ ٹریکٹر اور نئی مشینوں کا استعمال بھی کرنے لگا ہے۔

جب کھیت اچھّی طرح تیار ہو جاتا ہے تو کِسان اس میں بیج ڈالتا ہے۔ فصل اُگ آتی ہے تو وہ اس کی سِنچائی اور نِرائی کرتا ہے۔ اچھّی پیداوار کے لیے کسان اپنے کھیتوں میں کھاد بھی ڈالتا ہے۔ فصل کو کیڑے مکوڑوں سے بچانے کے لیے وہ کیڑے مار دواؤں کا استعمال کرتا ہے۔ سِنچائی، کھاد اور کیڑے مار دواؤں پر اُسے کافی پیسے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ جب فصل تیار ہو جاتی ہے تو وہ اس کی کٹائی کرتا ہے اور اس میں سے اَناج نکالتا ہے۔ اُسی کی محنت سے پیدا کیے ہوئے اَناج سے گاؤں اور شہروں میں رہنے والوں کی خوراک کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔

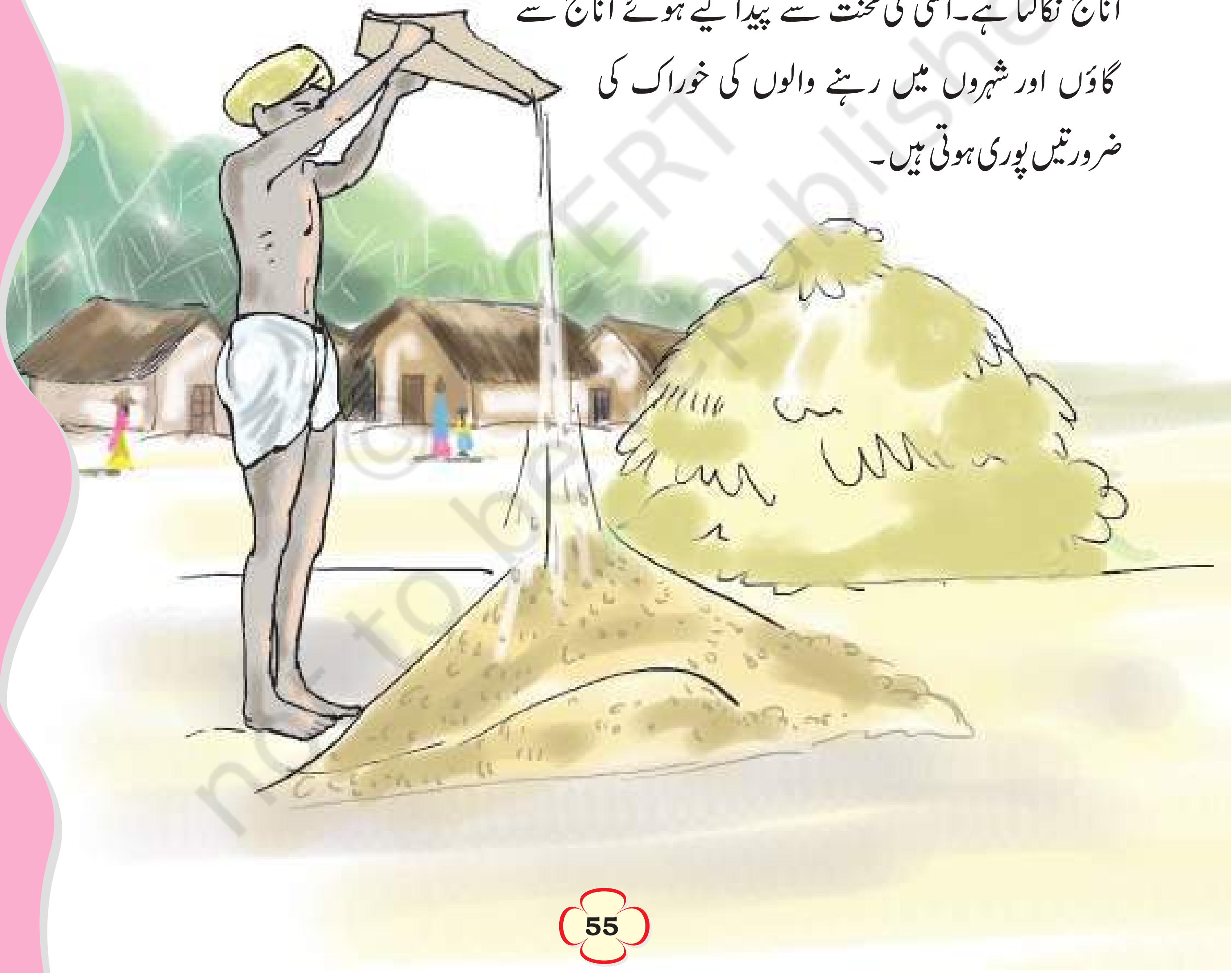

کِسان مویشی بھی پالتا ہے جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری اور بھیڑ وغیرہ۔ مویشیوں سے ہمیں دودھ، گوشت اور کھالیں جیسی کار آمد چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ بیل اور بھینسے سے کِسان ہل جوتنے، گاڑی کھینچنے اور بوجھ ڈھونے کا کام لیتا ہے۔

کِسان کی زندگی بڑی سادہ ہوتی ہے۔ اس کا گھر زیادہ تر مٹّی، کھپریل اور پھوس کا بنا ہوتا ہے۔ وہ موٹے جھوٹے کپڑے پہنتا ہے۔

اس کی زندگی محنت اور مَشقت سے بھری ہوتی ہے۔ کبھی وقت پر بارش نہ ہونے سے اس کی فصلیں سوکھ جاتی ہیں۔ کبھی اچھّے بیج، کھاد اور سِنچائی کی کمی کی وجہ سے بھی فصلوں کی پیداوار کم ہوجاتی ہے۔ اِس طرح کھیتی باڑی میں جتنی پونجی اور محنت وہ لگاتا ہے، اُس کا فائدہ اسے پوری طرح نہیں مل پاتا ہے۔ اُسے کھیتی کے لیے ساہوکاروں اور مہاجنوں سے قرض لینا پڑتا ہے لیکن اچھّی پیداوار نہ ہونے پر اسے قرض کی ادائیگی میں دُشواری ہوتی ہے اور وہ قرض کے بوجھ تلے دبتا چلا جاتا ہے۔

اگرچہ سرکار کی طرف سے کِسانوں کو سہولتیں بھی دی جاتی ہیں، جیسے کم قیمت پر بیج اور کھاد وغیرہ کی فراہمی۔ سرکار سِنچائی کے لیے نہروں کے ذریعے پانی اور ٹیوب ویل چلانے کے لیے بجلی بھی مہیا کراتی ہے۔ کِسانوں کو بینک سے کم سود پر قرض کی سہولت بھی حاصل ہے۔ اِن سہولتوں کی وجہ سے کِسانوں کی حالت میں کچھ بہتری تو ضرور آئی ہے لیکن سچ یہ ہے کہ کِسان جتنی محنت کرتا ہے، اس حساب سے اسے صلہ نہیں ملتا۔ وہ اتنی مُشقّت کے باوجود خستہ حالی کی زندگی گزارتا ہے۔ ہمیں کِسانوں کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ وہ اتنی پریشانی اٹھا کر ہمارے لیے اَناج پیدا کرتے ہیں۔

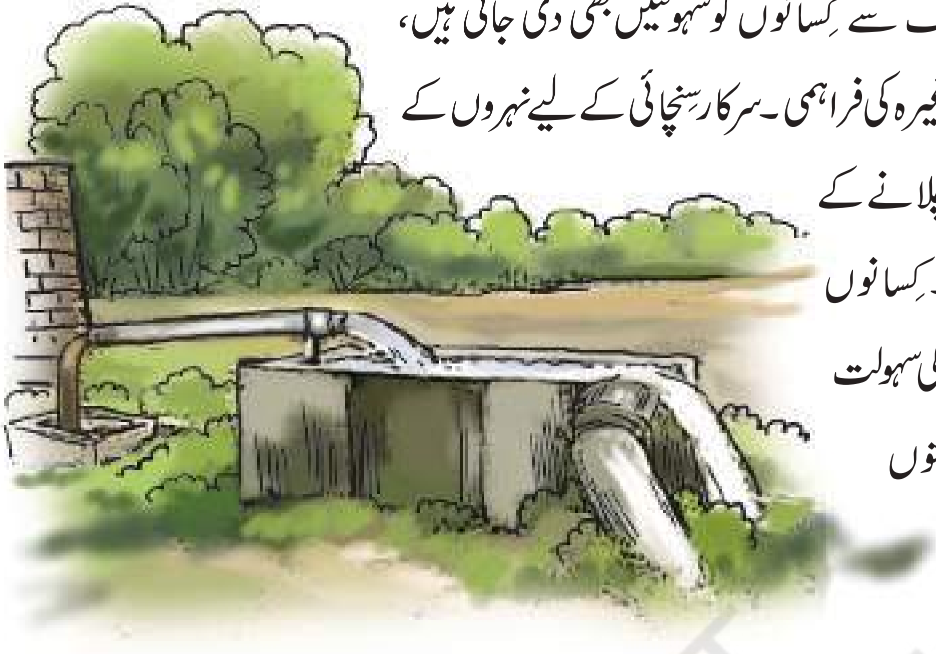

مشق

لفظ اور معنی

پیشہ	:	مخصوص کام، وہ کام جو مَعاش کے لیے اختیار کیا جائے
سِنچائی	:	کھیتوں، درختوں اور باغوں میں پانی دینا
نِرائی	:	کھیت اور باغ سے گھاس پھونس نکالنا

فرہنگ

مَویشی	:	جانور (گائے، بیل، بھینس وغیرہ)
مَشقت	:	کڑی محنت
سَیلاب	:	باڑھ
ساہوکار	:	قرض دینے والا
مَہاجن	:	پیسے والا، بیوپاری
صِلہ	:	بدلہ
خستہ حالی	:	بدحالی

غور کیجیے:

- ہمارا ہندوستان بنیادی طور پر گاؤں دیہات کا ملک ہے۔ یہاں کِسان کی بہت اہمیت ہے۔ پرانے زمانے سے ہی ہمارا ملک زرعی پیداوار کی وجہ سے خوش حال ملک رہا ہے۔ اِسی وجہ سے اُسے سونے کی چڑیا بھی کہا جاتا تھا۔ اس خوش حالی کا سہرا کِسان کے سر جاتا ہے، اس لیے کِسان کا خوش حال ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ملک کا کِسان خوش حال ہوگا تو ہمارا ملک بھی خوش حال ہوگا۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ ہندوستان کی اصل پہچان کیا ہے؟

2۔ اچھّی پیداوار کے لیے کِسان کو کیا کیا کرنا پڑتا ہے؟

3۔ کِسان کی زندگی کیسی ہوتی ہے؟

4۔ سرکار کی طرف سے کِسانوں کو کیا کیا سہولتیں دی جا رہی ہیں؟

© NCERT not to be republished

4. سبق میں تین موسموں کا ذکر ہے، ہر موسم کی ایک ایک خاص بات لکھیے :

- سردی ....
- گرمی ....
- برسات ....

اس پیراگراف میں سے نیچے دیے گئے سوالوں کے جواب خالی جگہ میں لکھیے :

اچھّی پیداوار کے لیے کِسان اپنے کھیتوں میں کھاد ڈالتا ہے۔ فصل کو کیڑے مکوڑوں سے بچانے کے لیے وہ کیڑے مار دواؤں کا استعمال کرتا ہے۔ سِنچائی، کھاد اور کیڑے مار دواؤں پر اُسے کافی پیسے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ جب فصل تیار ہو جاتی ہے تو وہ اس کی کٹائی کرتا ہے اور اس میں سے اَناج نکالتا ہے۔ اسی کی محنت سے پیدا کیے ہوئے اَناج سے گاؤں اور شہروں میں رہنے والوں کی خوراک کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔

1۔ فصل کو بچانے کے لیے کِسان کیا کرتا ہے؟

....

2۔ کِسان کو کافی پیسے کیوں خرچ کرنے پڑتے ہیں؟

....

3۔ اچھّی فصل کے لیے کِسان کیا کرتا ہے؟

....

4۔ گاؤں اور شہر میں رہنے والوں کی خوراک کی ضرورت کون پوری کرتا ہے؟

....

© NCERT not to be republished

خالی جگہوں کو صحیح لفظوں سے پُر کیجیے:

1۔ ہندوستان کی اصل پہچان .... ہے۔ (شہر/گاؤں)

2۔ کھیتی باڑی کرنے والے لوگ .... کہلاتے ہیں۔ (کسان/استاد)

3۔ اُس کا گھر زیادہ تر ....، کھپریل اور پھوس کا بنا ہوتا ہے۔ (ریت/مٹّی)

4۔ سرکار کی طرف سے کِسانوں کو .... بھی دی جاتی ہیں۔ (مصیبتیں/سہولتیں)

اِن لفظوں سے جملے بنایئے:

فصل   پیشہ   سَیلاب   سہولت   صِلہ

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے:

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو پڑھیے:

فیروز آم کھا رہا ہے۔

اِس جملے میں فیروز کیا ہے؟

فیروز ایک لڑکے کا نام ہے۔

اِس جملے میں آم کیا ہے؟

آم ایک پھل کا نام ہے۔

ایک اور جملے کو دیکھیے:

پنجرے میں ایک طوطا ہے۔

'طوطا' ایک 'پرندے' کا نام ہے۔

'پنجرا' ایک 'چیز' کا نام ہے۔

Not to be republished © NCERT

کسی 'خاص جگہ'، 'خاص شخص' اور 'خاص چیز' کے نام کو 'اسمِ خاص' کہتے ہیں۔ اُسی کو 'اسمِ معرفہ' بھی کہتے ہیں۔ کسی 'عام جگہ'، 'عام شخص' اور 'عام چیز' کے نام سے مُراد ہو، اُسے 'اسمِ عام' کہتے ہیں۔ اُسے 'اسمِ نکرہ' بھی کہتے ہیں۔

- نیچے دیے ہوئے لفظوں کو اُن کے صحیح خانوں میں لکھیے :

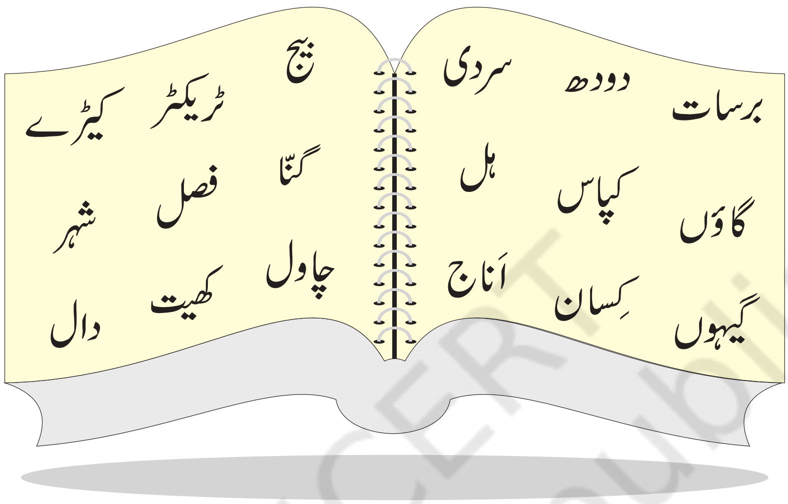

اسمِ نکرہ	اسمِ معرفہ

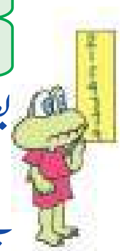

بعض الفاظ دو لفظوں کا مجموعہ ہوتے ہیں، ایسے الفاظ کو 'مرکّب' کہتے ہیں جیسے 'چیخ پکار'۔

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو مثال کے مطابق صحیح لفظ سے ملائیے :

شور	باڑی
کھیتی	مکوڑے
خون	شرابا
کیڑے	پسینہ
موٹے	پینے
کھانے	جھوٹے

نیچے بنی ہوئی تصویروں پر دو دو جملے لکھیے :

اِن لفظوں کو بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

کھیت — بیج — بوجھ — فصلیں — قیمت

© NCERT not to be republished

9

شہید بھگت سنگھ

آپ نے جنگِ آزادی کے بارے میں ضرور سُنا ہوگا۔ یہ جنگ ہندوستان کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کرانے کے لیے لڑی گئی تھی۔ جو لوگ لڑائی لڑ رہے تھے، اُن کے دو گروہ تھے۔ ایک نرم دَل تھا جس کے لیڈر مہاتما گاندھی تھے اور دوسرا گرم دَل تھا، جس کے رہنما بھگت سنگھ تھے۔ بھگت سنگھ پنجاب کے ضلع لائل پور میں مَوجودہ پاکستان کے جڑّا والا تحصیل میں 27 ستمبر 1907 کو پیدا ہوئے۔ اُن کے والد کشن سنگھ اور چچا آزادی کی جنگ میں شامل تھے اور کئی بار جیل جا چکے تھے۔ بھگت سنگھ نے انٹر پاس کرنے کے بعد ہی سیاست سے دلچسپی لینا شروع کردی تھی۔ اُسی دوران جلیاں والا باغ کا دردناک واقعہ پیش آیا۔ بھگت سنگھ نے امرتسر جا کر جلیاں والا باغ کی وہ سَرزمین دیکھی جہاں سیکڑوں بے گناہوں کا خون بہا تھا۔ جنگِ آزادی کے متوالے ملک کے دوسرے حصّوں سے بھی ہزاروں کی تعداد میں اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ بھگت سنگھ نے اُن سے رابطہ قائم کیا۔ یہ نوجوان انگریزوں سے ہر سطح پر مقابلہ کرنے کے لیے تیّار تھے۔ چندر شیکھر آزاد اور بھگت سنگھ نے ایسے ہی نوجوانوں کی رہنمائی کا بیڑا اُٹھایا۔ جس کے بعد آزادی کی لڑائی میں پہلے سے زیادہ شِدّت پیدا ہوگئی۔

بھگت سنگھ کے انقلابی دوستوں میں رام پرساد بسمؔل، اشفاق اللہ خاں، سُکھ دیو اور راج گرو کے نام سب سے اہم تھے۔ یہ سبھی سَر پر کفن باندھ کر وطن پر اپنی جان نچھاور کرنے کے لیے نکلے تھے۔ اُسی دوران لاہور میں

سائمن کمیشن کے خلاف ایک زبردست جُلوس نکلا جس میں لالہ لاجپت رائے پیش پیش تھے۔ اس جُلوس پر انگریزی پولیس نے بڑی بے دردی سے لاٹھیاں برسائیں۔ لالہ لاجپت رائے بُری طرح زخمی ہوگئے۔ جس کے سبب کچھ عرصے بعد ہی ان کی موت ہوگئی۔

بھگت سنگھ اور ان کے انقلابی ساتھی، اِس واقعے کے بعد اور زیادہ منظّم ہوگئے۔ انھوں نے انگریزوں کو اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی ٹھان لی۔ 8 اپریل 1929 کو سینٹرل اسمبلی میں اِجلاس (سیشن) کے دوران بھگت سنگھ اور ان کے ساتھیوں نے اُس پر بم پھینکے۔ بھگت سنگھ کے ساتھ سُکھ دیو اور راج گرو کو بھی گرفتار کرلیا گیا۔ انھوں نے اسمبلی کے ہال میں ''انقلاب زندہ باد'' کے نعرے لگائے اور ایسی پَرچیاں ہَوا میں اُچھالیں جن پر انگریزوں کے ظلم کی داستان بیان کی گئی تھی۔ یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ بھگت سنگھ اور ان کے ساتھیوں نے اسمبلی کے جس مقام پر بم پھینکے وہ خالی تھا اس لیے کہ وہ کسی کو مارنا نہیں چاہتے تھے۔ ان کا مقصد انگریزوں کے ظلم کے خلاف اپنے غصّے کا اظہار کرنا تھا۔ اِس کے باوجود انگریزوں نے ان پر مقدمہ چلایا اور تینوں ساتھیوں کو لاہور سینٹرل جیل میں 23 مارچ 1931 کو شام سات بج کر پندرہ منٹ پر پھانسی دے دی گئی۔

بھگت سنگھ اُس وقت صرف 23 برس کے تھے۔ آزادی ملنے سے بہت پہلے ہی وہ ہم سے بچھڑ گئے۔ وطن کے لیے بھگت سنگھ کی اِس قربانی سے حوصلہ پاکر ہزاروں لاکھوں نوجوان آزادی کی لڑائی میں کود پڑے۔

آج ہم آزاد ملک کے شہری ہیں۔ جنگِ آزادی کے ہزاروں متوالوں نے ہمارے لیے اپنا سب کچھ نچھاور کرکے آزادی کا یہ تحفہ ہمیں دیا۔ جب وہ شہید ہوئے تو ان کے ماں، باپ اور دادا زندہ تھے۔ بھگت سنگھ عمر میں سب سے چھوٹے تھے لیکن اُن کا کارنامہ سب سے بڑا تھا۔ انھوں نے اپنے وطن پر جان دے کر اپنے خاندان ہی کا نہیں بلکہ پورے ملک کا نام روشن کیا۔ اِسی کو مرکر اَمر ہونا کہتے ہیں۔ بھگت سنگھ اور ان کے دوسرے ساتھی ہمارے درمیان سے اُٹھ گئے لیکن ہر ایک ہندوستانی کے دل میں ان کی یاد ہمیشہ زِندہ رہے گی۔

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی

رہنما	:	راہ دِکھلانے والا، لیڈر
بیڑا اُٹھانا	:	ذِمّے داری قبول کرنا
شِدّت	:	سختی، تیزی
انقلابی	:	حکومت کے نِظام میں تبدیلی چاہنے والا
سَر پر کفن باندھنا	:	جان دینے کے لیے تیار رہنا
دَوران	:	بیچ میں
پیش پیش	:	آگے آگے
بے دردی	:	بے رحمی، سنگ دلی
شدید	:	جس میں تیزی اور شدّت ہو
مُنظّم ہونا	:	ایک جُٹ ہوکر، پوری طرح تیار ہونا
اینٹ کا جواب پتھر سے دینا (محاورہ)	:	سخت بات کا جواب سختی سے دینا
نام روشن کرنا (محاورہ)	:	عِزّت بڑھانا

© NCERT not to be republished

غور کیجیے:

- 'نرم دَل' اور 'گرم دَل' آزادی کی لڑائی کے دو گروہ تھے۔ ان میں ایک گروہ بات چیت اور پُر امن ہڑتالوں کے ذریعے آزادی حاصل کرنا چاہتا تھا جب کہ دوسرا گروہ ملک کو آزاد کرانے کے لیے انگریزوں کے خلاف سخت قدم اٹھانے پر تیار تھا۔
- بھگت سنگھ اور ان کے ساتھی انگریزوں کے ظلم وستم کے سخت مخالف تھے۔ نو جوانی میں ہی ان لوگوں کے دلوں میں وطن کی محبت اِتنی بڑھ گئی تھی کہ وہ اپنی جان کی بازی لگا کر ملک کو آزاد کرانے کے لیے تیار ہو گئے۔

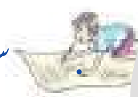

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ ہندوستانیوں نے انگریزوں کے خلاف لڑائی کیوں لڑی؟

2۔ انگریزوں کے خلاف لڑائی لڑنے والوں کے کون سے دو گروہ تھے؟

3۔ بھگت سنگھ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

4۔ لالہ لاجپت رائے کی موت کیسے ہوئی؟

5۔ بھگت سنگھ اور ان کے ساتھیوں نے کب اور کہاں بم پھینکے تھے؟

6۔ بھگت سنگھ اور ان کے ساتھیوں کو کب اور کہاں پھانسی دی گئی تھی؟

نیچے دیے ہوئے لفظوں سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

جلیاں والا باغ　　27 ستمبر 1907　　جڑّاوالا　　سائمن کمیشن

لالہ لاجپت رائے　　انقلاب زندہ باد　　23 مارچ 1931

1۔ بھگت سنگھ پنجاب کے ضلع لائل پور میں.................. تحصیل میں..................کو پیدا ہوئے۔

© NCERT not to be republished

2۔ بھگت سنگھ نے امرتسر جا کر.................کی وہ سرزمین دیکھی۔

3۔ اُسی دوران لاہور میں.................کے خلاف ایک زبردست جُلوس نکلا۔

4۔ جس میں.................پیش پیش تھے۔

5۔ اسمبلی کے ہال میں.................کے نعرے لگائے۔

6۔ بھگت سنگھ اور ان کے ساتھیوں کو.................کو پھانسی دی گئی۔

ہر لفظ کے سامنے تین لفظ ہیں۔ ان میں جو متضاد ہوں ان کو خالی جگہ میں لکھیے:

غلامی	—	فوجی	آزادی	لشکر	....
نرم	—	سخت	لکڑی	گرم	....
جنگ	—	صُلح	لڑائی	فوج	....
زمین	—	مٹّی	گھر	آسمان	....
مَوت	—	انسان	زندگی	حیوان	....
نوجوان	—	بوڑھا	بچّہ	لڑکا	....

اِن جملوں پر صحیح (✓) یا غلط (×) کا نشان لگائیے:

1۔ بھگت سنگھ ساٹھ برس زندہ رہے۔ ☐

2۔ بھگت سنگھ کی شہادت کے وقت ان کی ماں زندہ نہیں تھیں۔ ☐

3۔ مہاتما گاندھی نرم دَل کے لیڈر تھے۔ ☐

© NCERT not to be republished

4۔ چندر شیکھر آزاد بھگت سنگھ کے دوست تھے۔

5۔ بھگت سنگھ اور ان کے ساتھیوں پر انگریزوں نے مقدمہ نہیں چلایا۔

6۔ آج ہم آزاد ملک کے شہری ہیں۔

اِن تصویروں کو غور سے دیکھیے :

یہ نادرہ کا گھر ہے۔ گھر میں امّاں، ابّا، نادرہ، راشد اور ثانیہ سب ہیں۔ تصویر میں سبھی کچھ نہ کچھ کام کر رہے ہیں۔

ایسے الفاظ جن سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو، اُنھیں 'فعل' کہتے ہیں۔

اِن تصویروں میں دیکھا کہ

ابّا جان اخبار پڑھ رہے ہیں۔

امّی جان ٹیلی ویژن دیکھ رہی ہیں۔

راشد واک مین سن رہا ہے۔

نادرہ چائے پی رہی ہے۔

ثانیہ سبق لکھ رہی ہے۔

اِن جملوں میں 'پڑھ رہے'، 'دیکھ رہی'، 'سن رہا'، 'پی رہی' اور 'لکھ رہی' جیسے لفظ کسی کام کے کرنے کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ پڑھنا، پینا، سننا، لکھنا فعل ہیں۔

- نیچے دی گئی تصویروں سے کون سا کام معلوم ہوتا ہے خالی جگہ میں لکھیے :

....

....

....

....

© NCERT not to be republished

جنگِ آزادی میں حصّہ لینے والوں کو تصویروں میں پہچانیے اور ان کے نام سے ملائیے:

چندر شیکھر آزاد

رام پرساد بسمل

اشفاق اللہ خاں

سُکھ دیو

بھگت سنگھ

راج گرو

لالہ لاجپت رائے

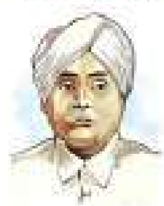

مہاتما گاندھی

© NCERT not to be republished

اِن جملوں پر غور کیجیے:

1۔ چندر شیکھر آزاد اور بھگت سنگھ نے گرم دَل کی رہنمائی کا بیڑا اُٹھایا۔

2۔ یہ سبھی سَر پر کفن باندھ کر نکلے۔

3۔ انھوں نے پورے ملک کا نام روشن کیا۔

اوپر تینوں جملوں میں مُحاوروں کا استعمال ہوا ہے۔

> مُحاورہ عام بول چال میں چند ایسے الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے جس میں الفاظ اپنے اصل معنیٰ کے بجائے مختلف معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

- کالم 'الف' میں مُحاورے ہیں، کالم 'ب' میں ان کے مطلب دیے ہیں۔ اشارے کے مطابق صحیح جوڑ ملایئے:

الف	ب
بیڑا اُٹھانا	مرنے کے لیے تیار ہو جانا
جان نچھاور کرنا	کسی سخت بات کا جواب زیادہ سختی سے دینا
سَر پر کفن باندھنا	جان قربان کرنا
اینٹ کا جواب پتھر سے دینا	ذِمّے داری قبول کرنا
نام روشن کرنا	عِزّت بڑھانا

© NCERT not to be republished

10

ہَوا

عَجب ٹھنڈی ٹھنڈی ہَوا چل رہی ہے ‏— یہ گرمی میں پنکھے ہمیں جَھل رہی ہے
ہے انسان حیوان کی جاں اِسی سے ‏— پھلوں اور پھولوں کی سب شان اِسی سے
ہَوا ہی نہ ہوتی تو پھر کیا دھرا تھا ‏— اِدھر سانس رُکتا اُدھر دَم فنا تھا
ہمارے لیے اور باغوں میں جا کر ‏— یہ لائی ہے پھولوں کی خوشبو اُڑا کر
سمندر سے آئی تو سوغات لائی ‏— مٹانے کو گرمی کے ، برسات لائی
ذرا دیر میں تھا نگر سارا جَل تھَل ‏— ہرے ہو گئے اب تو جنگل کے جنگل

not to be republished

ہَوا ، دیکھیے گر بگڑنے پہ آئے   تو رہتے نہیں شہر، بستی ، سَرائے
گرجتی ہوئی ، آتی ہے سَنسناتی   ہر اِک چیز کو توڑتی اور گِراتی
کسی کی کہیں آنکھ میں خاک جھونکی   کسی کی کہیں لے گئی سَر کی ٹوپی
اُکھاڑے کہیں پیڑ ایسا جَھنجھوڑا   کہیں گھر پہ چھپّر کا تِنکا نہ چھوڑا
سمندر کی موجوں کو ایسا اُچھالا   کہ پانی کا بس بن گیا اِک ہمالا
جہازوں کے ایسے پَرَخچے اُڑائے   کہ جاکر سمندر کی تہہ میں سمائے

عَجب شے ہے نیّرؔ جہاں میں ہَوا بھی
کہ نعمت بھی کہیے اِسے ، اور بَلا بھی

(شفیع الدین نیّرؔ)

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی

شان	:	عِزّت، بڑائی
سانس رکنا (محاورہ)	:	سانس پوری طرح نہ آنا
دَم فنا ہونا (محاورہ)	:	جان نکلنا، مر جانا
سوغات	:	تحفہ
جَل تھَل	:	اتنی بارش ہونا کہ ہر طرف پانی ہی پانی دِکھائی دے
خاک جھونکنا (محاورہ)	:	مٹّی یا دھول ڈالنا
پُرزے	:	پُرزے، ٹکڑے
تہہ	:	نچلا حصّہ، تلی، سطح
شے	:	چیز
نیّر	:	نہایت چمکدار ستارہ
نعمت	:	مال و دولت
بَلا	:	مصیبت

غور کیجیے:

- ہَوا کے بغیر انسان اور حیوان زندہ نہیں رہ سکتے۔ اس لیے ہَوا کو انسان اور حیوان کی جان کہا گیا ہے۔

  ہوا ہی نہ ہوتی تو پھر کیا دھرا تھا   اِدھر سانس رُکتا اُدھر دَم فنا تھا

- لفظ 'سانس' مذکّر اور مونّث دونوں طرح بولا جاتا ہے۔

© NCERT not to be republished

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ گرمی میں ٹھنڈی ہَوا کے چلنے سے کیسا محسوس ہوتا ہے؟
2۔ ہَوا کو انسان اور حیوان کی جان کیوں کہا گیا ہے؟
3۔ ہَوا سمندر سے کیا سوغات لاتی ہے؟
4۔ ہَوا جب غصّے میں ہوتی ہے تو کیا ہوتا ہے؟

اِن مصرعوں کو دیے گئے لفظوں سے پورا کیجیے:

تِنکا   نگر   جاں   سمندر   پَرخچے   پھولوں

1۔ ہے انسان حیوان کی.................................... اسی سے
2۔ یہ لائی ہے.................................... کی خوشبو اُڑا کر
3۔ ذرا دیر میں تھا.................................... سارا جَل تھَل
4۔ کہیں گھر پہ چھپّر کا .... نہ چھوڑا
5۔ جہازوں کے ایسے .... اُڑائے
6۔ کہ جا کر .... کی تہہ میں سمائے

اِن مُحاوروں کے مطلب بتائیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

مُحاورہ	مطلب	جملوں میں استعمال
• سانس رکنا	....	....
• دَم فنا ہونا	....	....
• پَرخچے اڑانا	....	....
• خاک جھونکنا	....	....

© NCERT not to be republished

نظم سے ایسے الفاظ تلاش کر کے لکھیے جن میں پھ، کھ، چھ، جھ، بھ، تھ، ٹھ کا استعمال کیا گیا ہے:

مثال : پن + کھ + ے = پنکھے

....

....

....

....

....

....

....

نیچے دی گئی تصویروں کی مدد سے مصرعوں کو مکمّل کیجیے اور خالی جگہ میں لکھیے:

1۔ یہ گرمی میں ہمیں جھل رہی ہے

• ....

2۔ اور 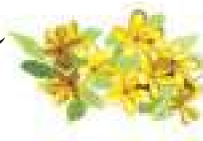 کی سب شاں اسی سے

• ....

© NCERT not to be republished

3۔ کسی کی کہیں میں خاک جھونکی

● ....

4۔ کسی کی کہیں لے گئی سر کی

● ....

5۔ اُکھاڑے کہیں ایسا جھنجھوڑا

● ....

6۔ کہیں پہ چھپّر کا تِنکا نہ چھوڑا

● ....

7۔ کے ایسے پَرَخچے اڑائے

● ....

© NCERT not to be republished

نظم میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں اُن کے گرد دائرہ بنائیے:

کہانی	جان	پہاڑ	گرمی	غریب	نیکی	شان
سفر	برسات	سائنس	مدد	خاک	جہاز	زمین
جنگل	سوغات	نرم	سمندر	دنیا	کام	اُچھالا

اِن لفظوں کے نیچے ان کے متضاد لکھیے:

انسان	گرمی	دیر	بُرا	صاف	بَہار	آسمان	خوشی

اِن مصرعوں پر صحیح (✓) یا غلط (×) کا نشان لگائیے:

عجَب ٹھنڈی ہَوا بہہ رہی ہے

ہرے ہوگئے اب تو جنگل کے جنگل

کسی کی کہیں آنکھ میں خاک ڈالی

کہ پانی کا بس بن گیا اِک ہمالا

گرجتی ہوئی ، جاتی ہے سَنسناتی

اِن تصویروں پر دو دو جملے لکھیے:

....

....

© NCERT not to be republished

....

....

....

....

یہ الفاظ جن مصرعوں میں استعمال ہوئے ہیں اُن مصرعوں کو لکھیے :

پانی | سانس | جَل تھَل | گرجتی | جہاز

- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

اِس نظم کو سامنے رکھ کر ہوا کی پانچ خصوصیات لکھیے :

© NCERT not to be republished

11

4408CH11

موبائل فون

بچّے اکثر ایک کھیل کھیلتے ہیں۔ لمبے سے دھاگے کے دونوں سِروں پر دو چونگے جوڑ دیے جاتے ہیں۔ یہ چونگے ماچس کی خالی ڈِبیوں سے بنائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ فون کی طرح ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔ کبھی ٹین کے چھوٹے ڈبوں میں چھوٹے سوراخ کر دیے جاتے ہیں اور پھر دھاگے سے دونوں کو جوڑ دیتے ہیں۔ اِس سے آواز کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچانے میں مدد ملتی ہے۔ ٹیلی فون اِسی اصول پر آج سے بہت پہلے بنایا گیا تھا۔ اِس کی ایجاد 1875 میں گراہم بیل نے کی تھی۔ اُس ٹیلی فون میں دھات کے تار کا استعمال کیا گیا تھا۔ آپ جگہ جگہ کھمبوں پر تار کھنچے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اُسی تار کے ذریعے آواز ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتی ہے۔ ٹیلی فون کی مشین پہلے صندوق جیسی ہوتی تھی۔ دھیرے دھیرے اس مشین کی بناوٹ بدلتی گئی۔ پہلے بولنے اور سننے کے لیے ایک ہی چونگا استعمال ہوتا تھا۔ بولتے وقت اُسے مُنہ سے لگاتے تھے اور سنتے وقت کان سے۔ بعد میں چونگے کو لمبا کر کے اسی میں دو سوراخ والے کھانچے بنا دیے گئے۔ ایک گول کھانچہ مُنہ کے پاس اور دوسرا کھانچہ کان کے پاس لگا لیا جاتا تھا۔

آہستہ آہستہ ٹیلی فون کی دنیا میں بڑی تبدیلیاں آتی گئیں۔

موبائل فون اُسی پُرانے ٹیلی فون کی نئی شکل ہے۔اِسے پہلی بار تقریباً 1980 میں امریکہ میں استعمال کیا گیا۔اب تو اس میں کسی طرح کے تار کی ضرورت بھی نہیں رہ گئی۔آواز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا کام بجلی اور مقناطیس (Magnet) سے پیدا ہونے والی لہروں سے لیا جانے لگا۔اس ٹیلی فون کو آپ جہاں چاہیں لے جائیں۔اسی فون کو موبائل فون کہا جاتا ہے۔

موبائل فون سے بات کرنے کے علاوہ اور بھی کئی کام لیے جاسکتے ہیں۔اس سے پیغام بھی بھیجا جاتا ہے، اُسے ایس ایم ایس (SMS) کہتے ہیں۔اس سے حساب کتاب کا کام لیا جاسکتا ہے۔آپ موبائل پر اپنی پسند کے گیت اور موسیقی بھی سن سکتے ہیں۔اور طرح طرح کے گیم بھی کھیل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو صبح سویرے جاگنا ہے تو اسی میں الارم بھی لگا سکتے ہیں۔اب تو کیمرے والا موبائل بھی آ گیا ہے۔جب چاہیں جہاں چاہیں تصویر کھینچ سکتے ہیں۔ریلوے ٹکٹ کی بکنگ بھی کرانے میں مدد لی جاسکتی ہے۔اِس طرح موبائل فون کے بہت سے فائدے ہیں۔

آج تجارت کرنے والے اس سے بہت سے کام لیتے ہیں۔طالب علم اپنے استاد سے کوئی سوال SMS کے ذریعے پوچھ سکتا ہے۔وہ اپنے امتحان کا نتیجہ بھی معلوم کرسکتا ہے۔ایسا کرنے سے وقت اور پیسے کی بچت بھی ہوتی ہے۔

فائدوں کے ساتھ ساتھ موبائل فون کے نقصانات بھی ہیں۔ ہوائی جہاز اور الیکٹرانک مشینوں کے قریب اسے بند رکھنے کی ہدایت دی جاتی ہے۔ چونکہ برق مقناطیسی لہروں (Electro Magnetic Waves) کا ٹکراؤ ہوتا ہے۔گاڑی چلاتے ہوئے بھی کچھ لوگ اس کا استعمال کرتے ہیں جو غلط ہے۔بات

© NCERT not to be republished

کرتے ہوئے فون کو کان سے ذرا الگ ہی رکھنا چاہیے۔ بہت قریب رکھنے سے کان کے پَردے خراب ہو سکتے ہیں۔ اسے بائیں طرف سینے کے پاس رکھنے کے بجائے دائیں طرف رکھا جانا چاہیے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ بائیں طرف سینے کے پاس رکھنے سے دل کی بیماری بھی ہو سکتی ہے۔

موبائل فون رکھنے کے کچھ آداب بھی ہوتے ہیں۔ جب آپ کلاس روم میں، کسی جلسے یا عبادت گاہ میں ہوں تو اسے بند کر کے رکھنا چاہیے۔

مشق

لفظ اور معنی

تبدیلی	:	بدلاؤ
اصول	:	اصل کی جمع، قاعدہ، بنیادیں، ڈھنگ
مقناطیس	:	چُمبک
پیغام	:	خبر، اِطّلاع، سندیس
ترقی یافتہ	:	تَرقّی پایا ہوا
ٹیکنالوجی	:	تکنیک، میکانکی
حیرت انگیز	:	حیرت میں ڈالنے والا

© NCERT not to be republished

غور کیجیے:

- ٹیلی فون کا سفر صندوق جتنی بڑی مشین سے شروع ہو کر ہتھیلی میں سما جانے والی ڈِبیا تک پہنچ گیا ہے۔
- سائنس کی اِیجادات کی رفتار اب بہت تیز ہوگئی ہے۔ اُن سے ہماری زندگی کے ہر میدان میں بڑی تبدیلیاں آئی ہیں۔ موٹر ہو یا ریل یا ہوائی جہاز ان سب کی کارکردگی اور رفتار میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ سائنس کی ایجادات میں سے ایک موبائل فون بھی ہے۔ یہ تار کی مدد سے کام کرنے والے ٹیلی فون کی نئی اور زیادہ طاقت ور شکل ہے۔ موبائل فون نے ہمارے لیے بہت آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔ لیکن ہمیں اس کے خراب اثرات اور غلط استعمال سے بچنا چاہیے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ ٹیلی فون کِس نے اور کب ایجاد کیا؟

2۔ ٹیلی فون اور موبائل فون میں کیا فرق ہے؟

3۔ موبائل فون سے آپ کیا کیا کام لے سکتے ہیں؟

4۔ موبائل فون استعمال کرنے کے کیا آداب ہیں؟

خالی جگہوں کو صحیح لفظوں سے پُر کیجیے:

1۔ یہ چونگے ماچس کی .... ڈبیوں سے بنائے جاتے ہیں۔

2۔ اسی تار کے ذریعے .... ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتی ہے۔

3۔ موبائل فون اسی .... ٹیلی فون کی نئی شکل ہے۔

© NCERT not to be republished

4۔ اس سے حساب کتاب کا .... بھی لیا جا سکتا ہے۔

5۔ فائدوں کے ساتھ ساتھ موبائل فون کے .... بھی ہیں۔

6۔ موبائل فون قریب رکھنے سے کان کے پردے .... ہو سکتے ہیں۔

املا درست کر کے لکھیے:

سوراکھ	....	برکی	....
حدایت	....	آواج	....
پیگام	....	طرپھ	....
سحت	....	صندوک	....

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے:

کلاس میں استاد اور بچّوں کی باتیں سنیے۔

استاد : محسن! تم کہاں رہتے ہو؟

محسن : جناب! میں ذاکر نگر میں رہتا ہوں۔

استاد : اور ریحانہ تم؟

ریحانہ : میں شاہین باغ میں رہتی ہوں۔

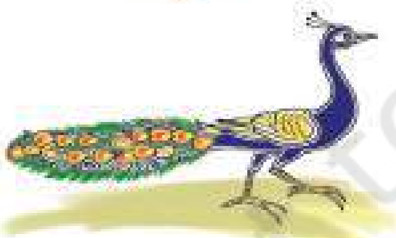

اس بات چیت میں استاد بچّوں کو 'تم' اور ہر بچّہ اپنے آپ کو 'میں' کہتا ہے۔

اکرم : جناب! یہ کیا ہے؟

استاد : یہ مور ہے۔

حامد : اور جناب! وہ کیا ہے؟

استاد : وہ کنگارو ہے۔

'میں'، 'تم'، 'یہ' اور 'وہ' جیسے الفاظ کو ضمیر کہتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

ضمیر وہ لفظ ہے جو کسی اسم کی جگہ بولا جائے۔

- نیچے دیے ہوئے لفظوں کو صحیح خانوں کے مطابق لکھیے :

کھیلنا، وہ، چونگا

فون، سننا، تم، دھاگا، بولنا، اسے

موبائل، ہم، لگانا، جوڑنا، اس، بنانا

ماچس، تار، آپ، کرنا، مشین، تمھارا

صندوق، بھیجنا، میرا

اِسم	فِعل

ضمیر							

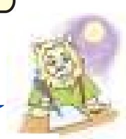

نیچے دی ہوئی تصویروں پر دو دو جملے لکھیے :

....

....

....

....

....

....

© NCERT not to be republished

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو صحیح خانوں کے مطابق لکھیے :

نقصان — اوقات — خطرہ — ادب — پیغامات — حسابات — تصاویر — فوائد — نقصانات — وقت — پیغام — طرف — فائدہ — خطرات — حساب — آداب — علم — تصویر — علوم — اطراف

واحد	جمع

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

آواز — استعمال — صندوق — مقناطیس — پیغام

© NCERT not to be republished

12

حکیم عبدالحمید

حکیم عبدالحمید ہندوستان کی عظیم شخصیتوں میں سے تھے۔ اُن کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد ملک وقوم کی خدمت تھا۔ اُس خدمت کا سلسلہ ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی جاری ہے۔

حکیم صاحب 1908 میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ جب وہ 13 سال کے تھے اُن کے والد حکیم عبدالمجید کا انتقال ہوگیا۔ ہندوستان کا مشہور ''ہمدرد دواخانہ'' انھیں کا قائم کیا ہوا ہے۔ والد کے انتقال کے بعد اس دواخانے کی ذمّے داری کم عمری ہی میں عبدالحمید کے کاندھے پر آپڑی۔ انھوں نے اپنی محنت اور لگن سے اس چھوٹے سے دواخانے کو بلندیوں تک پہنچادیا۔ پرانی دہلی کے علاقے لال کنواں میں آج بھی یہ دواخانہ قائم ہے۔ اس دواخانے سے لاکھوں مریض شفا پاچکے ہیں اور ہزاروں اب بھی فیض اٹھا رہے ہیں۔ یونانی دواؤں کو عام کرنے کے لیے حکیم صاحب نے دواسازی کی اِبتدا کی۔ دیکھتے ہی دیکھتے 'ہمدرد' میں بننے والی دواؤں کی مانگ دنیا بھر میں ہونے لگی۔

قدرت نے حکیم عبدالحمید کے ہاتھ میں بڑی شفا دی تھی۔ ان کے نبض تھامتے ہی مریض اطمینان اور دلی سکون محسوس کرتا تھا۔ وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد میں فراخ دلی سے کام لیتے تھے۔ ہمدرد دوا خانے سے انھیں مفت دوائیاں ملتی تھیں۔ حکیم صاحب کی عوامی خدمات صرف دوا علاج ہی تک محدود نہیں رہیں۔ انھوں نے ہندوستانی مسلمانوں کی سماجی اور تعلیمی پسماندگی دوٗر کرنے کے لیے 'جامعہ ہمدرد' کی بنیاد ڈالی۔ جس میں اسکول سے لے کر

یونیورسٹی کی سطح تک کی تعلیم کا عمدہ انتظام کیا گیا ہے۔ انھوں نے مقابلے کے امتحانوں کے لیے 'ہمدرد اسٹڈی سرکل' قائم کیا۔ اس سے فائدہ اٹھا کر بہت سے طلبا سول سروسز یعنی اعلیٰ سرکاری عہدوں کے امتحانات میں کامیاب ہو چکے ہیں۔انھوں نے اردو کی ترقی اور علمی ادبی سرگرمیوں کے لیے بستی حضرت نظام الدین اولیاؒ میں 'غالب اکیڈمی' قائم کی۔

حکیم صاحب کے مزاج میں بہت زیادہ سادگی تھی۔ مال و دولت کے باوجود وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں رہتے تھے۔اس کمرے میں صرف ایک چٹائی، ایک میز، ایک کرسی، ایک ٹیبل لیمپ، چند برتن اور ایک صندوق تھا، آرام و آرائش کا کوئی سامان نہ تھا۔اکثر فخر سے کہتے کہ میرا یہ جوتا پندرہ سال پرانا ہے۔لباس کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔کھانے پینے میں بھی سادگی برتتے تھے۔اس سادگی نے ان کی شخصیت کو پُر اثر بنا دیا تھا۔

حکیم صاحب بہت کم بولتے تھے۔ غیر ضروری باتیں بالکل نہ کرتے، جو بات کرتے مکمّل اور جامع ہوتی تھی۔ ان کی ذات ''باتیں کم اور کام زیادہ'' کی روشن مثال تھی ۔ایک پروگرام میں لوگوں نے ان سے تقریر کرنے کی درخواست کی۔ حکیم صاحب نے فرمایا ''میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میں آج بھی صبح سویرے سے رات گئے تک کام میں مصروف رہتا ہوں۔کم سے کم نوجوانوں کو میں یہی رائے دوں گا کہ وہ اتنا عرصہ ضرور کام کریں۔''

حکیم صاحب انسانوں کے درمیان تفریق کو مٹا دینا چاہتے تھے۔ چھوٹا ہو یا بڑا، غریب ہو یا امیر، وہ ہر ایک سے یکساں اَخلاق سے پیش آتے۔

ہمدرد کے ملازموں کی ایک بار پکنک ہوئی۔حکیم صاحب بھی اس پکنک میں شریک تھے۔ بے تکلفی کا ماحول تھا۔وہ کچھ کھا رہے تھے۔کھاتے کھاتے اچانک پیچھے کی طرف مُڑ گئے۔ معلوم ہوا کہ ان کی پیٹھ ڈرائیور کی طرف ہو رہی تھی۔

اِنکساری ، صبر وقناعت، خوداِعتمادی، لگن، محنت اور وقت کی پابندی ان کی شخصیت کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ان کی خدمات کے اعتراف میں حکومتِ ہند نے انھیں ''پدم شری'' اور ''پدم بھوشن'' کے اِعزازات سے نوازا۔حکیم عبدالحمید کا انتقال 22 جولائی 1999 کو ہوا اور انھیں کی قائم کردہ یونیورسٹی 'جامعہ ہمدرد' میں انھیں دفن کیا گیا۔

مشق

لفظ اور معنی

عظیم	:	بڑا
جاری	:	لگاتار، مسلسل، برابر
لگن	:	محنت
بلندی	:	اونچائی، بڑائی
فیض	:	فائدہ
شفا	:	بیماری سے صحت
دواسازی	:	دوا بنانے کا کام
نبض	:	کلائی کی وہ رگ جو دھڑکتی رہتی ہے
اِبتدا	:	شروعات
عوامی خدمات	:	عام لوگوں کی خدمت
محدود	:	مختصر
پسماندہ	:	پچھڑا
پُراثر	:	اثر رکھنے والا
جامع	:	مکمّل

© NCERT not to be republished

فرہنگ

یکساں	:	ایک جیسا
بے تکلفی	:	بلا جھجک
اِنکساری	:	عاجزی، خود کو کم سمجھنا
قناعت	:	تھوڑی چیز پر راضی اور خوش رہنا، جو مل جائے اس پر راضی رہنا
صبر	:	برداشت، ضبط
خود اِعتمادی	:	اپنے اوپر بھروسہ
نمایاں	:	ظاہری، عیاں
اعتراف	:	مان لینا، اقرار کرنا، تسلیم کرنا
پدم شری	:	حکومت ہند کی جانب سے دیا جانے والا اِعزاز
پدم بھوشن	:	حکومت ہند کی جانب سے دیا جانے والا اِعزاز
اِعزازات	:	انعامات

غور کیجیے:

- دنیا میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو صرف اپنے لیے ہی نہیں دوسروں کے لیے بھی بڑے بڑے کام کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی ان کا نام زندہ رہتا ہے۔ وہ ہمیشہ عزّت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ حکیم عبدالحمید نہ صرف ایک اچھّے حکیم تھے بلکہ انھوں نے ملک وقوم کے لیے بھی بہت بڑے بڑے کام کیے۔
- حکیم صاحب ہی کی طرح حکیم اجمل خاں اور ڈاکٹر مختار احمد انصاری بھی تھے جو پیشے سے تو حکیم اور ڈاکٹر تھے لیکن انھوں نے بھی ملک وقوم کی بھلائی کے لیے بہت سے کام کیے۔

© NCERT not to be republished

سوچیے بتائیے اور لکھیے:

1۔ حکیم عبدالحمید کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

2۔ حکیم عبدالحمید کا قائم کیا ہوا دواخانہ کہاں ہے؟

3۔ حکیم عبدالحمید نے کس تعلیمی ادارے کی بنیاد ڈالی اور اس میں کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے؟

4۔ حکیم عبدالحمید سے جب لوگوں نے کچھ کہنے کی درخواست کی تو انھوں نے کیا کہا؟

5۔ حکیم عبدالحمید کو کِن کِن اعزازات سے نوازا گیا؟

خالی جگہوں کو نیچے دیے ہوئے لفظوں سے پُر کیجیے:

ہمدرد اسٹڈی سرکل   نبض   دلی سکون   دواخانے   ہندوستان   مفت   سول سروسز

1۔ حکیم عبدالحمید .... کی عظیم شخصیتوں میں سے تھے۔

2۔ ان کے .... تھامتے ہی مریض اطمینان اور .... محسوس کرتا تھا۔

3۔ ہمدرد .... سے انھیں .... دوائیاں ملتی تھیں۔

4۔ انھوں نے مقابلے کے امتحانوں کے لیے .... قائم کیا۔

5۔ اس سے فائدہ اٹھا کر بہت سے طلبا .... کے امتحانات میں کامیاب ہو چکے ہیں۔

اِن لفظوں سے جملے بنائیے:

نبض   مفت   مصروف   اَخلاق   پکنک   لگن   سادگی

© NCERT not to be republished

اِن لفظوں کے واحد لکھیے :

جمع	شخصیات	مقاصد	خدمات	ممالک	اقوام	غربا	محسوسات	انتظامات
واحد	....	....	....	....	....	....	....	....

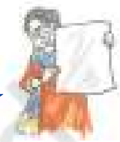

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو نقل کیجیے :

- حکیم صاحب انسانوں کے درمیان تفریق کو مٹا دینا چاہتے تھے۔

....

- وہ ہر ایک سے یکساں اَخلاق سے پیش آتے تھے۔

....

اِنکساری، صبر و قناعت، خود اِعتمادی، لگن، محنت اور وقت کی پابندی ان کی شخصیت کی خوبیاں تھے۔

....

اِن لفظوں کے متضاد لکھیے :

زندگی	دنیا	بعد	بلندی	سکون	غریب	رات	آج	چھوٹا	کم
....	....	....	....	....	....	....	....	....	....

حکیم صاحب کے پکنک والے واقعے کو اپنے الفاظ میں لکھیے :

© NCERT not to be republished

نیچے دی ہوئی تصویروں کو اُن کے نام کے ساتھ ملائیے:

ڈاکٹر مختار احمد انصاری

حکیم عبدالحمید

سر سید احمد خاں

حکیم اجمل خاں

© NCERT not to be republished

13

بکری نے دو گاؤں کھالیے

ایک مرتبہ شاہ جہاں بادشاہ اپنے مُصاحبوں کے ساتھ جنگل میں شکار کھیل رہا تھا۔ اچانک اُسے ایک ہرن نظر آیا۔ اس نے ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈال دیا۔ ہرن چھلانگیں مارتا ہوا چلا جارہا تھا اور گھوڑا آندھی اور طوفان کی طرح اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ اِس بھاگ دوڑ میں مُصاحب نہ جانے کہاں کھو گئے۔ بادشاہ اکیلا رہ گیا۔

گرمی کی چلچلاتی دوپہر تھی۔ بادشاہ کو سخت پیاس لگ رہی تھی۔ وہ اِدھر اُدھر گھوڑا دوڑانے لگا کہ کہیں پانی نظر آجائے، اچانک اُسے ایک جھونپڑی نظر آئی۔

’’اندر کوئی ہے۔‘‘ بادشاہ نے نزدیک جاکر آواز دی۔

ایک بوڑھا جو دیکھنے سے چرواہا لگتا تھا، جھونپڑی سے باہر آیا۔

بادشاہ بولا ’’میں ایک شکاری ہوں۔ سخت پیاس لگی ہے، پانی پلاؤ۔‘‘

’’اندر آجاؤ بھائی! تمھاری پیاس ضرور بجھے گی‘‘ بوڑھے نے کہا، بادشاہ جھونپڑی میں داخل ہوگیا۔

’’میں ابھی آتا ہوں‘‘ چرواہے نے کہا اور باہر چلا گیا۔

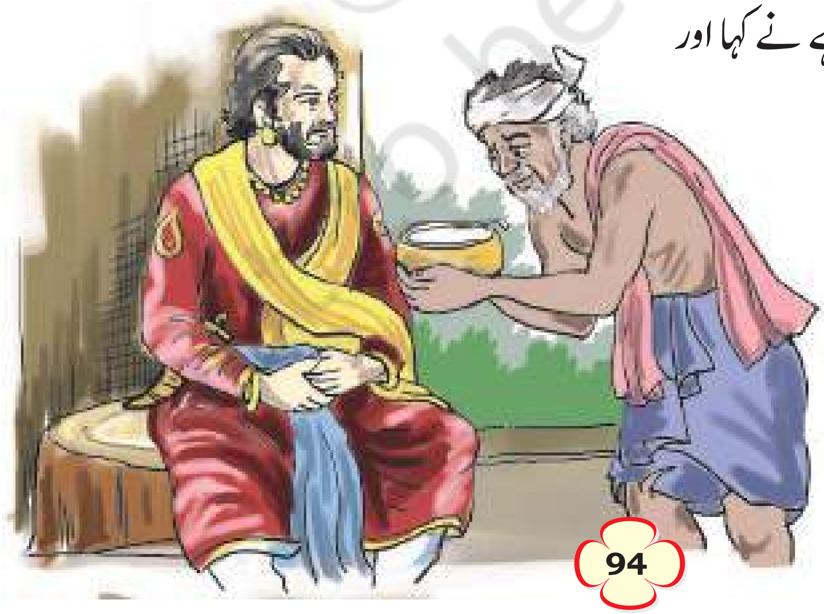

تھوڑی دیر میں مٹّی کے پیالے میں وہ بکری کا دودھ لے کر واپس آیا۔ بادشاہ نے تازہ اور میٹھا دودھ پیا، پیاس

بجھ گئی ۔ بادشاہ تازگی محسوس کرنے لگا ۔

’’میں تم سے بہت خوش ہوں اور تمھیں انعام دینا چاہتا ہوں‘‘۔بادشاہ نے پیالہ واپس کرتے ہوئے کہا ۔

’’ انعام کا ہے کا۔ یہ تو میرا فرض تھا‘‘ بوڑھا بولا ۔

’’نہیں تمھیں انعام ضرور ملے گا۔ تمھیں دو گاؤں جاگیر میں دیے جاتے ہیں ۔ لاؤ کاغذ،اس پر لکھ دوں ۔ کاغذ لے کر دہلی چلے جانا اور بادشاہ کو دکھا دینا ، وہ تمھیں دو گاؤں دے دے گا۔‘‘ بوڑھے کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں ۔اُسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا ۔

’’میرے پاس کاغذ کہاں؟‘‘بوڑھا بولا ۔

بادشاہ نے پیپل کا ایک بڑا سا پتّا اٹھا لیا اور اس پر لکھ کر بوڑھے کو دیتے ہوئے کہا’’ لو! یہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کردینا‘‘ ۔

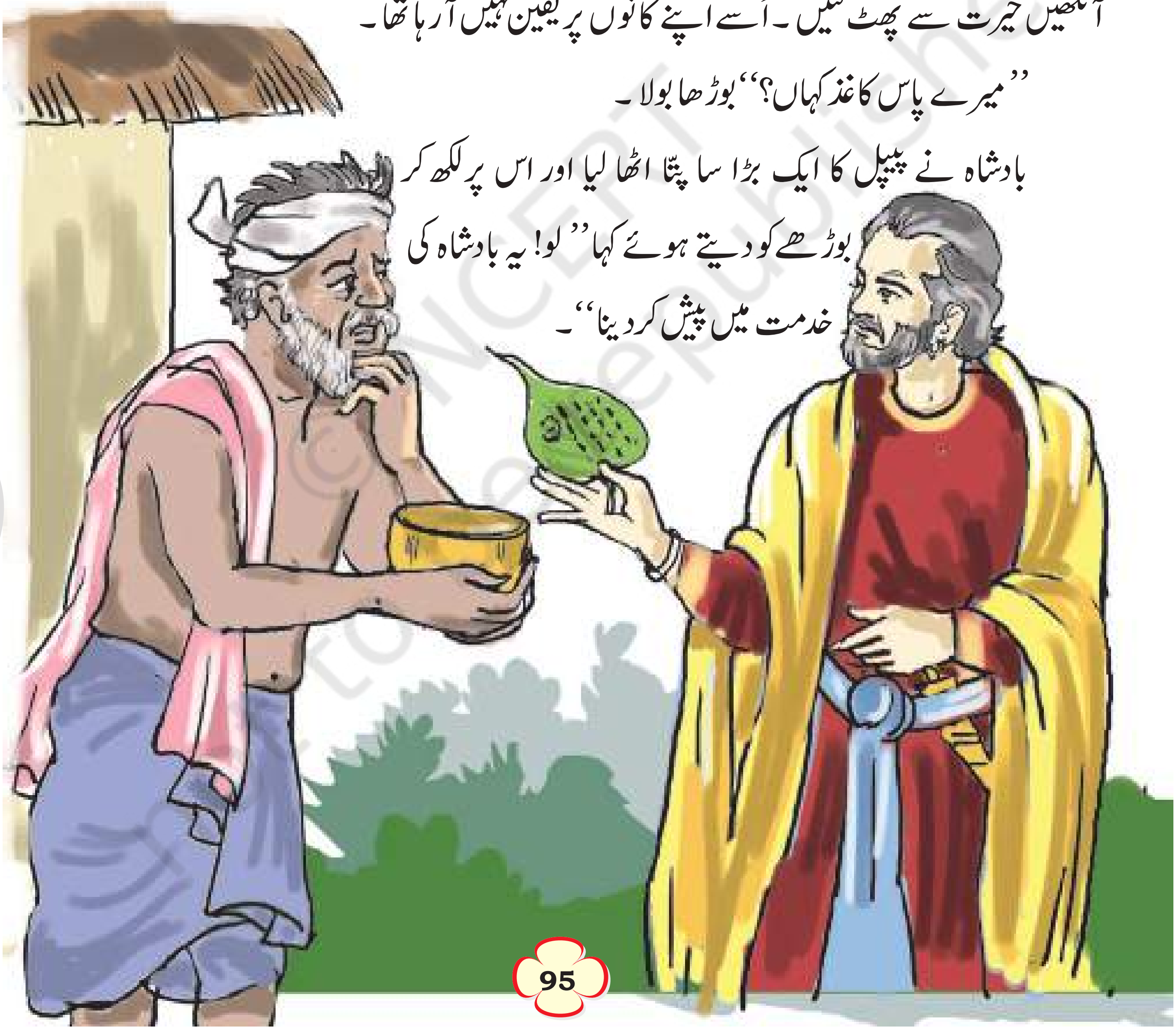

بوڑھا دو گاؤں کے خیال میں مگن تھا، سوچ رہا تھا کہ اب تو مزے آجائیں گے، بس یہی سوچتے سوچتے وہ لیٹ گیا، پتّا فرش پر رکھ دیا اور اونگھنے لگا۔

اچانک وہ تڑپ کر اٹھ گیا۔ ایک بکری وہی پتّا کھا رہی تھی۔

''ہائے تونے دو گاؤں کھا لیے'' وہ درد ناک آواز میں چیخا، میں بر باد ہوگیا۔ میں لُٹ گیا۔

بہت دیر تک وہ بچّوں کی طرح سِسکتا رہا پھر سوچا، دہلی جا کر بادشاہ کو ساری داستان سنائی جائے، ہوسکتا ہے بادشاہ کو ترس آجائے اور وہ اُسے دو گاؤں بخش دے۔

دہلی پہنچ کر اس نے بار بار کوشش کی کہ باشاہ سے ملے مگر کسی نے قلعے میں نہ گھسنے دیا۔ پہرے داروں نے ہر بار ڈانٹ پھٹکار کر بھگا دیا۔ اب تو اس کی حالت خراب ہوگئی، پاگلوں جیسا ہوگیا اور دہلی کی سڑکوں پر چلاّ تا پھرتا ''بکری نے دو گاؤں کھا لیے۔ میں برباد ہوگیا۔''

لوگ اُسے پاگل سمجھ کر ہنستے تھے۔ بچّے کنکریاں مارتے مگر وہ بس یہی رَٹ لگا تا رہتا ''بکری نے دو گاؤں کھا لیے۔ میں برباد ہوگیا''۔

دہلی میں لال قلعے کے سامنے ہی جامع مسجد ہے۔ بادشاہ ہر جمعے کو وہاں نماز پڑھنے جایا کرتا تھا۔ راستے کے دونوں طرف لوگ بادشاہ کے دیدار کے لیے کھڑے ہوجاتے تھے۔

چرواہا بھی اُسی راستے پر جا کر کھڑا ہوگیا۔ جوں ہی بادشاہ نزدیک سے گزرا، چرواہے کی آنکھیں

چھٹی کی چھٹی رہ گئیں۔

وہ تو وہی شخص تھا جسے اس نے دودھ پلایا تھا، پیاسا شکاری۔ وہ بادشاہ نکلا۔ بوڑھا بے اختیار چیخ اُٹھا'' بکری نے دو گاؤں کھا لیے، میں برباد ہو گیا۔''

بادشاہ کے بڑھتے ہوئے قدم ٹھہر گئے۔ اس نے بوڑھے کی طرف دیکھا اور جیسے اسے اُس دن کا واقعہ یاد آ گیا۔ اس نے مسکرا کر کہا'' نماز کے بعد ہم سے مِلو۔''

نماز کے بعد لوگوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔

بوڑھا دیکھ رہا تھا بادشاہ کے ہاتھ بھی اٹھے ہوئے تھے۔

اس نے ایک شخص سے پوچھا'' بھلا بادشاہ کس سے کیا مانگ رہا ہے؟ اُسے کس چیز کی کمی ہے؟''

اس شخص نے بتایا'' بادشاہ اپنے خدا سے دعا مانگ رہا ہے۔ اس خدا سے جس نے اسے بادشاہ بنایا ہے۔ بادشاہ، فقیر، چھوٹے بڑے سب اس سے مانگتے ہیں۔'' بوڑھا گہری سوچ میں ڈوب گیا،'' بادشاہ بھی خدا سے مانگ رہا ہے۔ پھر میں بھی کیوں نہ اسی سے مانگوں، بادشاہ کے سامنے ہاتھ کیوں پھیلاؤں؟ واہ! میں جاتا ہوں۔ جو بادشاہ کو دیتا ہے وہی مجھے بھی دے گا۔''

مشق

لفظ اور معنی

مُصاحب	:	بادشاہ کے درباری
جاگیر	:	وہ زمین یا گاؤں جو بادشاہوں یا نوابوں کی طرف سے دی جائے
فرش	:	زمین
دردناک	:	درد سے بھرا ہوا
بخش دینا	:	دے دینا، دان کر دینا
دِیدار	:	ملاقات، دَرشن
آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جانا (محاورہ)	:	حیرت زدہ رہ جانا
بے اِختیار	:	بے قابو

2. غور کیجیے:

- گھر آئے مہمان سے عزّت سے پیش آنا چاہیے اور اس کی خاطر تواضع کرنی چاہیے۔
- نیکی کا بدلہ نیکی ہوتا ہے۔
- اصل دینے والا خدا ہے۔ وہی بادشاہ اور فقیر سب کو دیتا ہے اس لیے سب کو اسی سے مانگنا چاہیے۔

© NCERT not to be republished

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1۔ بادشاہ کی پیاس کس نے اور کس چیز سے بجھائی؟
2۔ بادشاہ نے بوڑھے چرواہے کو انعام میں کیا دیا؟
3۔ بوڑھا چرواہا دردناک آواز میں کیوں چیخا؟
4۔ بوڑھا چرواہا کس بات کی رَٹ لگاتا تھا؟
5۔ بوڑھا چرواہا بادشاہ سے ملے بغیر واپس کیوں آگیا؟

خالی جگہوں کو نیچے دیے ہوئے لفظوں سے پُر کیجیے:

جاگیر   بادشاہ   مُصاحب   ڈانٹ   دِیدار   دودھ

1۔ اِس بھاگ دوڑ میں .... نہ جانے کہاں کھو گئے۔
2۔ تھوڑی دیر میں مٹّی کے پیالے میں وہ بکری کا .... لے کر واپس آیا۔
3۔ تمھیں دو گاؤں .... میں دیے جاتے ہیں۔
4۔ پہرے داروں نے ہر بار .... پھٹکار کر بھگا دیا۔
5۔ راستے کے دونوں طرف لوگ .... کے .... کے لیے کھڑے ہوجاتے تھے۔

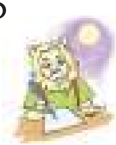

مثال کے مطابق لفظوں کو لکھیے:

مثال: چیز ← چیزیں، چیزوں

آنکھ ← ....، ....

آواز ← ....، ....

© NCERT not to be republished

بکری

مٹھائی

خوشی

پتّا

مثال کے مطابق جوڑ ملائیے:

سَنسناتی	سردی
چلچلاتی	فصلیں
کڑکڑاتی	بوندیں
لہلہاتی	ہَوا
جھمجھاتی	دھوپ

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے:

ایک دن آپ کی امّی اسکول آتی ہیں۔ کچھ دُور تین لڑکیاں کھڑی ہیں۔ وہ جاننا چاہتی ہیں کہ اُن میں سے فرحت کون ہے۔ آپ فرحت کی پہچان بتاتے ہوئے جواب دیں گے کہ وہ لمبی اور گوری جس نے دو چوٹیاں باندھ رکھی ہیں، فرحت ہے۔ 'لمبی'، 'گوری' اور 'دو چوٹیاں' یہ الفاظ 'صفت' کو ظاہر کرتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

ایسے الفاظ جن سے کسی اِسم کی 'اچھائی' یا 'بُرائی' ظاہر ہو، انھیں 'صفت' کہتے ہیں۔

اِس کے علاوہ بھی 'صفت' کی کئی قسمیں ہیں۔ جیسے

ہمارے گھر میں دو لیٹر دودھ آتا ہے۔

امّی جان نے غریب لوگوں کو خیرات دی۔

لیموں کھٹا ہے۔

تیسرا بستہ میرا ہے۔

وہ فوجی بہت بہادر ہے۔

امّی نے سو روپے دیے۔

آپ نے دیکھا کہ اوپر دی گئی تصویروں سے کئی صفتوں کا پتا چلتا ہے۔

- اِن تصویروں کے نیچے صحیح صفت لکھیے :

سفید　　چھوٹے　　موٹا　　خوب صورت　　بوڑھا　　تازہ

لڑکا.......................

بچّے.......................

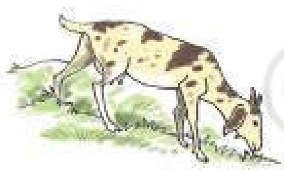

بکری.......................

آدمی.......................

دودھ.......................

پھول.......................

© NCERT not to be republished

کس نے کیا کہا؟ اُن کا کوئی ایک جملہ لکھیے :

اِس کہانی کو مختصراً اپنے الفاظ میں لکھیے :

© NCERT not to be republished

اِن تصویروں میں کچھ جنگلی جانوروں کی تصویریں ہیں اور کچھ پالتو جانوروں کی، اُنھیں نیچے دیے گئے خانوں کے مطابق لکھیے:

جنگلی جانور	....	....	....	....	....
پالتو جانور	....	....	....	....	....

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو صحیح خانوں کے مطابق لکھیے:

شاہ جہاں، کھیلنا، وہ، بکری، ڈالنا

اس، جنگل، مارنا، ہرن

تم، گھوڑا، کرنا

دوڑنا، یہ، آندھی

آنا، پانی، جانا

مجھے، لکھنا، میں، اسے

دینا، جھونپڑی، وہی، چرواہا، تمھیں

اسم	ضمیر	فعل

© NCERT not to be republished

اِن تصویروں کو پہچانیے اور اُن کے نام لکھیے :

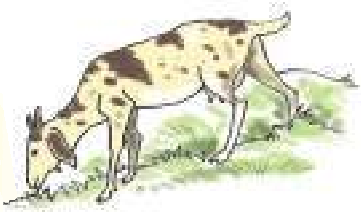

....

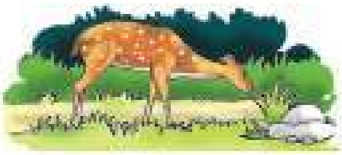

....

....

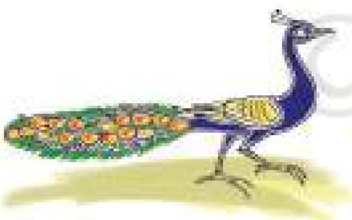

....

....

© NCERT not to be republished

14

یونہی پیاری چڑیو! ابھی اور گاؤ

مہکتے ہوئے پھول کے پاس آؤ
لچکتی ہوئی شاخ پر بیٹھ جاؤ
ہَوا میں کبھی اُڑ کے بازو ہِلاؤ
کبھی صاف چشموں میں غوطہ لگاؤ
یونہی پیاری چڑیو! ابھی اور گاؤ

پھُدک کر اِدھر سے اُدھر دوُر جاؤ
چہَک کر اِدھر سے اُدھر پَر ہلاؤ
چمک کر کبھی شاخ پر چہچہاؤ
اُچھل کر کبھی نہر پر گُنگُناؤ
یونہی پیاری چڑیو! ابھی اور گاؤ

کبھی بَرگِ تازہ کو منہ میں دباؤ
کبھی کُنج میں بیٹھ کر پھڑ پھڑاؤ
کبھی گھاس پر لُوٹ کر دل لُبھاؤ
کبھی جاکے بیلوں کو جھولا جُھلاؤ
یونہی پیاری چڑیو! ابھی اور گاؤ

میں بے تاب ہوں مجھ کو جلوہ دِکھاؤ
میں گمراہ ہوں مجھ کو رَستہ بتاؤ
نہ جِھجکو نہ سہمو نہ کچھ خوف کھاؤ
مرے پاس آؤ مرے پاس آؤ
یونہی پیاری چڑیو! ابھی اور گاؤ

(جوشؔ ملیح آبادی)

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی

غوطہ لگانا	:	ڈُبکی لگانا
بَرگ	:	پتّا
کُنج	:	کونا، گوشہ
دل لُبھانا (محاورہ)	:	دل کو کھینچنا
بے تاب	:	بے چین، کمزور
جلوہ	:	مَنظر
گمراہ	:	راہ سے بھٹکا ہوا
جھجکنا	:	ڈر جانا، رک جانا
سہمنا	:	ڈرنا، خوف کھانا
رَستہ بتانا	:	راستہ دِکھانا، ترکیب بتانا
خوف کھانا (محاورہ)	:	ڈرنا

غور کیجیے:

- اِس نظم میں شاعر نے پَرندوں کے اُڑنے، پھُدکنے اور چہکنے کا ذکر عمدگی سے کیا ہے۔
- پَرندے قدرت کا عطیہ ہیں۔ ان کا اُڑنا، چہچہانا، اِدھر سے اُدھر آنا جانا بہت ہی پُر لُطف لگتا ہے۔ وہ ہمارے آس پاس کی فضا کو خوش گوار بناتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

سوچیے، بتائیے اور لکھیے :

1۔ چڑیاں باغیچوں میں کیا کیا کر رہی ہیں؟

2۔ اِس نظم کے دوسرے بند میں شاعر نے چڑیوں کے پھُدکنے اور چہکنے کا ذکر کیسے کیا ہے؟

3۔ چڑیاں گھاس کے تنکوں کو منہ میں دبا کر اِدھر سے اُدھر لے جاتی ہیں۔ اُن تنکوں سے وہ کیا کرتی ہیں؟

4۔ نظم کے تیسرے بند کا مطلب اپنے الفاظ میں لکھیے۔

نیچے لکھے ہوئے مصرعوں میں خالی جگہ کو صحیح لفظوں سے پُر کیجیے:

1۔ لچکتی ہوئی.................. پر بیٹھ جاؤ

2۔ چمک کر کبھی شاخ پر..................

3۔ کبھی.................. کو مُنہ میں دباؤ

4۔ کبھی کُنج میں بیٹھ کر..................

5۔ میں بے تاب ہوں مجھ کو..................دکھاؤ

اِن لفظوں سے جملے بنائیے اور خالی جگہوں میں لکھیے :

شاخ چشمہ نہر گھاس رَستہ

• ....

• ....

• ....

© NCERT not to be republished

•

•

نیچے لکھے ہوئے مُحاوروں کا صحیح مطلب، دیے ہوئے باکس سے چن کر لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

• دل لُبھانا

فائدہ مند ہونا
دل کو کھینچنا
عاشق ہونا

مطلب — جملوں میں استعمال

• .... • ....

• جلوہ دِکھانا

بے مروّت ہونا
بھاگ جانا
نظر آنا

مطلب — جملوں میں استعمال

• .... • ....

• خوف کھانا

ہوشیاری کرنا
ڈرنا
پلکیں جھپکائے بغیر دیکھنا

مطلب — جملوں میں استعمال

• .... • ....

© NCERT not to be republished

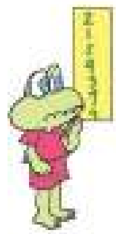

اِن مصرعوں کو صحیح کر کے لکھیے:

- ہِلاؤ کبھی اُڑ کے بازو ہَوا میں ....
- لگاؤ کبھی صاف چشموں میں غوطہ ....
- اِدھر سے اُدھر دوٗر جاؤ پھُدک کر ....
- نہر پر گنگناؤ اُچھل کر کبھی ....

ہر لفظ کو اس کے صحیح خانے میں لکھیے:

جھوٗلا   جلوہ   ہَوا   بازو

گھاس   چڑیا   شاخ   پھول

چشمہ   نہر   بَرگ   مُنہ

مہک   رَستہ   دل   بیل

مذکّر								
مونّث								

'بے تاب' کے معنی ہیں 'بے چین'، یہ دو لفظوں 'بے' اور 'تاب' سے مل کر بنا ہے۔ آپ بھی دیے ہوئے لفظوں کے ساتھ 'بے' جوڑ کر نئے لفظ بنائیے:

- .... وفا
- .... اثر
- .... وقت
- .... ایمان
- .... قدر
- .... پناہ
- .... وجہ
- .... عزّت
- .... مزہ
- .... بنیاد

اِس نظم سے کوئی ایک بند یاد کیجیے:

© NCERT not to be republished

15

صَوتی آلودگی

نیلوفر اپنے پڑھائی کے کمرے میں بیٹھی امتحان کی تیّاریوں میں مصروف تھی۔ اتوار کا دن تھا، اُس کے چھوٹے بھائی عادل کا اسکول بند تھا اور وہ گھر پر ہی کھیل کود میں مگن تھا۔ ان کے ابّو اور امّی گھر کا سامان خریدنے بازار گئے تھے۔ اس لیے عادل کو موج مستی کی آزادی مل گئی تھی۔ اس نے ڈرائنگ روم میں رکھے ریڈیو کو اونچی آواز میں بجانا شروع کر دیا اور موسیقی کی دُھن پر خود بھی زور زور سے گانے اور تھِرکنے لگا۔

نیلوفر کا دھیان پڑھائی سے بار بار بھٹک رہا تھا۔ اس نے عادل سے ریڈیو کی آواز کم کرنے کو کہا، لیکن عادل اپنی دُھن میں مست تھا۔ اُس نے نیلوفر کی ایک نہ

سُنی ۔ نیلوفر غصّہ پی کر رہ گئی۔ جیسے ہی اس کی امّی بازار سے لوٹیں، نیلوفر نے عادل کی حرکت ان کو بتائی۔ امّی نے غصّے میں عادل کو آواز دی۔ عادل بھیگی بلّی بنا امّی کے سامنے حاضر ہوا۔ امّی نے اسے ڈانٹتے ہوئے پوچھا ''اونچی آواز میں ریڈیو کیوں بجا رہے تھے؟'' عادل نے کوئی جواب نہیں دیا۔ چُپ چاپ بُت بنا کھڑا رہا۔ اِتنے میں ابّو نے معاملے کو سمجھتے ہوئے عادل کو آواز دی اور اسے اپنے کمرے میں آنے کو کہا۔ عادل ''جی ابّو! ابھی آیا۔'' کہہ کر ابّو کے کمرے میں داخل ہوا۔

ابّو نے عادل کو اپنے پاس بٹھا کر پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا'' بیٹے! اب آپ بڑے ہو رہے ہیں۔ چوتھی جماعت میں جاچکے ہیں۔ آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ تیز اور اونچی آواز سے شوروغُل بڑھتا ہے اور صَوتی آلودگی پھیلتی ہے۔ جس سے ہمارے کانوں اور دماغ پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

عادل : ابّو! یہ صَوتی آلودگی کیا ہوتی ہے؟

ابّو : بیٹے! صَوت کے معنی آواز کے ہوتے ہیں اور آلودگی کے معنی گندگی کے۔ یعنی اونچی اور تیز آواز سے پیدا ہونے والی گندگی کو 'صَوتی آلودگی' کہتے ہیں۔

عادل : تو اس سے ہمیں نقصان کیسے پہنچتا ہے؟

ابّو : بیٹے! ہر طرح کی آلودگی سے نقصان پہنچتا ہے۔ جیسے فضائی آلودگی سے ہَوا گندی ہوجاتی ہے

اور جب ہم گندی ہوا میں سانس لیتے ہیں تو کئی طرح کی بیماریوں کے شکار ہوجاتے ہیں۔ ہماری آنکھوں، پھیپھڑوں اور جِلد پر فضائی آلودگی کا بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ اِسی طرح پانی کی آلودگی سے بھی ہمیں کئی طرح کے نقصان ہوتے ہیں۔ گندا پانی پینے اور گندے پانی میں نہانے سے کئی طرح کی بیماریاں ہوسکتی ہیں۔ آلودہ پانی سِنچائی کے لائق نہیں رہتا۔

عادل : لیکن ابو! یہ آلودگی پھیلتی کیسے ہے؟

ابو : بیٹے! ناسمجھ اور خودغرض لوگ ہی آلودگی پھیلانے کے ذِمّے دار ہیں۔ دراصل قدرت نے ہمیں زندہ اور صحت مند رہنے کے لیے صاف ہَوا، صاف پانی، پیڑ پَودے اور پُرسکون فضا کی نعمت

سے نوازا ہے۔ یہ سب مل کر ہماری زندگی کو صحت مند اور خوش گوار رکھنے کے لیے بہتر ماحول پیدا کرتے ہیں۔ لیکن ہم انسان پیڑ پَودوں کو کاٹ کر، دُھواں اور زہریلی گیس اُگلنے والے کارخانے لگا کر، شور پیدا کرنے والی مشینیں اور سامان بنا کر اپنے ماحول کو آلودہ کرتے جارہے ہیں۔ اِس سے ہماری صحت اور زندگی پر بُرا اثر پڑ رہا ہے۔

عادل : ابّو! صَوتی آلودگی کی روک تھام کے لیے کون سی ترکیب اپنانی چاہیے؟

ابو : بیٹے! ہمیں آواز کی آلودگی کی روک تھام کے لیے اپنے آس پاس کا شور کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مثلاً تیز آواز سے ریڈیو، ٹی وی اور ٹیپ ریکاڈر وغیرہ نہیں بجانا چاہیے۔ غیر ضروری طور پر گاڑیوں کے ہارن نہیں بجانا چاہیے۔

عادل : ابّو! میں اب کان پکڑتا ہوں، کبھی تیز آواز سے ریڈیو، ٹی وی اور ٹیپ ریکارڈر نہیں بجاؤں گا۔ میں دوسروں کو بھی آلودگی سے پہنچنے والے نقصان کے بارے میں بتاؤں گا۔

ابو : شاباش بیٹے! آپ تو واقعی بہت سمجھ دار ہوگئے ہیں۔

مشق

لفظ اور معنی

غصّہ پینا (محاورہ) : غصّہ پر قابو پانا
بھیگی بلّی بننا (محاورہ) : شرمندہ و پشیماں ہونا
بُت بننا (محاورہ) : بالکل خاموش اور بے حرکت ہو جانا
فضا : زمین اور آسمان کے بیچ کی کھلی جگہ
نعمت : اللہ کی طرف سے بخشی ہوئی چیزیں

غور کیجیے:

- جس طرح ہوا اور پانی کی گندگی ہمیں نقصان پہنچاتی ہے، اسی طرح تیز آواز بھی ہماری صحت کے لیے نقصان دِہ ہے۔
- زندہ رہنے کے لیے کھانا، پانی اور ہَوا ضروری ہے، اسی طرح اچھی صحت کے لیے خوش گوار ماحول بھی ضروری ہے۔
- تیز آواز میں ریڈیو، ٹی وی اور ٹیپ ریکارڈر بجانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

سوچیے، بتایئے اور لکھیے :

1۔ صَوتی آلودگی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
2۔ قدرت نے ہمیں کِن کِن نعمتوں سے نوازا ہے؟
3۔ انسان اپنے ماحول کو کس طرح آلودہ کر رہا ہے؟
4۔ آواز کی آلودگی کو کم کرنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

© NCERT not to be republished

نیچے دیے ہوئے مُحاوروں کے مطلب بتائیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

محاورہ	مطلب	جملوں میں استعمال
• غصّہ پی جانا	....	....
• بھیگی بلّی بننا	....	....
• بُت بننا	....	....

خالی جگہوں کو دیے ہوئے صحیح لفظوں سے پُر کیجیے:

1۔ عادل کو موج مستی کرنے کی پوری............مل گئی۔ (آزادی/خود مختاری)

2۔ اونچی آواز میں ریڈیو کیوں ....رہے تھے۔ (چلا/بجا)

3۔ فضائی آلودگی سے ہوا............ہوجاتی ہے۔ (گندی/میلی)

4۔ بیٹے ....اور خودغرض لوگ ہی آلودگی پھیلانے کے ذِمّے دار ہیں۔ (بے وقوف/ناسمجھ)

ہر لفظ کو اُس کے صحیح خانے میں لکھیے:

نیلوفر، اسکول، اتوار، بازار، عادل

ڈرائنگ روم، ریڈیو، چوتھی جماعت، بُت، مشین

اسم معرفہ					
اسم نکرہ					

© NCERT not to be republished

نیچے دی ہوئی تصویروں پر دو دو جملے لکھیے :

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

نیچے دیے ہوئے جملوں میں رنگین لفظوں کے متضاد خالی جگہوں میں لکھیے :

- ابّو اور امّی گھر کا سامان **خریدنے** بازار گئے تھے۔ ....
- ڈرائنگ روم میں رکھے ریڈیو کو **اونچی** آواز میں بجانا شروع کر دیا۔ ....
- عادل بھیگی بلّی بنا امّی کے سامنے **حاضر** ہوا۔ ....

© NCERT not to be republished

- چُپ چاپ بُت بنا **کھڑا** رہا۔ ....
- جس سے ہمارے کانوں اور دماغ پر **بُرا** اثر پڑتا ہے۔ ....
- ہر طرح کی آلودگی سے **نقصان** پہنچتا ہے۔ ....

سبق میں ’صحت مند‘ اور ’خوش گوار‘ دو لفظ آئے ہیں۔ آپ بھی اسی طرح سے مندرجہ ذیل لفظوں میں ’’مند‘‘ اور ’’خوش‘‘ جوڑ کر لفظ بنائیے:

دولت .... خبری .... رضا .... دل .... ضرورت ....

حاجت .... رنگ .... مزاج .... عقل .... خط ....

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو صحیح خانوں کے مطابق لکھیے:

کمرہ، اونچی آواز، پھیلنا، بجانا، تیز، گھر، صاف، کودنا، گندا، تھِرکنا، بلّی، آلودہ، تیّاری کرنا، آنکھ، داخل ہونا، دماغ، بُرا، امّی، کان، سامان، مست، پڑنا، غصّہ، ہونا

اسم	فعل	صفت

© NCERT not to be republished

16

عقل مند مَچھیرا

کردار: — بادشاہ سلامت، وزیرِاعظم، داروغہ، مَچھیرا، دربان اور سپاہی

(پردہ اُٹھتا ہے)

بادشاہ سلامت : وزیرِاعظم! دعوت کا سارا اِنتظام ٹھیک ہے نا؟

وزیرِاعظم : جہاں پناہ! تقریباً سب ٹھیک ہے بس دعوت کے لیے مچھلی نہیں مل سکی، دو دِن سے سمندر میں سخت طوفان آیا ہوا ہے، ایک بھی مچھلی نہیں پکڑی جاسکی۔

بادشاہ سلامت : (افسوس کے لہجے میں) یعنی شاہی دعوت اور بغیر مچھلی کے۔ لوگ کیا کہیں گے؟ ذرا سوچیے تو جس دعوت میں مچھلی نہ ہو، وہ بھی کوئی دعوت ہوئی؟ وزیرِاعظم کچھ کیجیے! مچھلی ضرور ہونی چاہیے۔

وزیرِاعظم : عالَم پناہ! میں نے چاروں طرف سپاہیوں کو بھیجا ہے اور اعلان بھی کرادیا ہے کہ جو بھی شاہی دعوت کے لیے عمدہ اور تازہ مچھلی لائے گا، منہ مانگا انعام پائے گا۔ مگر ابھی تک کوئی نہیں آیا ہے۔

بادشاہ سلامت : کیا ساری مچھلیاں سمندر کی تہہ میں جا چُھپی ہیں؟ کیا مچھلیوں کو خبر ہوگئی ہے کہ ما بدولت کے یہاں دعوت ہونے والی ہے......اوران کا لقمہ بنایا جائے گا۔

وزیرِاعظم : ہوسکتا ہے جہاں پناہ کا خیال درست ہو۔

بادشاہ سلامت : افسوس! بادشاہ ہوکر مَیں مچھلیاں حاصل نہیں کرسکتا۔ بغیر مچھلیوں کے بھی بھلا کوئی دعوت ہوتی ہے؟

© NCERT not to be republished

(داروغہ اندر داخل ہوتا ہے اور آداب بجا لاتا ہے)

داروغہ : عالَم پناہ! ابھی ابھی ایک مچھیرا تازہ مچھلی لے کر حاضر ہوا ہے۔ کیا اُسے آپ کی خدمت میں حاضر کیا جائے؟

بادشاہ سلامت : (خوش ہوکر) ضرور ضرور، فوراً حاضر کرو۔ اگر یہ مچھیرے نہ ہوتے تو بادشاہوں کے دسترخوان تک مچھلیاں کیسے پہنچ پاتیں۔

وزیرِاعظم : عالم پناہ درست فرماتے ہیں۔ مچھیرے بہت محنتی ہوتے ہیں۔ شاہی دسترخوان کی رونق اُن ہی کے دَم سے ہے۔

© NCERT not to be republished

(مچھیرا سَر پر ایک ٹوکرا رکھے داخل ہوتا ہے۔ساتھ میں داروغہ ہے۔ مچھیرا ٹوکرا اُتار کر بادشاہ کے سامنے رکھ دیتا ہے، زمین کو چومتا ہے اور پھر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوجاتا ہے۔)

بادشاہ سلامت : (تازہ مچھلی دیکھ کر بہت خوش ہوئے) واہ میاں مچھیرے! خوب موٹی تازی اور عمدہ مچھلیاں لائے ہو۔ مابدولت بہت خوش ہوئے۔ بولو اِس کی کیا قیمت مانگتے ہو؟

مَچھیرا : اَن داتا، جان کی امان پاؤں تو عرض کروں۔

بادشاہ سلامت : تم ذرا بھی نہ گھبراؤ...... جو بھی قیمت مانگو گے ملے گی ...... بادشاہ جو کچھ زبان سے کہتا ہے، اُس کو ضرور پورا کرتے ہیں۔ بولو...... کیا مانگتے ہو؟

مَچھیرا : اَن داتا! اِس مچھلی کی قیمت صرف سَو کوڑے۔

(بادشاہ، وزیر اور داروغہ حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگتے ہیں)

بادشاہ سلامت : میاں مَچھیرے! تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے؟

وزیرِاعظم : عالَم پناہ! معلوم ہوتا ہے آپ کے رُعب اور خوف کے مارے بے چارے کی عقل

not to be republished

ماری گئی ہے۔

مچھیرا : خطا معاف۔میں بالکل ٹھیک ہوں۔ میں سَو کوڑے سے ایک بھی کم نہ کروں گا۔ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ بادشاہ جو کہتا ہے وہ پورا کرتا ہے۔بس اَن داتا، میری پیٹھ پر کوڑے لگانے کا حکم دے دیجیے۔

بادشاہ سلامت : (وزیرِاعظم کے کان میں کہتے ہیں) یہ تو عَجب آدمی ہے۔ بہر حال ہم کو اپنا وعدہ پورا کرنا ہے۔جلاّد کو حاضر کیا جائے......مگر کوڑے بہت دِھیرے دِھیرے لگائے جائیں تا کہ مچھیرے کو چوٹ نہ لگے۔

وزیرِاعظم : (داروغہ سے) جلاّد کو حاضر کیا جائے۔

(داروغہ چلا جاتا ہے اور جلدی ہی جلاّد کے ساتھ واپس آتا ہے۔جلاّد کے ہاتھ میں چمڑے کا کوڑا ہے)

بادشاہ سلامت : اِس مچھیرے کی پیٹھ پر سَو کوڑے لگائے جائیں۔

جلاّد دِھیرے دِھیرے کوڑے مچھیرے کی پیٹھ پر مارتا ہے اور گنتا جاتا ہے۔ایک، دو ...... دس ...... بیس......تیس ......چالیس ...... پچاس۔

مچھیرا : بھائی جلاّد! ذرا ٹھہرو۔ میرا ایک ساتھی اور ہے۔ باقی کوڑے اُس کے حصّے کے ہیں۔

© NCERT not to be republished

بادشاہ سلامت : (مُسکراتے ہوئے) اچھا! کیا اِس دُنیا میں تم جیسا کوئی دوسرا بے وقوف بھی ہے۔ کون ہے وہ؟ کہاں ہے؟ حاضر کرو تا کہ اُس کا حصّہ جلد دیا جائے۔

مَچھیرا : اَن داتا ! وہ کوئی دوسرا نہیں ۔ وہ آپ کے محل کا دربان ہے۔

بادشاہ سلامت : (حیرت سے) میرے محل کا دربان! ہائیں...... وہ کیسے؟

مَچھیرا : عالی جاہ! بات یہ تھی کہ دربان مجھ کو اندر آنے ہی نہیں دیتا تھا جب تک کہ اُس نے مجھ سے وعدہ نہ لے لیا کہ مجھے اس مچھلی کی جو بھی قیمت ملے گی اُس میں سے آدھا اُس کا حصّہ ہوگا۔

بادشاہ سلامت : دربان کو ہمارے حضور میں فوراً حاضر کیا جائے۔

(دربان کو چند سپاہی پکڑ کر لاتے ہیں۔ دربان خوف کے مارے تھر تھر کانپ رہا ہے۔)

بادشاہ سلامت : اِس بے ایمان، رِشوت خور دربان کی پیٹھ پر پچاس کوڑے کس کر لگائے جائیں اور اس کو نوکری سے نکال دیا جائے۔

(مَچھیرا سے مخاطب ہوکر) ما بدولت تمھاری عقل مندی سے بہت خوش ہوئے۔ وزیر اعظم! میاں مَچھیرے کو اَشرفیوں کی تھیلی انعام میں دی جائے۔ (مَچھیرا زمین چومتا ہے)

(پردہ گرتا ہے)

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی

جہاں پناہ	:	دنیا کو پناہ دینے والا، بادشاہ
عالَم پناہ	:	بادشاہ
عالی جاہ	:	بڑے مرتبہ والا
اَن داتا	:	روزی دینے والا، مالک
رُعب	:	دَبدبہ، ڈر
جلاّد	:	کوڑے مارنے والا، پھانسی دینے والا، ظالم
جان کی امان پانا	:	جان بخشنے کی درخواست کرنا
عقل ماری جانا	:	ناسمجھی کی باتیں کرنا
رِشوت خور	:	رِشوت لینے والا
عجیب	:	انوکھا، نِرالا

غور کیجیے:

- اِس ڈرامے میں آپ نے بادشاہ، وزیرِ اعظم، داروغہ اور مچھیرے وغیرہ کی آپسی بات چیت کو پڑھا، اِس طرح کی بات چیت کو 'مکالمہ' کہتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ دعوت کے لیے مچھلی کیوں نہیں مل سکی؟

2۔ داروغہ نے بادشاہ کو کیا خوش خبری سنائی؟

3۔ وزیرِاعظم نے مچھلی حاصل کرنے کے لیے کیا اعلان کیا؟

4۔ دربان کو سزا کیوں ملی؟

5۔ مچھیرے نے مچھلی کی کیا قیمت مانگی؟

6۔ بادشاہ نے مچھیرے کو انعام میں کیا دیا؟

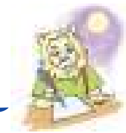

نیچے دیے ہوئے مُحاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

- جان کی امان پانا ....
- عقل ماری جانا ....
- تھرتھر کانپنا ....

اِس سبق میں لفظ ''بے ایمان'' دو لفظوں 'بے' اور 'ایمان' سے مل کر بنا ہے۔ اسی طرح 'بے' لگا کر چھے الفاظ لکھیے:

- ....
- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

© NCERT not to be republished

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے :

- دو دِن سے سمندر میں سخت طوفان **آیا ہوا** ہے۔
- میں نے چاروں طرف سپاہیوں کو **بھیجا** ہے۔
- تازہ مچھلی دیکھ کر بہت **خوش ہوئے**۔

اِن جملوں میں ''آیا ہوا ہے''، ''بھیجا ہے''، ''خوش ہوئے'' بطور ''فعل ماضی'' استعمال ہوئے ہیں، جن سے گزرے ہوئے زمانے کا پتہ چلتا ہے۔

گزرے ہوئے زمانے کو 'ماضی' کہتے ہیں۔

- نیچے دیے گئے جملوں سے ''فعل ماضی'' چن کر خالی جگہ میں لکھیے :

1۔ دعوت کے لیے مچھلی نہیں مل سکی۔ ....

2۔ ابھی تک کوئی نہیں آیا۔ ....

3۔ ساری مچھلیاں سمندر کی تہہ میں جا چھپی ہیں۔ ....

ہر تصویر کے آگے اُس شخص کے کہے ہوئے دو دو جملے لکھیے :

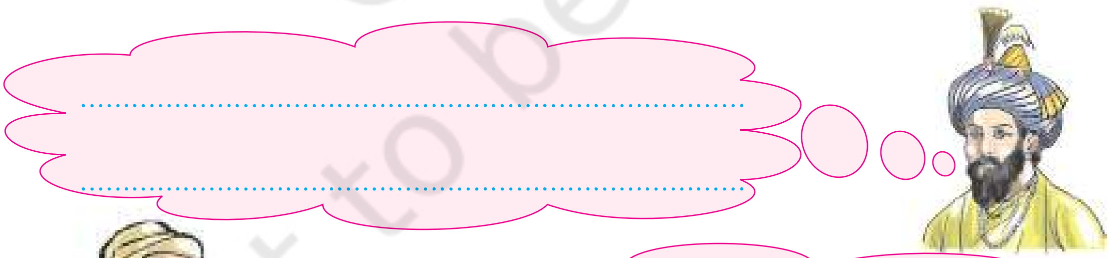

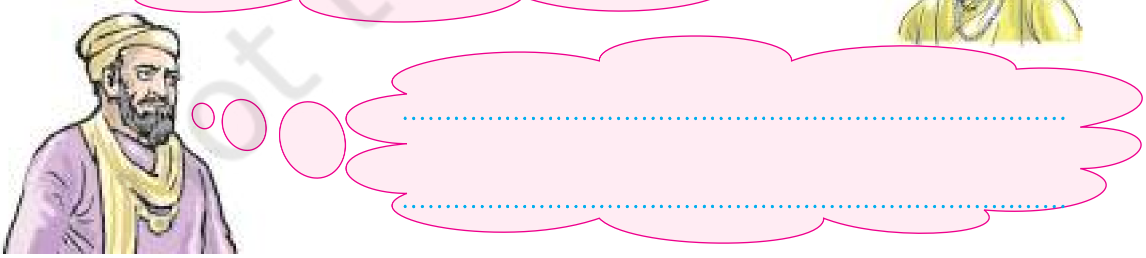

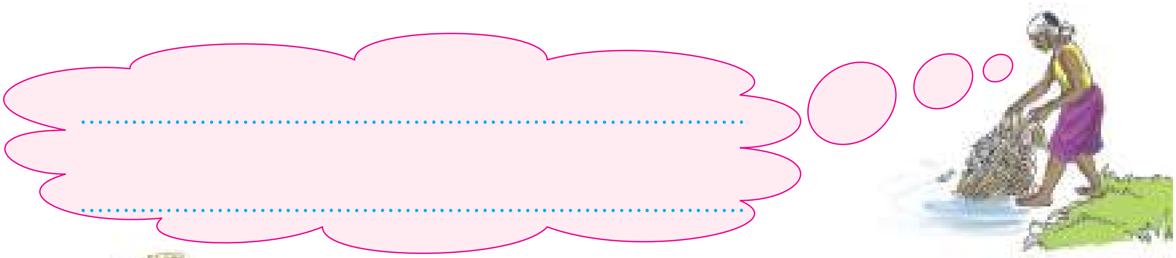

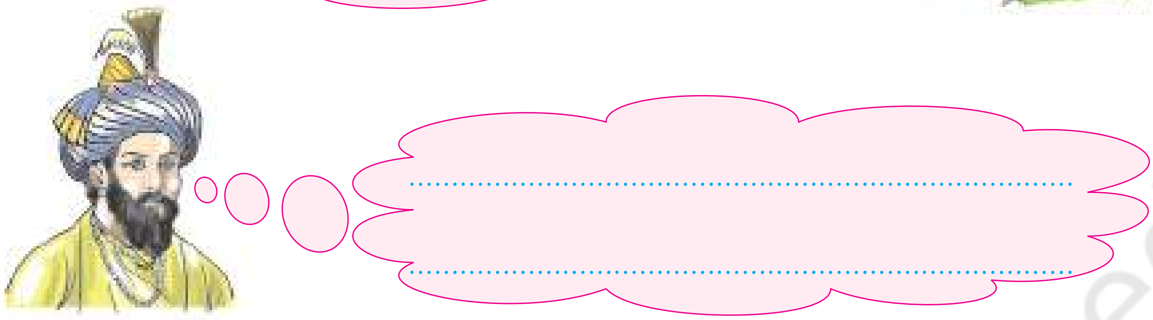

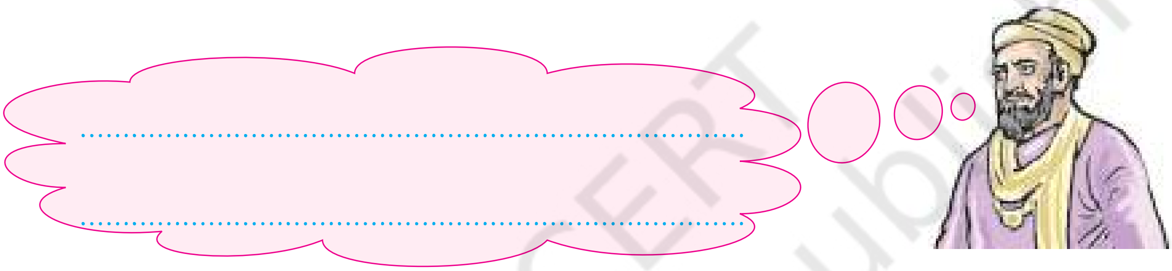

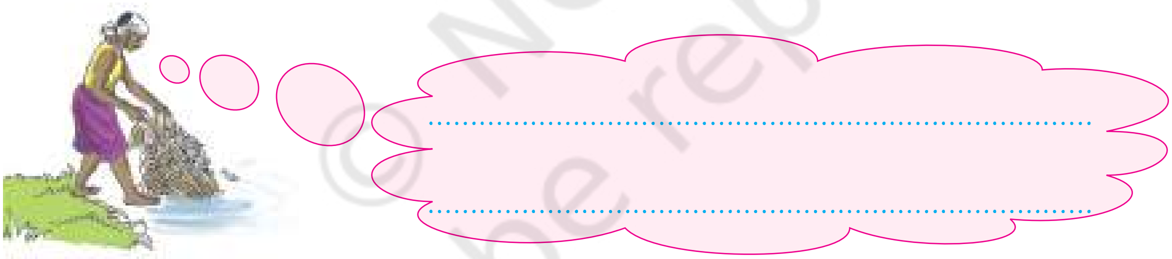

نیچے دیے ہوئے لفظوں کے واحد لکھیے :

جمع	انتظامات	اعلانات	انعامات	خیالات	خدمات	معلومات	خطابات
واحد							

© NCERT not to be republished

خوش خط لکھیے :

وزیراعظم	داروغہ	عجیب	عالی جاہ	حضور

© NCERT not to be republished

17

بِہو

ہندوستان کے شُمال مَشرق میں کئی ریاستیں ہیں۔اُن ریاستوں میں آسام بھی ہے ۔ہندوستان کے اس علاقے میں کئی طرح کے تہوار منائے جاتے ہیں ۔ان میں ایک مشہور ''بِہو'' بھی ہے ۔

بِہو کو آسام کا سب سے بڑا تہوار مانا جاتا ہے ۔اس میں بچے ، جوان ، بوڑھے سب شامل ہوتے ہیں ۔اس تہوار میں کسی طرح کا بھید بھاؤ نہیں برتا جاتا ۔ یہ تہوار سال میں تین بار منایا جاتا ہے۔تینوں کے الگ الگ نام بھی ہیں — بوہاگ بِہو، ماگھ بِہو، کاتی بِہو ۔اِن تینوں میں بوہاگ بیہو سب سے زیادہ دھُوم دھام سے منایا جاتا ہے ۔ہم یہاں آپ کو بوہاگ بیہو کے بارے میں بتائیں گے۔

اپریل کے مہینے میں گرمی شروع ہوجاتی ہے لیکن آسام میں پیڑ پودے تروتازہ رہتے ہیں ۔ہَوا پھولوں کی مہک سے بھر جاتی ہے ۔جنگلوں اور پہاڑوں میں چڑیوں کی چہچہاہٹ گونجنے لگتی ہے۔لوگ خوشی سے ناچنے گانے لگتے ہیں۔ بوہاگ آسام کا پہلا مہینہ بھی ہے۔ لوگ اِس موقعے پر پوجا پاٹ کرتے ہیں۔اپنی خوشی اور چین کے لیے دعائیں مانگتے ہیں۔

تہوار بوہاگ بیہو کے موسم میں تیز ہوائیں چلتی ہیں ۔لوگ یہ مانتے ہیں کہ ''بَردے چِلّا'' نام کی ایک عورت اپنے میکے آتی ہے ۔اُسی کی وجہ سے تیز ہوا چلتی ہے۔ تیز ہوا کے ساتھ پانی برستا ہے ۔بیہو کے ساتھ ہی کھیتی باڑی شروع ہوجاتی ہے ۔

اِس تہوار کے پہلے دن صُبح سویرے گھریلو جانوروں کو نہلا دُھلا کر صاف ستھرا کرتے ہیں۔ گایوں کے پیر دھوتے ہیں۔ان کے سینگوں اور کھُروں میں تیل لگاتے ہیں ۔کبھی کبھی گایوں کو پھولوں سے سجاتے بھی ہیں۔ ان گایوں کو پاس کے تالاب یا ندی پر لے جاتے ہیں ۔کسی خاص پیڑ کی ٹہنی سے دِھیرے دِھیرے ان جانوروں کو مارتے بھی جاتے ہیں ۔بانس کے کھوکھلے ٹکڑے میں بیگن ،گھیا اور دوسری سبزیاں رکھ کر ان گایوں پر پھینکتے جاتے ہیں۔ساتھ میں گیت بھی گاتے رہتے ہیں ۔

تہوار کے دوسرے دن سب ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔دوستوں اور رِشتہ داروں سے ملاقات کرنے ان کے گھر جاتے ہیں۔اس موقعے پر خاص طرح کے کھانے پینے کا انتظام ہوتا ہے۔ زیادہ تر چیوڑا، دہی اور مٹھائی کھلانے کا رواج ہے۔رومال اور گمچھا بھی تحفہ کے طور پر دیا جاتا ہے۔یہ آپس کی محبت اور مِیل جول کو ظاہر کرتا ہے۔بچّے اس دن تحفے پاکر بہت خوش ہوتے ہیں۔تحفوں کے لین دین کو ''بِہوان'' کہتے ہیں۔

بِہو کے تیسرے دن مذہبی جلسہ ہوتا ہے۔اس کے بعد پھر ساتویں دن سات طرح کی سبزیاں بنائی جاتی ہیں۔سب مل جُل کر کھاتے ہیں۔اُسے ''ہات ساک'' کہا جاتا ہے۔بِہو کے موقعے پر کئی طرح کے کھیل بھی ہوتے ہیں۔ایک ایسا کھیل بھی ہے جس میں دو آدمی حصّہ لیتے ہیں۔دونوں کے ہاتھ میں انڈے ہوتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں۔

کچھ لوگ کبڈّی اور گیند کھیلتے ہیں۔عورتیں زیادہ تر کوڑیوں سے کھیلتی ہیں۔گاؤں کے جوان اور ادھیڑ عمر کے لوگ جھُنڈ بنا کر آنگن میں ناچتے گاتے ہیں۔اصل ناچنے والا بیچ میں ہوتا ہے جس کے چاروں طرف دوسرے ناچنے والے ہوتے ہیں۔

بِہو کے موقعے پر میلہ بھی لگتا ہے۔مختلف علاقوں میں اس میلے کے الگ الگ نام ہوتے ہیں۔بِہو آسام کا ایک ایسا تہوار ہے جو شہر اور گاؤں دونوں میں خوب دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔

مشق

لفظ اور معنی

رِیاست	:	صوبہ
بھید بھاؤ	:	فرق
گمچھا	:	بڑا رومال
وَار کرنا	:	حملہ کرنا

غور کیجیے :

- ہندوستان میں جس طرح عید، دیوالی، ہولی، کرسمس جیسے تہوار منائے جاتے ہیں، اسی طرح ہندوستان کے شمال مشرقی علاقے میں 'بیہو' منایا جاتا ہے۔ ہر تہوار کی اپنی ایک اہمیت ہوتی ہے۔ سارے تہوار ہمارے ملک کی ایکتا کو ظاہر کرتے ہیں۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے :

1۔ بیہو ہندوستان کے کس علاقے کا تہوار ہے؟

2۔ بیہو تہوار کی کتنی قسمیں ہیں، ان کے نام لکھیے؟

3۔ بوہاگ بیہو کس مہینے میں منایا جاتا ہے؟

4۔ اس تہوار پر کھانے پینے کا کیا انتظام ہوتا ہے؟

5۔ بِہوان کسے کہتے ہیں؟

© NCERT not to be republished

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے:

1۔ بیہو کو آسام کا سب سے بڑا تہوار مانا جاتا ہے۔

2۔ ہَوا پھولوں کی مہک سے بھر جاتی ہے۔

3۔ تیز ہَوا کے ساتھ پانی برستا ہے۔

اِن جملوں میں ''مانا جاتا ہے''، ''بھر جاتی ہے''، ''برستا ہے'' اِن سے ظاہر ہوتا ہے کہ کام جاری ہے۔ایسے فعل کو ''فعل حال'' کہتے ہیں۔

وہ فعل جو موجودہ زمانے میں کیا جا رہا ہو اس کو ''فعل حال'' کہتے ہیں۔

- نیچے لکھے ہوئے جملوں سے 'فعل حال' چُن کر خالی جگہ میں لکھیے:

1۔ لوگ اِس موقعے پر پوجا پاٹ کرتے ہیں۔ ....

2۔ خوشی اور چین کے لیے دعائیں مانگتے ہیں۔ ....

3۔ اُسی کی وجہ سے تیز ہوا چلتی ہے۔ ....

4۔ کچھ لوگ کبڈّی اور گیند کھیلتے ہیں۔ ....

اِن جملوں کو سبق کے مطابق صحیح لفظوں سے پُر کیجیے:

1۔ اِس تہوار میں کسی طرح کا..................نہیں برتا جاتا۔

2۔ بوہاگ بیہو سب سے زیادہ.................. سے منایا جاتا ہے۔

3۔ ہوا پھولوں کی..................سے بھر جاتی ہے۔

4۔ بوہاگ آسام کا..................مہینہ بھی ہے۔

5۔ بچّے اس دن تحفے پا کر بہت..................ہوتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

'کافی کپ' میں دیے گئے لفظوں کے متضاد 'آئس کریم کون' میں ہیں۔ ان کے صحیح جوڑ بنا کر نیچے خانوں میں لکھیے:

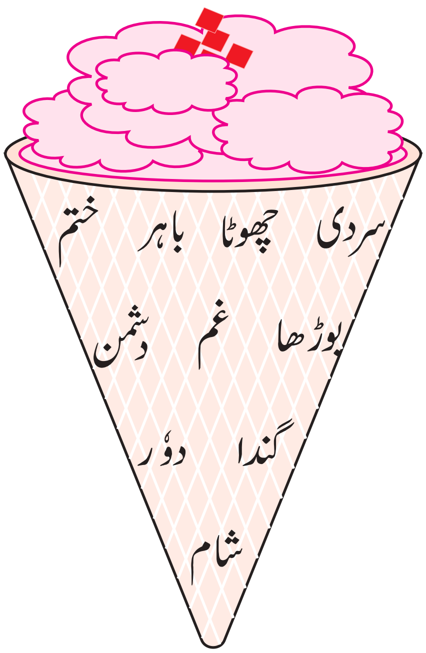

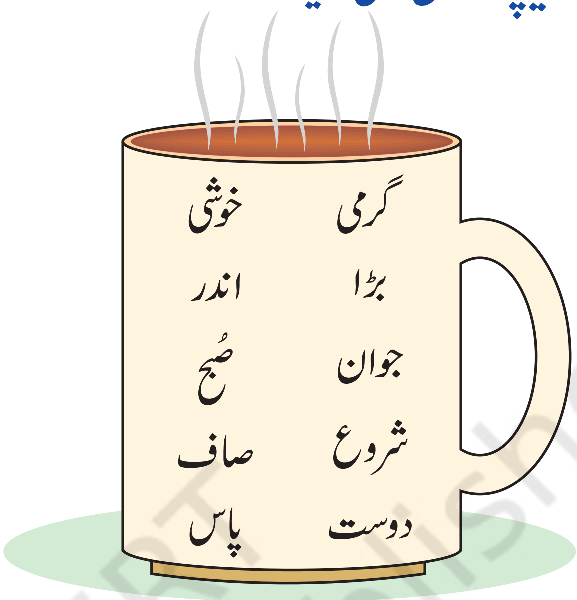

الف										
ب										

نیچے دیے ہوئے نئے سال کے 'مبارک باد' کارڈ میں رنگ بھریے:

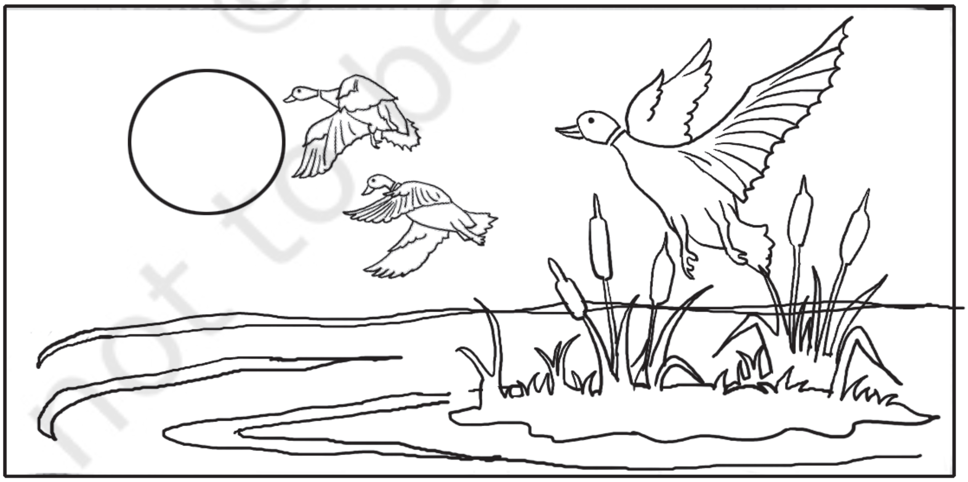

© NCERT not to be republished

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو صحیح خانوں کے مطابق لکھیے :

پہاڑ — پانی — چین — مَوسم — دعا

چڑیا — مہینہ — نام — کھیتی — صُبح

سینگ — خوشی — سال — ہَوا

جنگل — مہک — گرمی

تہوار — رِیاست — بھید بھاؤ

تذکیر	تانیث

بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے :

مَشرق	علاقے	بھید بھاؤ	دھوُم دھام	چہچہاہٹ

© NCERT not to be republished

18

ایکتا

وہ پوُرب ہو یا پچھّم ہو، پھولوں کی مہک تو ایک سی ہے
ہر بیج خزانہ ہوتا ہے
ہر مٹّی سونا ہوتی ہے
ہر ساگر اَمرِت ساگر ہے
ہر سیپ کے دل میں موتی ہے
بِکھرے ہوئے تارے لاکھ سہی، پر ان کی چمک تو ایک سی ہے
وہ پوُرب ہو یا پچھّم ہو، پھولوں کی مہک تو ایک سی ہے

© NCERT not to be republished

سب ایک گگن کے متوالے
سب ایک زمیں کے پالے ہیں
سب ایک ہی سورج کی کرنیں
سب ایک ہی چاند کے ہالے ہیں
وہ اُتّر ہو یا دکھّن ہو، سَت رنگ دَھنک تو ایک سی ہے
وہ پوُرب ہو یا پچھّم ہو، پھولوں کی مہک تو ایک سی ہے
سُکھ ہو تو دِل کھِل جاتے ہیں
دُکھ ہو تو آنکھ بھر آتی ہے
دُکھ سُکھ کی دنیا ایک ہی ہے
تفریق دَھری رہ جاتی ہے
پَودے تو ہزاروں ہوتے ہیں، ٹہنی کی لچک تو ایک سی ہے
وہ پوُرب ہو یا پچھّم ہو، پھولوں کی مہک تو ایک سی ہے

(شاذ تمکنت)

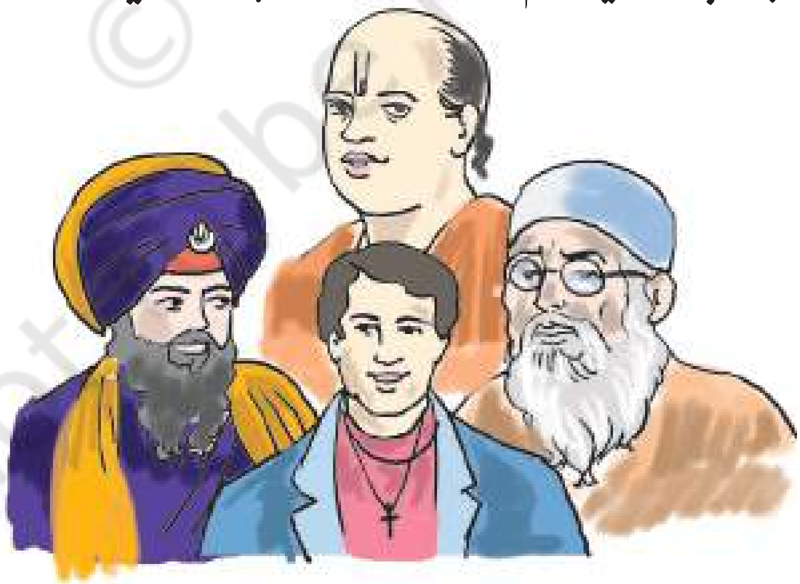

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی

ایکتا : اتحاد، میل جول

ساگر : سمندر

اَمرِت : وہ پانی جس کو پی کر انسان اَمر ہو جاتا ہے

سیپ : ایک قسم کے دریائی کیڑے کا کھول جس کے اندر سے موتی نکلتے ہیں

گگن : آسمان

متوالے : مست، مدہوش

سَت رنگ : سات رنگ

دَھنک : قوسِ قُزح، سات رنگوں والی کمان جو بارش کے دنوں میں آسمان پر دِکھائی دیتی ہے

آنکھ بھر آنا : آنکھوں میں آنسو آ جانا، روہانسا ہونا

تفریق : فرق، بھید بھاؤ

غور کیجیے:

- اردو ایک میٹھی زبان ہے۔ یہ اِس لیے میٹھی ہے کہ اِس کے الفاظ بولنے میں آسان اور سننے میں بَھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اردو کئی زبانوں سے مل کر بنی ہے۔ اس میں عربی اور فارسی کے علاوہ ہندی کے بھی میٹھے میٹھے بول شامل ہیں۔ ہندی کے ایسے بہت سے لفظ جیسے پوُرب، پچّھم،

© NCERT not to be republished

ساگر، اَمرِت، لگن، اتّر، دکھّن، سُکھ، دُکھ وغیرہ۔ آپ نظم ''ایکتا'' میں پڑھ چکے ہیں، ان لفظوں میں جو مٹھاس ہے وہی اس نظم کے معنی میں بھی موجود ہے۔

- اِس نظم میں شاعر نے ایکتا کا سبق دیا ہے اور پوٗرب پچھّم کی مثال دے کر یہ سمجھایا ہے کہ یہ دونوں الگ الگ ہیں مگر ان کے پھولوں کی خوشبوں میں کوئی فرق نہیں یعنی سارے پھول خوشبودار ہوتے ہیں۔ پوٗرب، پچھّم کی مثال اس لیے دی گئی ہے کہ یہ دونوں دنیا کے دو کونے ہیں اس لیے بہت دور ہیں مگر دوٗر رہونے کے باوجود ان کی خوشبو میں کوئی فرق نہیں۔ اسی طرح ساری دنیا کے ہر انسان چاہے وہ کسی بھی جگہ رہتے ہوں ایکتا کے بندھن ہوتے ہیں۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ ہر بیج کو خزانہ کیوں کہا گیا ہے؟

2۔ ''سب ایک زمین کے پالے ہیں'' سے کیا مُراد ہے؟

3۔ شاعر نے کیوں کہا ہے کہ 'تفریق دھری رہ جاتی ہے'؟

4۔ چاروں سمتوں کے نام کیا ہیں؟

اِن مصرعوں کو صحیح لفظ سے پورا کیجیے:

1۔ ہر سیپ کے دل میں .... ہے

2۔ سب ایک ہی چاند کے .... ہیں

3۔ ہر مٹّی .... ہوتی ہے

4۔ سب ایک ہی .... کی کرنیں

© NCERT not to be republished

اِن لفظوں سے جملے بنائیے:

خزانہ   مٹّی   چاند   دُکھ   سُکھ   تفریق   موتی

صحیح لفظ کے آگے (✓) اور غلط کے آگے (×) کا نشان بنائیے:

• محک	☐	• کھزانہ	☐	• سونا	☐
• شاگر	☐	• موتی	☐	• جمین	☐
• تفریک	☐	• آنکھ	☐	• ہجاروں	☐
• سورج	☐	• فول	☐	• دکھّن	☐

اِن تصویروں کو پہچان کر دو دو جملے لکھیے:

....

....

....

....

....

....

© NCERT not to be republished

بریکٹ سے دو مناسب حروف چنیے اور اُنھیں خالی جگہوں میں بھر کر لفظ مکمّل کیجیے:

- .... ک (ل پ ب)
- .... ک (ٹ چ ن)
- .... ک (دھ ڈھ ن)
- .... ک (ل ج چ)

نیچے دیے گئے نقشے کو ذہن میں رکھیے:

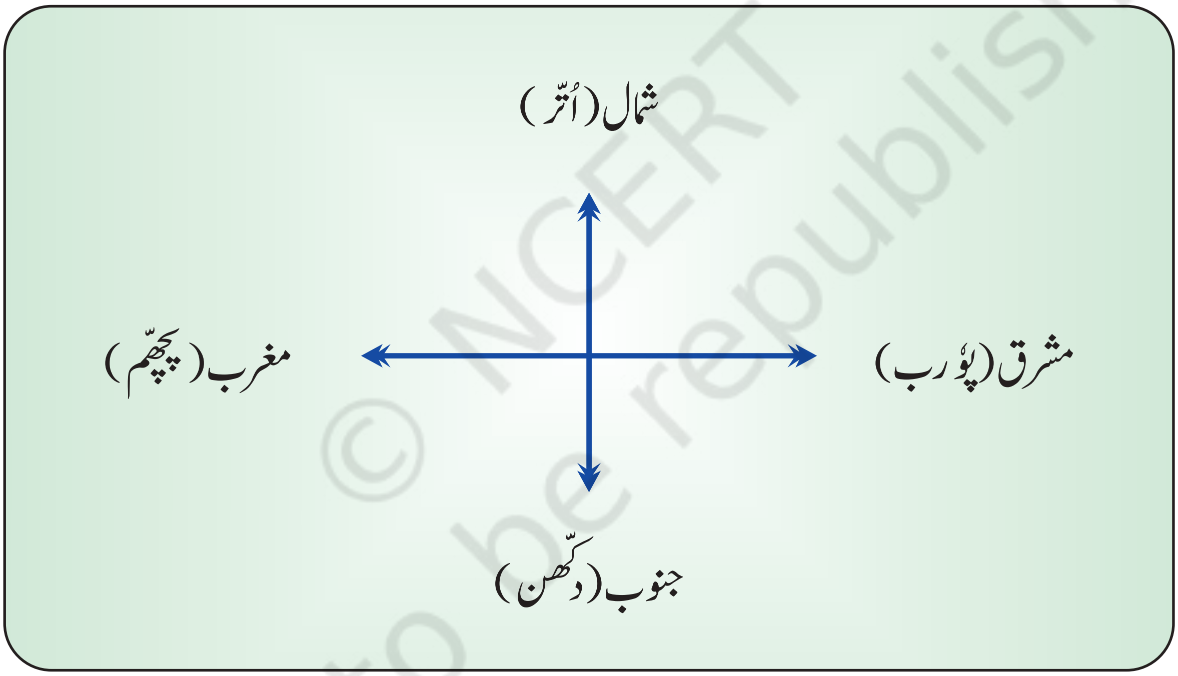

© NCERT not to be republished

19

اُستاد بِسم اللہ خاں

سُریلی آواز ہمارے کانوں کو بھلی لگتی ہے۔ سُریلی آواز گانے سے بھی پیدا ہوتی ہے اور کسی ساز کو بجانے سے بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ جن آلوں سے طرح طرح کی موسیقی پیدا کی جاتی ہے، انہیں 'ساز' کہتے ہیں۔ ایسے بہت سے ساز آپ دیکھ چکے ہوں گے مثلاً بانسری، ڈھول، سِتار، طبلہ، سارنگی، ہارمونیم اور ماؤتھ آرگن وغیرہ۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے ساز ہوتے ہیں۔

کچھ ساز ایسے ہوتے ہیں جو خاص موقعوں پر بجائے جاتے ہیں جیسے نقّارہ یعنی بہت بڑا ڈھول۔ نقّارہ کسی خطرے سے ہوشیار کرنے کے لیے بجایا جاتا ہے۔ شہنائی شادی کی محفلوں میں یا عام طور پر خوشی کی تقریب میں بجائی جاتی ہے۔

ہندوستان میں موسیقی کے ساز بجانے والے کئی ماہرین پوری دنیا میں مشہور ہیں۔ سِتار کے ماہر کو ستار نواز، سارنگی کے ماہر کو سارنگی نواز اور شہنائی کے ماہر کو شہنائی نواز کہا جاتا ہے۔

بِسم اللہ خاں سب سے بڑے شہنائی نواز تھے۔ وہ 1916 میں بہار کے ایک قصبے ڈمراؤں میں پیدا ہوئے۔ شروع میں انھوں نے اپنے چچا علی بخش ولایتو سے موسیقی سیکھی۔ علی بخش بنارس کے

© NCERT not to be republished

وِشوناتھ مندر میں شہنائی بجایا کرتے تھے۔ بِسم اللہ خاں نے اُن سے اہم راگ اور دُھنیں سیکھیں۔

بِسم اللہ خاں نے پہلی بار آٹھ سال کی عمر میں کولکاتا میں موسیقی کی ایک بڑی محفل میں چچا کے ساتھ اپنے فن کا کمال دِکھایا تھا۔ بائیس سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے وہ شہنائی نوازی کے میدان میں اپنا مقام بنا چکے تھے۔ اُنھوں نے مُلک میں اور ملک سے باہر موسیقی کی کئی محفلوں اور مُقابلوں میں شرکت کی۔ انھوں نے شہنائی کے ساتھ دوسرے سازوں کا جوڑ ملانے کے بھی بہت سے تجربے کیے۔

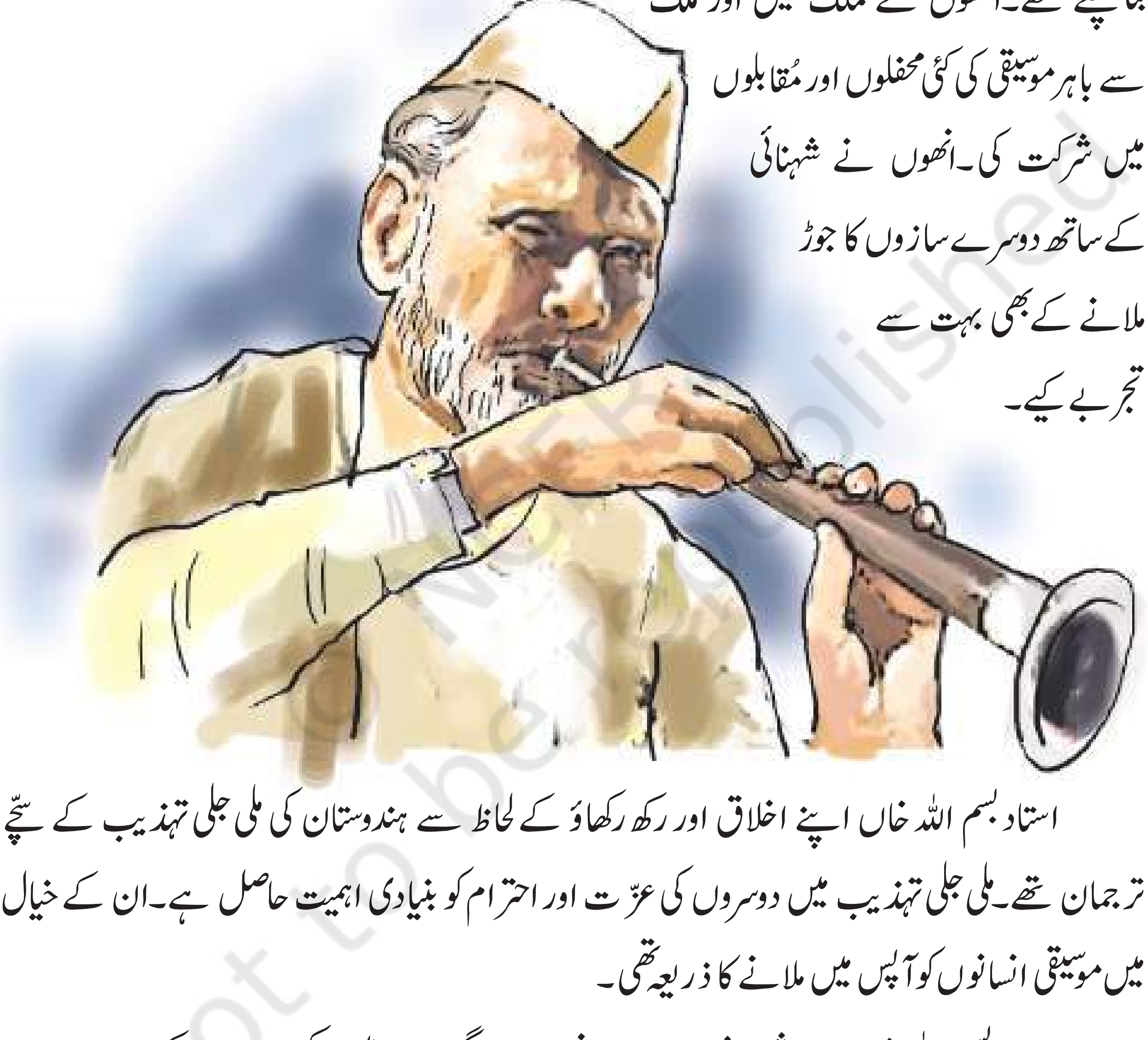

استاد بسم اللہ خاں اپنے اخلاق اور رکھ رکھاؤ کے لحاظ سے ہندوستان کی ملی جلی تہذیب کے سچّے ترجمان تھے۔ ملی جلی تہذیب میں دوسروں کی عزّت اور احترام کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ان کے خیال میں موسیقی انسانوں کو آپس میں ملانے کا ذریعہ تھی۔

استاد بسم اللہ خاں بے شمار انعامات سے نوازے گئے، ان میں حکومتِ ہند کے یہ چار اِعزاز قابلِ ذکر ہیں: ''پدم شری''، ''پدم بھوشن''، ''پدم وِبھوشن'' اور ''بھارت رتن''۔ ہندوستان کے صرف

دو ہی فنکار ایسے ہیں جنھیں یہ چاروں اِعزاز ملے ہیں، ایک استاد بسم اللہ خاں اور دوسرے ستیہ جیت رے۔

بے پناہ عزّت اور مقبولیت کے باوجود اُستاد بِسم اللہ خاں کبھی دنیاوی آرام و آسائش کے پیچھے نہیں بھاگے۔ بنارس ان کا تھا اور وہ بنارس کے تھے۔ بنارس چھوڑ کر کہیں اور رہنا پسند نہیں کیا۔ انھیں سمندر پار کے مُلکوں سے بھی بڑی بڑی پیش کش آئیں لیکن مال و دولت کی خاطر انھوں نے اپنی وضع کبھی نہیں بدلی۔ انھوں نے پوری زندگی سادگی کے ساتھ ایک عام آدمی کی طرح گزاری۔ بنارس کے اپنے پرانے گھر میں وہ بہت سادہ زندگی گزارنے میں بڑے خوش اور مگن تھے۔ ان کے کاندھوں پر اپنے ساٹھ پینسٹھ عزیزوں اور رشتے داروں کی پرورش کا بوجھ تھا۔ اس کے علاوہ وہ اپنے سنگت کاروں اور ان کے بچوں کی ضروریات کا بھی پورا خیال رکھتے تھے۔

پندرہ اگست 1947 کو جب دیش آزاد ہوا تو آزاد ہندوستان کی پارلیمنٹ میں سب سے پہلے اُستاد بِسم اللہ خاں کی شہنائی کے سُر ہی گونجے تھے۔ وہ اس بات کو یاد کرکے بہت خوش ہوتے تھے۔ کاشی وِشوناتھ مندر پر جو شہنائی انھوں نے بجائی تھی، اسے بھی وہ اکثر یاد کرتے تھے۔

اُستاد بِسم اللہ خاں کا انتقال 21 اگست 2006 کو بنارس میں ہوا۔ ان کی مَوت کی خبر سے ایسا لگا جیسے ہندوستانی سنگیت کی دنیا سوُنی ہوگئی۔ اُستاد بِسم اللہ خاں جیسے فن کار روز روز پیدا نہیں ہوتے۔

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی

سُریلی آواز	گانے کے لیے موزوں آواز
ساز	باجا
موسیقی	سنگیت
تقریب	محفل، موقع
موسیقار	ساز بجانے والا
فن	ہنر
مقام	جگہ
بھارت رتن	حکومتِ ہند کی جانب سے دیا جانے والا سب سے بڑا شہری اعزاز
وضع	طور طریقے

غور کیجیے:

- آپ نے دیکھا کہ ہندوستان کے یہ چار بڑے شہری اعزاز صرف اُستاد بسم اللہ خاں اور ستیہ جیت رے کو دیے گئے۔ استاد بسم اللہ خاں کو فنِ شہنائی اور ستیہ جیت رے کو ان کی فلموں کے لیے۔
- فن کار ہمارے سماج کا اہم حصّہ ہیں انھیں عزّت واحترام کی نگاہ سے دیکھنا چاہیے۔

© NCERT not to be republished

سوچیے، بتائیے اور لکھیے :

1۔ موسیقی کے پانچ سازوں کے نام لکھیے؟
2۔ اُستاد بسم اللہ خاں کس ساز کے ماہر تھے؟
3۔ اُستاد بسم اللہ خاں کِن موقعوں کو یاد کر کے خوش ہوتے تھے؟
4۔ اُستاد بسم اللہ خاں کا انتقال کب اور کہاں ہوا؟
5۔ اُستاد بسم اللہ خاں کو کِن کِن اعزازات سے نوازا گیا؟

نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

بنارس　　تقریب　　ساز　　موسیقی　　وضع　　21 اگست 2006

1۔ جن آلوں سے طرح طرح کی موسیقی پیدا کی جاتی ہے انھیں .... کہتے ہیں۔
2۔ شہنائی عام طور پر خوشی کی .... میں بجائی جاتی ہے۔
3۔ اُستاد بسم اللہ خاں .... کو انسانوں کو آپس میں ملانے کا ذریعہ سمجھتے تھے۔
4۔ بنارس ان کا تھا اور وہ .... کے تھے۔
5۔ اُستاد بسم اللہ خاں نے مال و دولت کی خاطر اپنی .... کبھی نہیں بدلی۔
6۔ اُستاد بسم اللہ خاں کا انتقال .... کو بنارس میں ہوا۔

اِن لفظوں سے جملے بنائیے اور خالی جگہوں میں لکھیے :

سُریلی　　شادی　　محفل　　مُقابلہ　　اَخلاق

- ....
- ....

© NCERT not to be republished

- ....
- ....
- ....

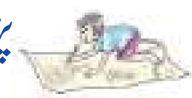

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے:

1۔ نازیہ صبح مدرسہ **جائے گی**۔

2۔ ماجد شہنائی **بجائے گا**۔

3۔ کلاس میں سب سے زیادہ نمبر پانے والے کو انعام **ملے گا**۔

اِن جملوں میں 'جائے گی'، 'بجائے گا'، 'ملے گا' فعل ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ کام آنے والے زمانے میں ہوگا ایسے فعل کو ''فعل مستقبل'' کہتے ہیں۔

> وہ کام جو آنے والے زمانے میں کیا جائے اسے ''فعل مستقبل'' کہتے ہیں۔ زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں 'ماضی'، 'حال' اور 'مستقبل' ہیں۔

- نیچے دیے ہوئے جملوں میں ''فعل مستقبل'' کی نشان دہی کیجیے:

1۔ سُریلی آواز گانے سے پیدا ہوتی ہے۔ ☐

2۔ اُستاد بِسم اللہ خاں سب سے بڑے شہنائی نواز تھے۔ ☐

3۔ اُستاد بِسم اللہ خاں کے بعد شہنائی نواز کون ہوگا۔ ☐

4۔ اُستاد بِسم اللہ خاں ملی جلی تہذیب کے سچے ترجمان تھے۔ ☐

5۔ شہنائی کے ماہر کو شہنائی نواز کہا جاتا ہے۔ ☐

6۔ اُستاد بِسم اللہ خاں جیسے فن کار روز روز پیدا نہیں ہوں گے۔ ☐

© NCERT not to be republished

صحیح جواب کے آگے صحیح (✓) کا نشان لگائیے:

1۔ استاد بسم اللہ خاں کے خیال سے کون سی چیز لوگوں کو آپس میں ملاتی ہے؟

- موسیقی ☐
- اعزاز ☐
- مال ودولت ☐

2۔ شہنائی بجانے کے ماہر کو کیا سمجھتے ہیں؟

- ستارنواز ☐
- سارنگی نواز ☐
- شہنائی نواز ☐

3۔ اُستادِ بسم اللہ خاں بہار کے کس قصبے میں پیدا ہوئے؟

- زیرہ دیئی ☐
- ڈمراؤں ☐
- دسنہ ☐

4۔ استاد بسم اللہ خاں کو کون سا اعزاز ملا؟

- بھارت رتن ☐
- اشوک چکر ☐
- پرم ویر چکر ☐

© NCERT not to be republished

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو 'واحد' سے جمع اور 'جمع' سے واحد لکھیے :

واحد		خطرہ		قصبہ		کمال		تجربہ	
جمع	مواقع		تقریبات		منادر		مقامات		ممالک

نیچے دی ہوئی تصویروں پر دو دو جملے لکھیے :

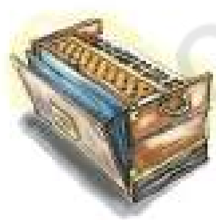

© NCERT not to be republished

ہر لفظ کو صحیح خانے میں لکھیے :

نقّارہ، سارنگی، مقام، موسیقی، فن کار، عزّت، شہرت، ماہر، طبلہ، ساز، سِتار، مندر، شہنائی، شرکت، بانسری، آواز

مذکّر	مونّث

نیچے دی ہوئی تصویروں کو پہچانیے اور ان کے نام سے ملائیے:

پنڈت شِو کمار

استاد امجد علی

پنڈت روی شنکر

استاد ذاکر حسین

استاد بسم اللہ خاں

© NCERT not to be republished

20

تِتلی اور گُلاب

ایک تھی تِتلی اور ایک تھا گُلاب کا پھول، دونوں باغ کے ایک کونے میں الگ تھلگ رہتے تھے۔

تِتلی گلاب کے پھول کو اپنا سُہانا ناچ دِکھاتی اور گلاب اُسے دیکھ دیکھ جھومتا، اور مارے خوشی کے اپنی ساری پتّیاں کھول دیتا کہ تِتلی جتنا رس چاہے چوس لے۔ دونوں میں دوستی تھی اور اپنی چند روزہ زندگی خوش خوش گزار رہے تھے۔

باغ کے جس حصّے میں یہ دونوں رہتے تھے، وہ ایسا بے رونق تھا کہ تِتلیاں اور بھونرے اُدھر کبھی رُخ نہ کرتے تھے۔ وہاں گلاب کا صرف ایک ہی پیڑ تھا۔ اُس میں کلیاں تو کئی تھیں مگر پھول یہی ایک کِھلا تھا۔ چنانچہ تِتلی گلاب کے پھول کو دُنیا کا سب سے حسین پھول سمجھتی تھی اور گلاب کا پھول تِتلی کو دنیا کی سب سے حسین تِتلی۔ دونوں کی زندگی بڑے امن اور چین سے گزرتی تھی۔

ایک دن اِتّفاق سے تِتلیوں کا ایک جھُرمٹ اُدھر آنِکلا، وہ سب کی سب حسین تھیں۔ ان کے پَر رنگ برنگے اور نازک تھے اور ان پر نہایت خوش نما چِتّیاں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ تِتلی خوب صورتی میں ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچتی تھی۔ اس کے پَر نازک تو تھے مگر اُن کا رنگ نہ سرخ تھا، نہ نیلا اور نہ اَرغوانی۔ وہ سفید تھے اور بس۔

not to be republished

تِتلی اور گلاب کا پھول بڑی حیرانی سے اُنھیں دیکھنے لگے۔

یہ جھُرمٹ باغ کے اس کونے میں صرف پل بھر کے لیے رُکا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ تِتلیوں کو شاید باغ کا یہ ویرانہ ناپسند آیا۔ انھوں نے یہ سمجھ کر کہ یہاں ہمارے حسن کو پرکھنے والا تو کوئی ہے نہیں، یہاں کیا ٹھہرنا۔ باغ کے اُس حصّے کا رُخ کیا جہاں چہل پہل اور گہما گہمی تھی۔ رنگا رنگ اور قسم قسم کے پھول کھِلے تھے۔ سنگ مرمر کا حوض تھا۔ وہ چاہتی تھیں کہ اس کے شفاف پانی میں اپنا عکس دیکھیں اور حوض کی لال لال خوب صورت مچھلیوں سے باتیں کریں۔

اُن تِتلیوں کے اِدھر آجانے سے اس تِتلی اور گلاب کی زندگی جیسے یک بیک بدل سی گئی۔ اب وہ پہلے کی طرح خوش نہ رہے۔ تِتلی کو آج پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ دنیا میں اِس سے کہیں بڑھ کر حسین تتلیاں موجود ہیں۔ اس کا دل ٹوٹ گیا۔ اُدھر گلاب کا پھول اپنی دوست کو غمگین دیکھ کر دِل ہی دِل میں کُڑھنے لگا۔

آج تِتلی نہ پہلے کی طرح گلاب کے اِردگرد ناچی، نہ اس کی پتّیوں پر بیٹھ کر رس پیا۔ دن بھر دونوں چُپ چُپ رہے۔ آخر دن تمام ہُوا اور چاروں طرف شام کا اندھیرا پھیلنے لگا۔ تِتلی رات کو ہمیشہ گلاب کے پھول کی گود میں سویا کرتی تھی۔ مگر آج وہ اس کی شاخ کے اُن پتّوں میں جن میں کانٹے ہی کانٹے تھے مُنہ چھپا کر پڑ رہی۔ معلوم ہوتا تھا اپنی بدصورتی کی وجہ سے گلاب کے پھول سے دُور رہنا چاہتی ہے۔

رات ہوئی۔ پَرندوں کے چہچہے تھم گئے۔ ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ جگنو روشنیاں لے لے کر باغ میں چوکیداری کرنے نکل آئے۔ سب چرند پرند سونے کی تیّاریاں کرنے لگے مگر گلاب کے پھول کو نیند

کہاں۔ وہ اپنے دوست کے غم کا راز سمجھ گیا تھا اور دل ہی دل میں ایسی تدبیریں سوچ رہا تھا جس سے تِتلی حسین بن جائے۔

آدھی رات گزر گئی مگر پھول اب بھی سوچ رہا تھا۔ یکا یک ایک ترکیب اس کے ذہن میں آئی۔ اس نے جھُک کر تِتلی کی طرف دیکھا۔ وہ اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر شاخ کے ہرے پتّوں میں بے خبر سو رہی تھی۔ پھول نے اپنا سارا زور لگا کر اپنی پتّیوں کو سُکیڑنا اور ان کی نازک رگوں سے سُرخ رس کھینچنا شروع کیا۔ اِس عمل سے پھول کو بہت تکلیف ہوئی مگر وہ پھر بھی خوش تھا کیونکہ یہ سب تکلیف وہ اپنے دوست کو خوش کرنے کے لیے اٹھا رہا تھا۔

تھوڑی دیر میں پھول کی کٹوری سے سرخ سرخ قطرے اس جگہ ٹپکنے لگے جہاں تِتلی اپنی بدصورتی کا غمناک خواب دیکھ رہی تھی۔ رات بھر گلاب کے پھول کے یہ سرخ سرخ قطرے تِتلی کے سفید ملگجے پَروں پر گرتے اور ان میں جذب ہوتے رہے، صُبح کو سورج کی پہلی کرن پڑتے ہی تِتلی کی آنکھ کھل گئی۔ اس کی نظر جیسے ہی اپنے پَروں پر پڑی اس کے منہ سے خوشی کی چیخ نکل گئی۔ اب اس کے پَر ان تِتلیوں کے پَروں سے بھی زیادہ خوشنما تھے جو ایک دن پہلے ادھر سے گذری تھیں۔ سفید سفید پَروں پر سرخ سرخ چِتّیاں یوں چمک رہی تھیں گویا تِتلی کے پَروں پر ننّھے ننّھے لعل ٹکے ہوں۔ ایک بات اس کے پَروں میں ایسی تھی جو دُنیا کی کسی تِتلی کے پَروں میں نہیں تھی، وہ یہ کہ اس کے پَروں سے گُلاب کی بھینی بھینی خوشبو نکلتی تھی جیسے گُلاب کا عطر لگا رکھا ہو۔

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ اور معنی

سُہانا	:	پیارا، لُبھانے والا
حَسین	:	خوب صورت
جھُرمٹ	:	جھُنڈ
خوش نما	:	اچّھا لگنے والا
اَرغوانی	:	گہرا نارنجی، سرخ
گہما گہمی	:	چہل پہل
شفّاف	:	صاف ستھرا
دل ٹوٹنا	:	مایوس ہونا
غمگین	:	غم میں ڈوبا ہوا
راز	:	بھید
غم ناک	:	غم سے بھرا ہوا
مَٹمَیلا	:	مٹّی کے رنگ کا
لعل	:	ایک خوب صورت قیمتی پتّھر

غور کیجیے:

- تِتلیاں پھولوں سے اپنی غذا حاصل کرتی ہیں اور رنگ برنگی تِتلیوں کے بیٹھنے سے پھول اور بھی خوب صورت نظر آتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

- عام طور پر گلاب کی کیاری کو گلاب کا پودا کہا جاتا ہے لیکن یہاں مصنّف نے اُسے گلاب کا 'پیڑ' لکھا ہے۔
- اِس کہانی سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسانوں کی طرح دوسرے جان دار بھی دوستوں کے لیے قربانی کا جذبہ رکھتے ہیں۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1۔ تِتلیوں کے جھُرمٹ کو باغ کا ویران کونا کیوں پسند نہیں آیا؟

2۔ تِتلی کو کیسے پتہ چلا کہ دنیا میں اس سے بھی حسین تتلیاں موجود ہیں؟

3۔ تِتلی کو کس بات کا افسوس تھا؟

4۔ گلاب کا پھول کیوں نہیں سو سکا؟

5۔ سورج کی پہلی کرن پڑتے ہی تِتلی کی آنکھ کھلی تو اس نے کیا محسوس کیا؟

خالی جگہوں کو نیچے دیے گئے لفظوں سے پُر کیجیے:

حیرانی　　بھینی بھینی　　تِتلیوں　　حسین　　خوب صورتی　　خوش نما

1۔ ایک دن اِتّفاق سے .... کا ایک جھُرمٹ اُدھر آنِکلا۔

2۔ وہ سب کی سب .... تھیں۔

3۔ اس کے پَروں سے گُلاب کی .... خوشبو نکلتی تھی۔

4۔ اِن پر نہایت .... چتّیاں پڑی ہوئی تھیں۔

5۔ یہ تِتلی .... میں ان کی گَرد کو بھی نہ پہنچتی تھی۔

6۔ تِتلی اور گلاب کا پھول بڑی .... سے اُنھیں دیکھنے لگے۔

© NCERT not to be republished

اِن لفظوں کے نیچے اُن کے متضاد لکھیے :

الف	خوشی	ویران	پھول	بدصورتی	تکلیف	خوش نما	خوش بو
ب	....	....	....	....	....	....	....

اِس سبق میں کچھ الفاظ جوڑوں میں استعمال ہوئے ہیں۔اُن لفظوں کو اشارے کے مطابق صحیح ترتیب سے لکھیے :

مثال : رنگ + برنگے = رنگ برنگے

چہل	رنگ	....
رنگا	پہل	....
گہما	بیک	....
یک	پرند	....
چرند	گہمی	....

نیچے دیے گئے لفظوں میں سے ’اِسم معرفہ‘ اور ’اِسم نکرہ‘ تلاش کر کے صحیح خانے میں لکھیے :

رس، شاخ، کلیاں

گلاب، سفید، اَرغوانی، رات

چوکیدار، پھول، باغ، عطر، جگنو

بھونرے، تِتلی، لعل، حوض

اِسم معرفہ								
اِسم نکرہ								

© NCERT not to be republished

نیچے دی ہوئی تصویروں کے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

اِن جملوں کو درست کر کے لکھیے:

1۔ ایک تھا تتلی اور ایک تھا گلاب کی پھول۔ ....

2۔ تتلی گلاب کی پھول کو اپنا ناچ دکھاتا۔ ....

3۔ گلاب اسے دیکھ کر جھومتی۔ ....

4۔ دونوں میں دوستی تھا۔ ....

© NCERT not to be republished